Presented By: https://jafrilibrary.com

انجمن کاروانِ عزا کے نوحوں پر مبنی بیاض

سوزِ عزا

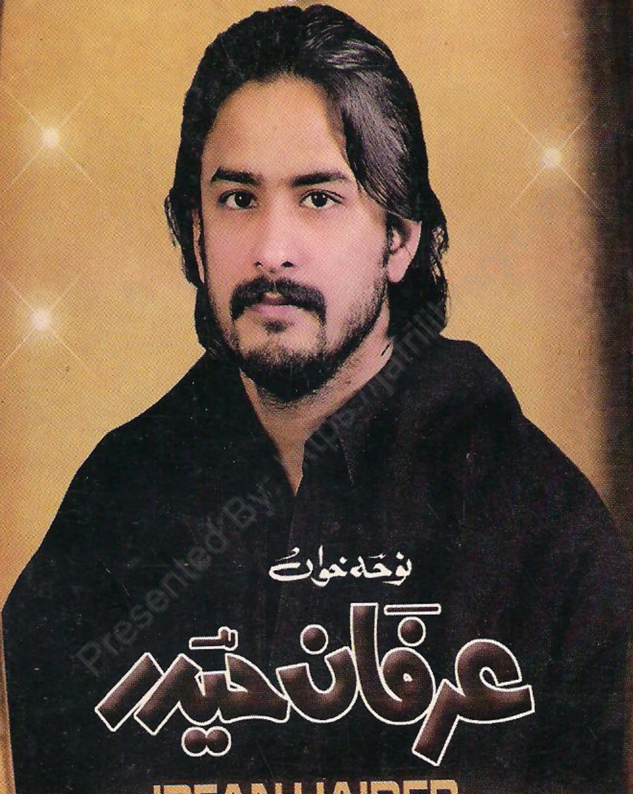

نوحہ خواں

عرفان حیدر

IRFAN HAIDER

انجمن کاروانِ عزا

امام بارگاہ حسینی جٹ لائن کراچی

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر کراچی 2431577 / 021-2440803

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

سوزِ عزا

انجمن کاروانِ عزا کے نوحوں پر مبنی بیاض

2000 تا 2009

جملہ حقوق طبع بحق ناشر محفوظ ہیں۔

الحسن بک ڈپو
مسجد باب العلم نارتھ ناظم آباد
کراچی۔ فون: 6626074

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2431577 - 2440803

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

بیاض

سوزِ عزا

انجمن کاروانِ عزا

امام بارگاہ حسینی، جٹ لائن کراچی

کلام

شاعر اہلبیتؑ مظہر عابدی

کتاب : سوزِ عزا بیاض انجمن کاروانِ عزا

بہ تعاون : انجمن کاروانِ عزا

ترتیب وتدوین : سید شمس الحسن شمسی

مہدی حسن (عمران)

مسعود زیدی

ملنے کا پتہ

علمدار جعفری بُک ڈپو

متصل مرکزی گیٹ امام بارگاہ شہدائے کربلا

بلاک 20، فیڈرل بی ایریا، کراچی

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شاعر اہلبیتؑ

مظہر عابدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن کاروانِ عزا

حوالہ برائے اشاعت بیاض

تاریخ 13.01.2006

اجازت نامہ برائے اشاعت

میں سید شمس الحسن شمسی جنرل سیکریٹری انجمن کاروانِ عزا انجمن کے نوحوں پر مشتمل بیاض سوزِ عزا کی اشاعت کے لئے علمدار حیدری بکڈپو انچولی کی توسط سے رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کو اجازت دیتا ہوں

سید شمس الحسن شمسی
جنرل سیکریٹری

امام بارگاہ حسینی جٹ لائن، کراچی فون: امام بارگاہ: 7783775 گھر: 7783731 فون جنرل سیکریٹری: 6368425, 0300-8259523

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

نمبر شمار	فہرست نوحہ جات 2000 تا 2009	صفحہ نمبر
1	بھر دے جھولی میری یا محمدؐ	11
2	ردا لاکے اُڑھا دے	16
3	شام غریباں کا یہ منظر	19
4	ہند روتی تھی زنداں کے در پر	21
5	قتل علمدارؑ ارشُد	25
6	سجادؑ سے پوچھو	29
7	اَج گھر میں پنھجی	32
8	شیریں بابا یم	35
9	بی بی زہراؑ یہ دعا ہے	37
10	نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر	40
11	میں عونؑ و محمدؑ کی ماں ہوں	44
12	اللہ کا تو ذاکر ہے	46
13	جاؤ میرے لعل تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری	51
14	نہ دیس اپنا ہے نہ لوگ اپنے ہیں	55

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

15	اے میرے جواں اکبرؑ	58
16	آؤ عزادارو آؤ علم غازیؑ کا اٹھائیں	62
17	یہ فاطمہ زہراؑ	65
18	اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی	68
19	میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا	71
20	جاگ شیریں جاگ جا اے کنیز باوفا	75
21	جنت کے دو شہزادے زہراؑ کے دلِ کا چین	79
22	جھولا تو نظر آئے گا اصغرؑ نہ ملے گا	81
23	اماں اچھی میری آماں	84
24	غازی پاسا کے نہ رہنا	87
25	شبیرؑ کا ذاکر ہوں	89
26	زینبؑ میری بہنا	93
27	لو جا رہا ہے قافلہ زندان شام	97
28	آپ غریب الوطن میں غریب الوطن	99
29	اے موت ٹھہر جا	102

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

30	تجھو ماتم مولا سائینؑ	105
31	لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا	107
32	کچھ تو بولو آنکھیں کھولو اصغرؑ بہن بلاتی ہے	111
33	ای شام غریباں	114
34	یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو	117
35	اے میری بی بیؑ تیرے در پہ استغاثہ ہے	120
36	اے میرے نیزہ سوار باباؑ	126
37	علمدارؑ علمدارؑ علمدارؑ	129
38	رہ گئی علیؑ کی بیٹی غم اُٹھانے کے لئے	132
39	ای کربلا ای کربلا	134
40	میرے غریب حسینؑ	137
41	رن میں نہ بابا کو لے کے جا	140
42	آ میرے اصغرؑ	144
43	آؤ اکبرؑ آؤ	145
44	یہ قافلہ لے جا زینبؑ	148

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

45	سکینہؑ اٹھو میری جاں اٹھو	150
46	ایک بار وطن لوٹ کے آجا	155
47	نانا نیند نہ آندی کروں روز روز دُعاواں	158
48	اٹھو عباسؑ بہن واقفِ بازار نہیں	160
49	کربلا کی یہ صدا ہے	163
50	پردیسی مسافر کی پرور کہانی ہے	165
51	ایک قافلہ لایا تھا میں	167
52	جھولا جھلاؤں لوری سناؤں	170
53	بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو	172
54	روکو نہ مجھے کوفے والو شبیرؑ کا ماتم کرنے دو	175
55	سجادؑ میرا قیدی بن کر بازارِ شام میں آیا	177
56	اے میرے عزادار و اللہ مددگار تمہارا	179
57	نہ لے جانہ لے جاؤ ذوالجناح	185
58	یا ابوالفضل عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس	186
59	رکھ مولاؑ تے آس	190

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

60	میں نانا تیرے روضہ پر حال سُناون ائیاں	193
61	جب حسینیؑ انقلاب آئے گا	196
62	لبِ زینبؑ پہ تھا نوحہ میرے بابا میرے بابا	199
63	کرے زینبؑ یہ نوحہ میرا بابا قتل ہوا	201
64	ہائے قاسمؑ جاگ ذرا	203
65	روئے زہرا جائی	206
66	جب مولاؑ آئیں گے	210
67	گھر گھر سجاتے ہیں	213
68	صدقہ علیؑ اصغر کا	215
69	زندگی بھر یا حسینؑ	219
70	میرا غازی نہ جانے کہاں ہے	224
71	جیتے رہو عونؑ و محمدؑ	227
72	یا نجف چلو یا وطن چلو	233
73	بازار آ گیا ہے	236
74	میرے ویر حسینؑ	239

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

75	سکینہؑ کا جنازہ	243
76	علمدارؑ علمدارؑ	246
77	کر یا دبھرانواں نوں	249
78	اے میرے سجادؑ سُن	252
79	منم سفیرِ عزا	256
80	الوداع گُل پیرھن	260
81	گھر چلو بھائی مہندی لگالو	265
82	اے بابا ہم بھی تمہیں یاد بہت آئیں گے	267
83	میری طرح یتیم نہ ہو	271
84	حسینؑ جانم	275
85	چلے آؤ بابا	277
86	یثرب دی سین ھان	280
87	زینبؑ کا گھربار	282
88	پانی لے آؤ عمو جان	286
89	عباسؑ میرے سر کی قسم کھا	289

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

90	ماتم ہے بپا دشت میں	292
91	مودتِ اہلِ قُربا	295
92	اذانِ علی اکبرؑ	300
93	زہرا کو دو پُرسہ	303

✿✿✿✿✿

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

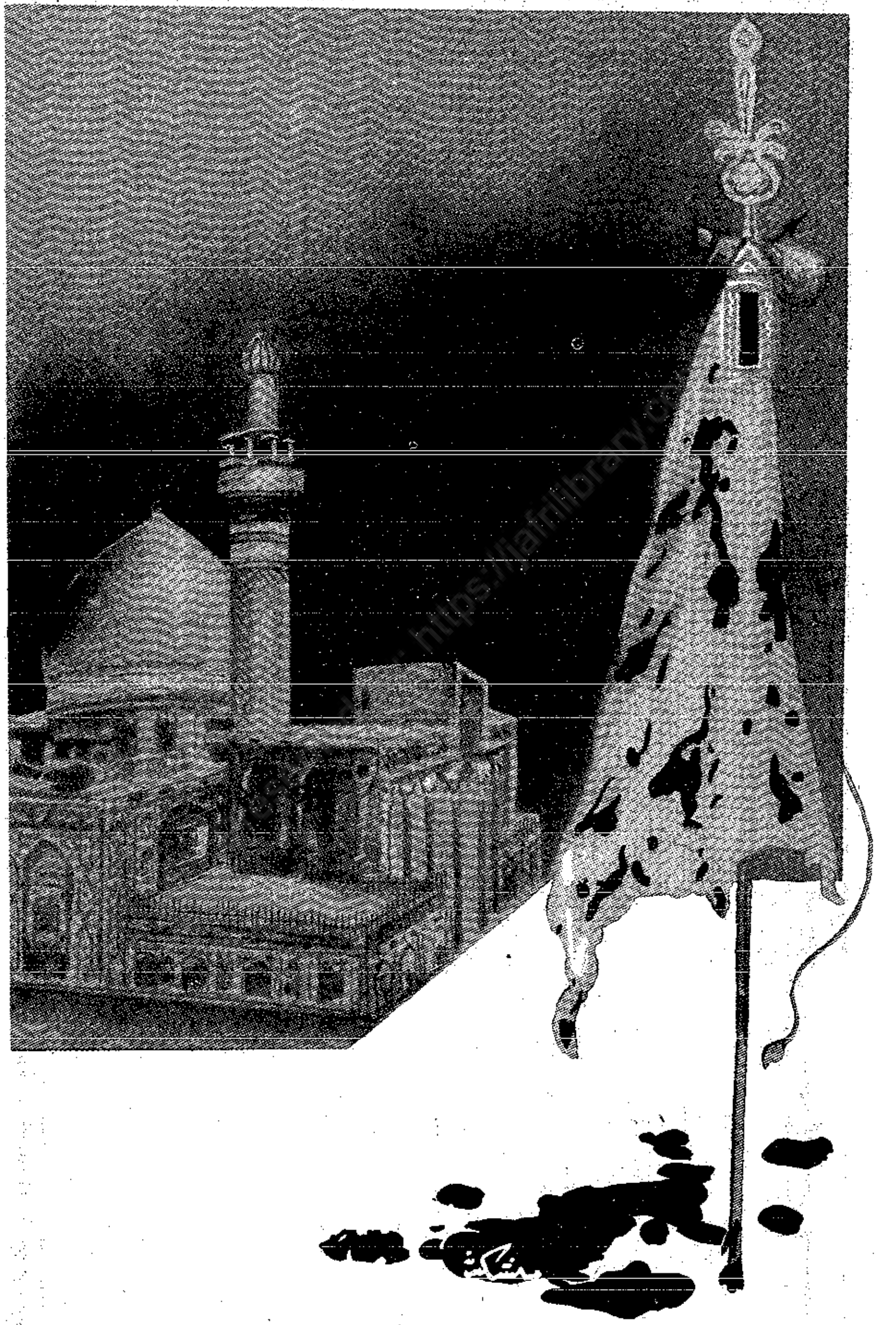

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

استغاثہ بحضور رسولِ خداؐ

یا محمدؐ، یا بشیرؐ، یا نذیرؐ و یا محمودؐ یا مکرّمؐ، یا معظمؐ، یا مقدّمؐ، یا ہادیؐ،
یا جمیلؐ و یا جلیلؐ، یا متینؐ و طٰحہؐ ہے تو ہی آسرا اے حسینؑ کے ناناؐ

یا رسول اللہؐ

ہم نے دربارِ زہراؑ میں کی اِلتجا
اور کبھی بنتِ زہراؑ سے مانگی دُعا
ہم نے غازیؑ کی چوکھٹ پہ سجدہ کیا
پھر جبیں تیرے دَر پر جُھکا لی تیرا دَر ہے جہاں میں مِثالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تُجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

ہے سخی یوں تو سارا گھرانہ تیرا
دو جہاں پہ کُھلا ہے خزانہ تیرا
پڑھ رہا ہے قصیدہ زمانہ تیرا
تو نے سب کی مُصیبت ہے ٹالی میری جھولی ابھی تک ہے خالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تُجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو شہنشاہ ہے اور گداگر ہیں ہم
تیرے بچوں کی چوکھٹ کے نوکر ہیں ہم
تو ابوذرؑ کا آقا ہے بے زر ہیں ہم
تنگ دستی ہماری مٹا دے بیکسوں کا تو ہی تو ہے والی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

اِس طرح سے سجی محفلِ پنجتنؑ
تو محمدؐ تیرا بھائی خیبر شِکن
اور خیبر شِکن کا پسر ہے حسنؑ
دے حسنؑ کے برادر کا صدقہ جس نے سجدے میں گردن کٹالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

تو مسیحا ہے ہم کو دوا چاہیئے
موت ٹل جائے گر تو اشارہ کرے
ہم فقیروں کو تُجھ سے یہ نسبت بھی ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہم فقیروں کے کپڑے ہیں کالے تیرے کاندھے پہ کملی ہے کالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

ہر حُسینی بہن کی ہے یہ اِلتجا
تیرے دَر سے نہ مایوس کوئی گیا
دیدے اصغرؑ کا صدقہ حبیبِ خداؐ
یہ ہیں اُن بیبیوں کی صدائیں جن کی آغوش اب تک ہے خالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

یہ جو کمسن حُسینی پریشان ہیں
فرشِ مجلس پہ اصغرؑ کے مہماں ہیں
ہاں یہ اَگلے زمانے کے عرفان ہیں
ہیں یہ عونؑ و محمدؑ کے ذاکر تو اِنہیں عمر دے خضر والی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آخری اِلتجا ہے یہ آقا میرے
باپ کا دستِ شفقت کبھی نہ اُٹھے
سر پہ ماؤں کا سایہ سلامت رہے
دیدے اُم ابیہاؑ کا صدقہ جو ہے رُتبہ میں مریم سے عالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

ایک بیمار قیدی کا ہے واسطہ
شام تک خوں کے آنسو جو روتا رہا
جس کی زنجیر پڑھتی رہی مرثیہ
اُس کے صدقے میں دیدے رہائی جس نے تیری نبوت بچالی
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تُجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

جب عطاؤں سے کشکول بھر جائے گا
قرض جو ہے قلم پر اُتر جائے گا
ذہن پرواز کی اَوج پر جائے گا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَوج مظہرؔ ایسے ہو جیسے تھے دبیرؔ و انیسؔ اور حالیؔ
بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

التماس سورۂ فاتحہ

برائے بلندیٔ درجات

ذاکرۂ اہلبیتؑ سیّدہ نایاب فاطمہ بنت سیّد منظور احمد رضوی

(والدۂ ماجدہ نوحہ خواں عرفان حیدر)

شاعرۂ اہلبیتؑ عشرت جہاں بنتِ حمید الدین

(والدۂ ماجدہ شمس الحسن شمسی)

نعیم الحسن ابن غلام حسین

(والد ماجد شاعر اہلبیتؑ مظہر عابدی)

علی حسین شریف ابن شریف عبداللہ

(چیئر مین پاک نائٹ کلینک)

جملہ شہدائے ملتِ جعفریہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

زینبؑ آ گئی ہے شام میری رِدا کے پاسباں

رِدا لا کے اُڑھا دے

کُھلا ہے سَر سرِ بازار رِدا لا کے اُڑھا دے

اَے میرے غازی علمدارؑ رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

یہ بُوتراب کی بیٹی ہو کیوں نہ فریادی

اگر وہ طوق و سلاسل سے پائے آزادی

تو میرا عابدؑ بیمار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

مجھے چھپا لے میرے غازیؑ اِن نِگاہوں سے

سبیل ایسی بنا کوئی طے ہوں یہ رَستے

نہ دیکھیں مجھکو ستمگار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہ بے رِدائی کے صدمے کو کیسے جھیلے گا
یہ دردِ عابدِؑ مُضطر کی جان لے لے گا
گذر نہ جائے دِلِ اَفگار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

تُجھے سکینہؑ کے اَشکوں کی ہے قسم غازیؑ
تمام عُمر میں پھر تُجھ سے کچھ نہ مانگوں گی
اے ابنِ حیدرِ کرارؑ رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

تُجھے تو باباؑ نے بخشی ہے مسندِ عالی
سوالی کوئی تیرے در سے کب گیا خالی
زمانے بھر کے مددگار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

کبھی جو گھر سے نکلتی میں سال میں اِک بار
تو بڑھ کے لوگوں سے کہتا تھا بند کرو بازار
وہی بہن وہی بازار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سرِ حُسینؑ بھی روتا ہے نوکِ نیزہ پر
پدر بھی روتے ہیں ناناؐ بھی بس یہی کہہ کر
کُھلے سروں پہ وفادار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

صدا یہ شام سے آتی ہے مظہرِ عرفان
تڑپ کے آج بھی کہتی ہیں زینبؑ ذیشان
میری رِدا کے نگہدار رِدا لا کے اُڑھا دے

☆☆☆☆☆

التماس سورۂ فاتحہ

سید ابوالحسن جعفری ابن سید ظفریاب حُسین جعفری
سید انوار حسین جعفری ابن سید ظفریاب حُسین جعفری
سید باقر حسین ابن سید زین العابدین
ابوالحسن عرف لاڈلے بھائی ابن سید لیاقت حسین
سید علی احمد شہزادا ابن سید باقر حسین
سید سرتاج حسین رضوی ابن سید علمدار حسین رضوی
سید طاہر عباس نقوی ابن سید محمد حسنین نقوی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

سوگ میں ڈوبی دُنیا تھی ساری　　آئی علیؑ کی بن میں سواری
پہرے پہ زینبؑ درد کی ماری　　باپ کو دیکھا رو کے پکاری
دیکھو تو بابا　　دیکھو تو بابا　　شامِ غریباں کا یہ منظر
کہتی تھی رو کر زینبؑ مضطر　　شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

دیتی تھی زینبؑ بَن میں دُھائی　　ہائے مُجھے کیوں موت نہ آئی
کھینچا گیا بیمار کا بستر　　شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

تیروں نے چھیدا باپ کا سینہ　　سوئے کہاں پر بالی سکینہؑ
نوحہ کناں ہے وہ جلتی زمیں پر　　شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

سوکھے ہوئے کوزوں کی صدا ہے　　پیاسے اِدھر ہیں اُدھر دریا ہے
نوحہ یہی ہے خشک لبوں پر　　شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دشتِ بلا میں بکھرے ہیں لاشے ٹوٹے ہوئے تلوار اور نیزے
دیکھو ذرا اے فاتح خیبرؑ شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

کیسی لُٹی ہائے آلِ پیمبرؐ لے گئے ظالم چھین کے چادر
چاند ستارے روئے یہ کہہ کر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

دُور ہوئے جب گود کے پالے روٹھ گئے اِس گھر سے اُجالے
رونے لگی ہیں دیکھ کے مادر شام غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

خاک میرے بالوں میں پڑی ہے خاک بسر اولادِ نبیؐ ہے
ساری کہانی کہتا ہے روکر شام غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

باباؑ اِنھیں توفیق یہ دینا حشر تلک پڑھتے رہیں نوحہ
یاد رکھیں عرفان اور مظہر شام غریباں یہ منظر

☆☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

باپ کی یاد سکینہؑ کو جو تڑپاتی تھی
وا حُسینا کی صدا دے کے وہ چلّاتی تھی
یہ صدا ہند کے کانوں سے جو ٹکراتی تھی
ہند زنداں کے دروازے پہ آجاتی تھی

☆☆☆☆☆

اُس نے اِک دِن کنیزوں سے پوچھا
کچھ بتاؤ کہ ہے ماجرا کیا
کس کے رونے کی ہیں یہ صدائیں
کون زنداں میں کرتا ہے نوحہ

☆☆☆☆☆

ہند روتی تھی زنداں کے در پر
ایک یتیمہ کی فریاد سُن کر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الغرض آ گئی زندان تلک محو بُکا
بڑھ کے زندان کے دربانوں نے دَر کھول دیا
بابِ زندان میں داخل جو ہوئی وہ دُکھیا
ایک بچی کو اندھیرے میں تڑپتے دیکھا

☆☆☆☆☆

اپنے سینے سے اُس کو لگایا
پونچھ کر اَشک بچی سے پوچھا
کیوں ہے نوحہ تیرا وا حُسینا
نام بتلا دے اپنے پدر کا

☆☆☆☆☆

ہند روتی تھی زنداں میں آ کر
ایک یتیمہ کی فریادسُن کر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہند نے پوچھا وطن اُس نے کہا بے وطنی
کام جب ہند نے پوچھا تو کہا سینہ زنی
جُرم جب پوچھا تو وہ بولی غریب الوطنی
دَرد جب پوچھا تو کہنے لگی اِیذا رَسنی

☆☆☆☆☆

ہند نے پوچھا کب سے ہو قیدی
پیٹ کے سر کو بولی وہ بچی
سال بھر قید میں یوں گذارا
نہ دوا ہے نہ مرہم ہے کوئی

☆☆☆☆☆

ہند نے پوچھا مرض کیا ہے کہا بے پدری
رو کے وہ بولی دوا کیا ہے کہا نوحہ گری
گھر جو دریافت کیا کہنے لگی دَر بدری
بولی لیتا ہے خبر کون کہا بے خبری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہند نے پوچھا غم کا مداوا
بولی بس آسرا ہے خدا کا
دَرد دِل میں جو اُٹھتا ہے میرے
نام لیتی ہوں مُشکل کُشا کا

☆☆☆☆☆

نام حیدرؑ کا سُنا کرنے لگی ہند بُکا
پوچھا بچی سے بھلا اِن سے تیرا رِشتہ کیا
رو کے بچی نے کہا غم تو یہی ہے دُکھیا
باپ شبیرؑ ہے دادا ہیں میرے شیرِ خداؑ

☆☆☆☆☆

کیا کہیں اور عرفاؔن و مظہؔر
پھینک دی ہند نے سر سے چادر
بچھ گیا قید میں فرشِ ماتم
وا حُسینا تھا سب کی زباں پر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

کیا قیامت لبِ علقمہ ہے

مشک چھدی پانی بہا ہو گئے بازو قلم
خون سے عباسؑ کا سُرخ ہوا جب علم
شور اُٹھا نہر پر قتل علمدارؑ شُد
شاد ہوئے اہلِ شر قتل علمدارؑ شُد
ارے دیکھا سوئے نہر تو شبیرؑ نے رو کر کہا

☆☆☆☆☆

اب میرا لشکر کہاں قتل علمدارؑ شُد
میں ہوا یہاں تنہا یہاں قتل علمدارؑ شُد
ارے کیوں نہ کمر ہو کماں قتل علمدارؑ شُد
کیوں نہ لہو آنکھوں سے برساؤں بتا کربلا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رونے لگی علقمہ قتلِ علمدارؑ شُد
موجوں نے ماتم کیا قتلِ علمدارؑ شُد
دَشت سے آئی صدا قتلِ علمدارؑ شُد
دیکھا سُوئے نہر تو زینبؑ کو نظر آ گیا

☆☆☆☆☆

خیموں میں ہے شوروشین قتلِ علمدارؑ شُد
لُٹ گیا زہراؑ کا چین قتلِ علمدارؑ شُد
رو کے بولے حُسینؑ قتلِ علمدارؑ شُد
میری سکینہؑ کے لئے ہوگا پیامِ قضا

☆☆☆☆☆

کرتی ہے زینبؑ بُکا قتلِ علمدارؑ شُد
کوئی نہیں آسرا قتلِ علمدارؑ شُد
بھائی اکیلا ہوا قتلِ علمدارؑ شُد
ارے سَر سے رِدا جائے گی زینبؑ کو یقیں ہوگیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فِضّہ نے پائی خبر قتل علمدارؑ شُد
ہاتھ رکھا قلب پر قتل علمدارؑ شُد
پھینکی رِدا خاک پر قتل علمدارؑ شُد
ارے اہلِ حرم ساتھ ہوئے پڑھنے لگی مرثیہ

☆☆☆☆☆

بچوں سے شہؑ نے کہا قتل علمدارؑ شُد
ٹوٹ گیا آسرا قتل علمدارؑ شُد
پانی نہیں آئے گا قتل علمدارؑ شُد
ارے بھیگی ہوئی آنکھوں سے دیکھو تو سوئے علقمہ

☆☆☆☆☆

نوحہ ہے کلثومؑ کا قتل علمدارؑ شُد
کیسے جیوں گی بھلا قتل علمدارؑ شُد
مُجھ کو نہ آئی قضا قتل علمدارؑ شُد
ارے آس میری ٹوٹ گئی دیکھا جو میرے خدا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روتے ہیں مُشکل کُشا قتلِ علمدارؑ شُد
ناناؐ نے نوحہ کیا قتلِ علمدارؑ شُد
کہتی ہیں ماں سیّدہ قتلِ علمدارؑ شُد
ایک نیا زخم میرے لعل تجھے دے گیا

☆☆☆☆☆

نوحہ ہے عرفانؔ کا قتلِ علمدارؑ شُد
خاک اُڑاؤ ذرا قتلِ علمدارؑ شُد
کرتا ہے مظہرؔ بُکا قتلِ علمدارؑ شُد
ارے پیٹتے ہیں سینہ و سر دیکھ کے اہلِ عزا

☆☆☆☆☆

التماس سورۂ فاتحہ برائے بلندیٔ درجات

مولانا ارشد حسین کربلائی ابن سید آفتاب حسین

مقبول حسین جعفری ابن سید ظفریاب حسین

جہاں آرا بیگم بنت سید ظفریاب حسین

سید محمد احسن جعفری ابن سید ناظم حسین جعفری

عشرت فاطمہ بنت عون محمد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

کیا بیت گئی شام کے بازار میں لوگو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

مفہوم اَسیری کا کُھلا شام میں جا کر
جب نوحہ کُناں نوکِ سناں پر ہوئے سرورؑ
بھیّا نے جو نوحہ کیا یثرب کے مکینو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

محفوظ ہیں آنکھوں میں اَذیت کے وہ لمحے
سادات کُھلے سر تھے تماشائی کھڑے تھے
اُس دَرد کی شدّت کو اگر پوچھنا چاہو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

تھے ہاتھ پسِ پُشت بندھے سَر میں پڑی خاک
صدموں سے کلیجے تھے گریباں کی طرح چاک
اے لوگو ملے زخم جو اُن راہوں میں ہم کو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب گرتا تھا عباسؑ کا سَر نوکِ سناں سے
کیا اس کا سبب ہے جو لعیں پوچھنے آتے
میں کہتی تھی مجھ سے نہیں یہ بات لعینو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

پتھر کہیں برسائے گئے اہلِ حرم پر
باغی کبھی کہلائی گئی آلِ پیمبرؐ
افسوس یہی ہے کہ مسلماں تھے سب ہی تو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

جب گر گئی ناقے سے میرے بھائی کی دُختر
وہ نیزہ رُکا جس پہ رکھا تھا سرِ سرورؑ
اُس دم جو اَذیت ہوئی اولادِ نبیؐ کو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

جب مل گئی زنداں سے اَسیروں کو رہائی
گھر جائیں کہ نہ جائیں کہو فاطمہؑ جائی
رو کر کہا زینبؑ نے کہ مجھ سے نہیں بانوؑ سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب مظہرؔ و عرفانؔ کیا صغراؑ نے نوحہ

زینبؑ کی ضعیفی کا سبب ماں سے جو پوچھا

ماں کہنے لگی رو کے کلیجے کو سنبھالو سجادؑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

التماس سورۂ فاتحہ برائے بلندیٔ درجات

سید اصغر حسین جعفری ابن سید ناظم حسین

سید محمد سلیم جعفری ابن سید محمد احسن جعفری

سید امیر علی جعفری ابن سید اصغر حسین جعفری

سیدہ سعیدہ بیگم بنت سید محمد رضی لکھنوی

(والدۂ ماجدہ اشو بھائی)

سید علی مومن ابن سید علی منیر

محمد میاں ابن لیاقت علی

نسیم بانو بنت لیاقت علی

سید غضنفر عباس ابن قاسم حسین زیدی

سید نصرت حسین جُلّن بھائی ابن کاظم حسین

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

اَج گھر میں پنھجی مولاؑ جو مو فرشِ عزا وچھایو آ
زہراؑ ساں پنھجی مجلس میں اَج شاہِ شہیداںؑ آیو آ

☆☆☆☆☆

جب چاند محرم کا دیکھا آنکھوں سے بہائے اشکِ عزاؑ
ماتم ہوا پرچم بھی سجا دِل رو دیا کر کے یہ بُکا
حُسینؑ یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

اِک جھولا سجا کر چھوٹا سا اصغرؑ کی پیاس کو یاد کیا
پھر شاہؑ کو اُس کمسن کا پُرسہ دیا اور نوحہ کیا
حُسینؑ یا حُسین

☆☆☆☆☆

تابوت سجایا جب میں نے ہمشکل پیمبرؐ کا رو کر
ایسا لگا کرتی ہے فغاں اکبرؑ کی ماں دے کر یہ صدا
حُسینؑ یا حُسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہندی جو سجائی قاسمؑ کی نوشاہ کا سہرا ایسے پڑھا
سہرا تیرا اشکوں سے بنا ہر اشک نے یہ نوحہ کیا
حُسینؑ یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

دو چھوٹے چھوٹے سُرخ علم جب نصب کیئے تو دِل نے کہا
ہیں یہ علم اُن بچوں کے زینبؑ نے جو قربان کیئے
حُسینؑ یا حُسین

☆☆☆☆☆

دو بالیاں اور اِک مشکیزہ غازیؑ کے علم کے ساتھ رکھا
اِک علقمہ آنکھوں سے چلی یاد آ گئی پھر پیاس تیری
حُسینؑ یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

تابوت سجایا جب تیرا اے شاہ شہیداں تشنہ دہن
ماں سیّدہ کی آئی صدا زخمِ جگر پھر تازہ ہوا
حُسینؑ یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر ایک سبیل بنائی گئی پیاسوں کی پیاس پہ روتے ہوئے
کوزے رکھے پانی بھی رکھا ہر کوزے پر تیرا نام لکھا
حُسینؑ یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

عرفانؔ اور مظہرؔ کی جنّت ہے مجلس ماتم فرشِ عزاؔ
ہے بندگی یہ فرشِ عزا اور زندگی ماتم ہے تیرا
حُسینؑ یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

التماس سورۂ فاتحہ

برائے بلندئ درجات

سید نواب حسین زیدی ابن سید اسرار حسین زیدی

(صدر انجمن فدائے اہلبیتؑ)

سید محمد حسین نقوی ابن سید نجم الحسن نقوی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

وا اکبرؑ رورو فریاد ماکاوا ذودخوتا شیریں باباؑ یم

☆☆☆☆☆

اے میرے لعل تیرا سینہ چاند سے بھی حسیں وا اکبرؑ
میں باپ ہو کے تیرا زخم دیکھ سکتا نہیں
دتا جنازہ بے لیلاؑ نہ سنگ وا مایم

☆☆☆☆☆

اِدھر خیام میں ماں رو رہی ہے اور پھوپی وا اکبرؑ
اُدھر مدینے میں روتی ہے اِک بہن تیری
بغیر تانہ بہ صغراؑ کئی صدا ماتم

☆☆☆☆☆

ذرا یہ سوچ لے کیا ہوگا جو دُور گیا وا اکبرؑ
ابھی تو زندہ ہے آنکھوں سے میری نور گیا
اکبرؑ زویا تانہ پاتتے بے آسرے شوے لم

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لہو رُلاتی ہے بابا کو تیرے بات یہی وا اکبرؑ
کہ تیرے بعد کہاں پاؤں گا شبیہ نبیؐ
ستا مالے دلے ما ناناؐ جان و وگورم

☆☆☆☆☆

جگر خراش صدا سُن لے اپنی مادر کی وا اکبرؑ
کہ تیرے ساتھ گئی روشنی میرے گھر کی
مور خیموں کے ژاڑی ژاڑی ٹول اہلِ حرم

☆☆☆☆☆

غریب باپ پہ یہ کیسا وقت آیا ہے وا اکبرؑ
غضب کی پیاس ہے غربت ہے تیرا لاشہ ہے
پہ کربلا میداں کے دے پہ ماسنگِ عالم

☆☆☆☆☆

پڑھیں گے لوگ جواں لاش پر تیرا نوحہ وا اکبرؑ
ہر ایک آنکھ سے بہنے لگیں گے اشکِ عزا
کئی بہ جابرؔ و عرفاںؔ دا صدا ماتم

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دُعا بحضور بی بی سیّدہؑ

یافاطمہؑ ، اُم ابیہاؑ ، بنتِ پیمبرؐ ، خیرالنساءؑ

یازہراؑ یازہراؑ

تو ہے صدیقہؑ، تو طاہرہ، اور تو ہی شفیعِ روز جزا

اے میری بی بیؑ وقت مدد ہے ہر ماتمی کے دل کی صدا ہے

بی بی زہراؑ یہ دُعا ہے آپ کے دربار میں

☆☆☆☆☆

دستِ دُعا کو جب بھی اُٹھایا مانگا ہے تیری چادر کا سایہ

یازہراؑ یازہراؑ

وقتِ مصیبت میں ہر حُسینیؑ بس نام تیرا ہونٹوں پہ لایا

اے میری بی بیؑ تنگ دست ہوں میں یہ کہہ کے دامن پھیلا دیا ہے

☆☆☆☆☆

وہ بی بیؑ جس کی ہے گود خالی چوکھٹ پر تیری ہے وہ سوالی

یازہراؑ یازہراؑ

مُجھ کو بھی دے دے اصغرؑ کا صدقہ میں نے تیرے در سے لو لگالی

اے میری بی بیؑ جن گودیوں میں اولاد ہے وہ تیری عطا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جو مائیں بہنیں بے آسرا ہوں فرشِ عزا پر محوِ بُکا ہوں

یازہراؑ یازہراؑ

تو اِن کے پردوں کی لاج رکھیو جو تیری زینبؑ کی ذاکرہ ہوں

اے میری بی بیؑ زندہ رہے وہ بھائی جو بہنوں کا آسرا ہے

☆☆☆☆☆

جو طِفل رو کر پڑھتے ہیں نوحہ ہر آٹھویں کو بنتے ہیں سقّہ

یازہراؑ یازہراؑ

کل روشنی کی ہیں یہ ضمانت یہ ہیں چراغِ بزمِ عزا

اے میری بی بیؑ بجھنے نہ پائیں عونؑ و محمدؑ کا واسطہ ہے

☆☆☆☆☆

جو اپنے بیٹوں کا بھول کر غم کرتی ہوں تیرے اکبرؑ کا ماتم

یازہراؑ یازہراؑ

اُن ماؤں کو تو دے صبر بی بیؑ وہ پھر نہ دیکھیں اولاد کا غم

اے میری بی بیؑ اُس ماں کو کوئی غم نہ ہو جس کو یہ غم مِلا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے یاد اب تک پُر درد منظر پیاسے کی گردن ظالم کا خنجر

یازہرؑا یازہرؑا

ہم تیرے پیاسے بیٹے کا صدقہ یوں مانگتے ہیں فرشِ عزا پر

اے میری بی بیؑ آباد رکھنا وہ گھر کہ جس میں فرشِ عزا ہے

☆☆☆☆☆

شبیرؑ کی وہ مظلوم دُختر زنداں سے جو نہ جاسکی گھر

یازہرؑا یازہرؑا

صدقے میں اُس کے ہم پر کرم کر بے جُرم قیدی کہتے ہیں روکر

اے میری بی بیؑ اب یہ اسیری ہو ختم عابدؑ کا واسطہ ہے

عرفانؔ و مظہرؔ یہ چاہتے ہیں مِل جائے ہم کو بس یہ سعادت

یازہرؑا یازہرؑا

جو آخری ہے حُجّتؑ خُدا کی ہو جائے ہم کو اُس کی زیارت

اے میری بی بیؑ یہ بات وہ ہے جو ہر حُسینی کی اِلتجا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

جب شام کے بازار میں سیدانیاں آئیں
چادر کی جگہ خاکِ سفر بالوں پہ لائیں
ناگاہ جب غازیؑ کی نظر کلثومؑ تک آئی
سر خاک پہ عباسؑ نے نیزے سے گِرایا
ڈر ہے کلثومؑ کے چہرے پہ نہ پڑ جائے نظر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

ایک غیور وفادار پہ اب اور سِتم کیا ہوگا
جس کی چادر کا محافظ تھا وہی آج ہوئی بے پردہ
شام والو اِسی احساس سے دورانِ سفر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

گِر گئی راہ میں ناقے سے سکینہؑ تو یہ زینبؑ نے کہا
اِک چچا اور بھتیجی کی محبت تو ذرا دیکھ خُدا
پُشتِ ناقہ پہ سنبھلتی نہیں شہؑ کی دُختر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شام کے لوگ تماشائی بنے اور تماشہ سادات
بے وطن اور کھلے سر ہیں سرِ راہ کریں کیا سادات
خون آنکھوں سے بہاتے ہیں شہؑ جن و بشر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

آندھیوں خاک اُڑاوَ کہ بنے اس سے حرم کا پردہ
گونجی جب شام کی غمناک فِضاؤں میں یہ زینبؑ کی صدا
آسماں رونے لگا روئی زمیں یہ کہہ کر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

چشمِ سجادؑ سے بہنے لگے اِس وقت لہو کے دھارے
جبکہ معصوم سکینہؑ کو سِتمگر نے طمانچے مارے
لاشہ ساحل پہ تڑپتا ہے اُدھر اور اِدھر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روتے والو سرِ بازار کھلے سر تھی علیؑ کی بیٹی
گر گیا فرقِ وفادار جو نیزے سے تو حیران تھے شقی
پوچھا عابدؑ سے ستمگر نے بتاؤ کیوں کر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

ساتھ سادات کے شہزادیٔ کونین سفر کرتی رہی
نوحہ کرتے ہیں نبیؐ خاک اڑاتے ہیں حسنؑ اور علیؑ
ہائے کیا وقت ہے روتے ہیں سناں پر سرور
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

کبھی لیلیٰؑ کبھی فروہؑ کبھی کلثومؑ کہے واویلا
چہرہ بالوں سے چھپاتے ہوئے زینبؑ نے یہی رو کے کہا
اماں فضہ ذرہ دیکھو تو یہ غم کا منظر
نوکِ نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس نے آقا ہی کہا اپنے بڑے بھائی کو بھائی نہ کہا
اُس کا سر کیسے بتاؤ تو سر شہہؑ کے برابر آتا
سچ تو یہ ہے کہ یہ ہے ماں کی نصیحت کا اثر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

سیلیاں مارنے سجادؑ کو اِس بات پہ آتے تھے لعیں
بارہا خاک پہ سر گِرتا تھا پھر اِس کو اُٹھاتے تھے لعیں
کوششیں کرتے رہے لاکھ سِتمگار مگر
نوکِ نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

نوحہ لکھتے ہوئے عرفانؔ یہ مظہرؔ نے کہا تھا رو کر
کون قرطاس پہ لا سکتا ہے اولادِ پیمبرؐ کا سفر
رو دیئے قلب و جگر ایک ہی مصرع لِکھ کر
نوکِ نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

زنداں کی قید کاٹ کے جب ثانی زہراؑ
پہنچیں وطن تو کوئی بھی پہچان نہ پایا
عبداللہ ابنِ جعفرِ طیّار نے پوچھا
تو کون ہے کیا نام ہے تیرا اے ضعیفہ
یہ سُن کے بُکا کرنے لگیں ثانی زہراؑ
زوجہ ہوں آپ کی مُجھے پہچانو خُدارا
میں عونؑ و محمدؑ کی ماں ہوں پہچانو خُدارا
مُجھ کو تو جیتے جی غمِ شبیرؑ نے مارا

☆☆☆☆☆

بالوں کی سفیدی کا سبب پوچھو نہ مُجھ سے
اِن آنکھوں نے دیکھے ہیں سِتم کرب و بلا کے
گھر لُٹ گیا سارا پہچانو خُدارا

☆☆☆☆☆

اِک زخم ہے قاسمؑ کا میرے قلب و جگر میں
جو چاند اُجالوں کا سبب تھا میرے گھر میں
وہ بھی گیا مارا پہچانو خُدارا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بس بھائی کے ماتم میں رہی قید بھی کاٹی
لیکن میں کبھی عونؑ و محمدؑ کو نہ روئی
اب دیتی ہوں پُرسہ پہچانو خُدار

☆☆☆☆☆

بازار میں عابدؑ پہ ضیعفی ہوئی طاری
وہ آج بھی روتا ہے اسیری پہ ہماری
غم خوار ہمارا پہچانو خُدارا

☆☆☆☆☆

سادات کے حلقے نے مُجھے آ کے چُھپایا
جب شام کے حاکم نے میرا نام پُکارا
اُس رنج نے مارا پہچانو خُدارا

☆☆☆☆☆

شیریں سے ملاقات ہوئی راہ میں اِک بار
پہچان نہیں پائی مُجھے وہ دِل افگار
دِل رو کے پُکارا پہچانو خُدارا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صد حیف کجا راہِ دمشق اور کجا میں
کربل سے چلی ہوگئی خود کرب و بلا میں
ظلمت کا سفر تھا پہچانو خدار

☆☆☆☆☆

عرفانؔ یہ الفاظ جو مظہرؔ نے لکھے ہیں
انسان تو کیا چیز ہے پتھر کو رُلادیں
جیسے کہ یہ جُملہ پہچانو خدارا

نوحہ

مجھے بھول جائے دُنیا میں اگر تجھے بھُلادوں یا حسینؑ
یاحسینؑ یاحسینؑ

تیروں کے مُصلّے پر تو نے
جو سجدہ کیا کوئی کر نہ سکا
جس خاک پہ تیرا خوں بہا
اُس خاک کے ہر ذرّے نہ کہا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دُنیا یہ بھلائے گی کیسے
بازار جفا میں جب تُو نے
قرآن سُنایا نیزے پر
قرآن مخاطب تجھ سے ہوا
اللہ کا تو ذاکر ہے تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

چاند اور ستارے بامِ فلک
رضوانِ جناں سب حُور و ملک
سب فرش کے طبقے اور شجر
ہے سب کے لبوں پر ایک صدا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہ کی تو نے لاج رکھی
توحید تیری مقروض ہوئی
اللہ اللہ یہ شان تیری
پھر کیوں نہ کہے یہ ابدِ خُدا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

بر وقت اُسے مِلتی نہ اگر
امداد تیری زہراؑ کے پسر
مِٹ جاتا جہاں سے دینِ خُدا
اب کہتا رہے گا دین سدا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر ئیں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تاریخ کے بوجھل ہاتھوں نے
یہ بات لکھی ہے روتے ہوئے
اے شیرِ خدا کے لعل سلام
کہتے ہیں تجھے خود شیرِ خدا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

تھے محوِ عبادت پیاسے سبھی
جب حُر کی نظر خیموں پر گئی
شب بھر تو جری بے چین رہا
اور صُبح دَھم یہ کہہ کے چلا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہ ملکۂ غیرت بنتِ علیؑ
جو تیرے سہارے جیتی تھی
جب محوِ تلاوت دیکھا تجھے
کہتا تھا دلِ محرومِ ردا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

اے کشتۂ تیغِ ظلم و جفا
ہے تجھ سا نمازی کون بھلا
نیزے سے اقامت تو نے کہی
تیروں کے مُصلّے نے یہ کہا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرفانِ نبیؐ عرفانِ خُدا
مجھ کو تو عزا خانوں سے مِلا
اے مظہر یزداں کے بیٹے
سجدے میں یہی مظہر نے کہا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

نوحہ

آئے جو قبر فاطمہؑ پہ سیدِ اَنام
رُخسار رکھ کے قبر پہ رو کر کیا کلام
صحرا میں دِل کے ٹکڑوں کی بستی بساؤں گا
آماں مدینے لوٹ کے میں آ نہ پاؤں گا
کانپا فلک لرزنے لگی قبر سیّدہ
آئی جناب فاطمہؑ کی قبر سے صدا
جاؤ میرے لعل جاؤ میرے لعل
تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری
اور سایۂ خدائے ذوالجلال

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جا رہے ہو جو تم کہہ کے دینِ حق بچاؤں گا
آماں آپ کی قسم میں خون میں نہاؤں گا
اب ہو جو بھی حال تم ہو پائمال
تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

بچپنے میں جو کیا تھا وعدہ بابا جان سے
وقت وہ آگیا کفن تو سر سے باندھ لے
دیکھ میرے لعل دیں کا ہے سوال
کامیابیاں ہیں تیرے ساتھ ہی اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

چاہیئے خدا کے دیں کو اگر اماں
دو ردائے زینبؑ حزیں کا سائبان
جاؤ اب شتاب ابنِ بوتراب
ہیں تمہارے ساتھ باباجاں بھی اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دے رہا ہے دینِ کبریا تمہیں صدا
المدد حسینؑ المدد شہ ھُدا
بے وطن حسینؑ میرے دِل کا چین
ہمسفر تمہارے ساتھ ماں ہوئی اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

شانے با وفا کے ہوں گے جس گھڑی قلم
روئیں گے علم کے سائے میں تیرے حرم
روئے گی وفا اور کربلا
روئے گی فرات اور تشنگی اورسایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

اکبرؑ جواں جگر پہ کھائے گا سناں
ماں کہے گی میرا چاند کھو گیا کہاں
اس پہ نوحہ خواں ہوں گے میری جاں
میں بھی اور حسنؑ بھی اور رسولؐ بھی اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک ننھی سی لحد تو دشت میں بنائے گا
روئے گی زمیں آسماں تھرتھرائے گا
دل پہ رکھے ہاتھ ماں بھی ہوگی ساتھ
ساتھ تیرے ہوگی ذوالفقار بھی اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

موت آئیگی سکینہؑ کو قیدخانہ روئے گا
روئے گی نبیؐ کی آل قیدخانہ روئے گا
سب ہی پُر محن آئیں گے وطن
اُس پہ نوحہ خواں ہوگی تیرگی اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

یہ صدا مزار سیدہؑ سے مظہر عابدی
سُن کے رو دیئے حسینؑ اور مصطفیٰؐ کی آل بھی
جاؤ میرے لعل جاؤ میرے لعل
تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری اور سایۂ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

کربلا سے چلی ایک بے کس بہن
ہائے اس عالم غربت میں وطن یاد آیا
سب شہیدوں کو کہتی ہوئی الوداع
بھائی کی لاش پہ پہنچی تو کفن یاد آیا
خود کو ناقے سے گرا کر زینبؑ کہنے لگی روکر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر
نہ دیس اپنا ہے نہ لوگ اپنے ہیں

☆☆☆☆☆

یہ دیکھ ذرا اے تشنہ دھن
شانوں کو میرے جکڑے ہے رسن
اور اِس پر ستم ہے سر پر نہیں چادر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کل ساتھ تیرے ہر گام چلی
اب قیدی بنی اور شام چلی
اس درد کے مارے روتی ہوں کھلے سر
میں کیسے کفن دوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

بابا ہے امیرِ کون و مکاں
اور تیرا لقب سردارِ جناں
زینبؑ تو ہوئی بے چادر بے گھر
میں کیسے کفن دوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

اے بھائی تیری غربت کی قسم
تا مرگ نہیں بھولوں گی یہ غم
پردیس میں آ کر نوحہ ہے لبوں پر
میں کیسے کفن دوں میرے مظلوم برادر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا ظلم سہے تجھ کو ہے خبر
ہے آلِ محمدؐ خاک بسر
ہفتم سے نہیں ہے پانی بھی میسّر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

اے کشتۂ تیغِ ظلم بتا
جب کوئی میرا یاور نہ رہا
مقتولِ جفا ہیں عباسؑ اور اکبرؑ
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆

کیا کیا نہ ہوئی زینبؑ پہ جفا
سب خیمے جلے اسباب لُٹا
پر سب سے بڑا ہے یہ غم میرے دل پر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرفاںؔ اور مظہرؔ کہہ نہ سکے
جو بنتِ علیؑ نے بین کئے
پھٹتا ہے کلیجہ اس بات کو سُن کر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

نوحہ

نوحہ کرے ماں لاشِ اکبرؑ پر
تم قتل ہوئے بیٹا جیتی رہی مادر
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
ویران ہوا بیٹا تیرے بعد میرا گھر
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ

☆☆☆☆☆

کیا تُجھ کو تیری ماں نے اِس دن کیلئے پالا
اس ماں کو ضعیفی میں کیوں چھوڑ گئے بیٹا
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
ماں روتی ہے لاشے پہ تیرے آج کھلے سر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ارمان تھا اس دل میں دیکھوں گی تیرا سہرا
سہرے کے عوض دیکھا اے لعل تیرا لاشہ
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
اٹھارویں منّت کو بڑھاتی ہوں یہ کہہ کر

☆☆☆☆☆

کہتی تھی پھوپھی زینبؑ جب بیاہ رچاؤں گی
اکبرؑ تیری دُلہن کی پوشاک بناؤں گی
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
افسوس کفن بھی نہ تُجھے آیا میسّر

☆☆☆☆☆

بیمار بہن صغراؑ تکتی ہے تیرا رستہ
پردیس میں تُم آ کر کیوں بھول گئے وعدہ
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
اتنا بھی نہیں سوچا کہ مرجائیگی خواہر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تم کیا گئے اس گھر سے اے گیسوؤں والے
بینائی گئی شہؑ کی اور گھر کے اُجالے
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
اے چاند تیرے نور سے روشن تھا میرا گھر
☆☆☆☆☆
ہمشکل نبیؐ تم کو کہتا تھا جہاں سارا
زینبؑ تیرے لاشے پر کرتی ہے یہی نوحہ
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
ناناؐ کی زیارت کو ترس جاؤں گی دِلبر
☆☆☆☆☆
ہر دِل نے کیا نوحہ ہر آنکھ ہوئی پُرنم
کہرام ہے خیموں میں جنت میں بپا ماتم
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
اور خاک اُڑاتے ہیں یہی کہہ کے پیمبرؐ
☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھوپھیاں بھی تڑپتی ہیں ہمشیر بھی مادر بھی
دادا بھی تیرے روئے شبیرؑ بھی شبرؑ بھی
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
سادات کے خیموں میں قیامت کا ہے منظر

☆☆☆☆☆

جب کوئی جواں لاش نظر آئیگی بیٹا
ماں یاد تجھے کر کے تڑپ جائیگی بیٹا
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
اِک روز تیری یاد میں مرجائیگی مادر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

عباس علمدارؑ عباس علمدارؑ

اب تک ہے زبانوں پہ علمدارؑ علمدارؑ
اے قافلۂ شاہؑ کے سالار علمدارؑ

ایک صدا کانوں میں ابھی تک گُونج رہی ہے لوگو سُنو
یہ ہے صدا خاتونِ جناںؑ کی ہم بھی کہیں اور تم بھی کہو
کیوں نہ کہیں عرفانؔ اور مظہرؔ آؤ دُعا زہراؑ کی پائیں
آؤ عزادارو آؤ علم غازیؑ کا اُٹھائیں

☆☆☆☆☆

یہ وہ علم ہے جس کا پھریرا ثانیٔ زہراؑ کی چادر ہے
ہاں یہ علم جس گھر پہ لگا ہو سایۂ زہراؑ میں وہ گھر ہے
کیا ہے علم کیا اِس کی عطا ہے آؤ زمانے بھر کو بتائیں

☆☆☆☆☆

آؤ زمانے بھر کو بتائیں ہم پہ ابوطالبؑ کا کرم ہے
پاس نہیں آئیگا کوئی غم سایۂ فگن جب تک یہ علم ہے
آؤ علم کے سائے میں آؤ غم کا ہر اِک احساس مِٹائیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

غم کا ہر اِک احساس مِٹا کر پیار کریں سرکارِ وفاؑ سے
پیار کے بدلے پیار مِلے گا تم کو نبیؐ سے اور خُدا سے
ساتھ چلیں ہم کیوں دُنیا کے دُنیا کو اپنے ساتھ چلائیں

☆☆☆☆☆

دُنیا ہمارے ساتھ چلے گی اور قیادت شیرِ جَری کی
سارے علم جُھک جائیں گے پھر تو بات رہے گی اِک علم کی
خواب یہی تھا بنتِ علیؑ کا کیوں نہ اِسے تعبیر بنائیں

☆☆☆☆☆

خواب کو جب تعبیر ملے گی قول یہ پورا ہوگا کسی کا
کوئی کہے گا میرا ہے مولاؑ کوئی کہے گا میرا ہے مولاؑ
آئیں گی پھر ہر گھر سے یقیناً نوحے کی اور ماتم کی صدائیں

☆☆☆☆☆

نوحے کی اور ماتم کی صدا سے گونج رہا ہوگا یہ زمانہ
سارا جہاں یہ بات کہے گا نادِ علیؑ ہے قومی ترانہ
قومی علم اور قومی پرچم دونوں میں ہے فرق مٹائیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دونوں میں ہے جو فرق مٹانے گھر سے چلے تھے سبطِ پیمبرؐ
چند جواں اور کُچھ بچوں سے شہؑ نے دیا ترتیب اِک لشکر
آؤ اسی لشکر کی یادیں سارے جہاں کے دِل میں جگائیں

☆☆☆☆☆

سارے جہاں کے دل میں جگائیں یاد اُسی عاشور کی شب کی
اِک علم تھا آس وہاں پر بالی سکینہؑ اور زینبؑ کی
آس بنا جو اہلِ حرم کی ہم بھی اُسی سے آس لگائیں

☆☆☆☆☆

آس گئی فرزند علیؑ کی جب یہ علم مقتل میں گِرا تھا
ایک طرف شبیرؑ اور زینبؑ ایک طرف سادات کا نوحہ
ہائے قافلۂ شاہؑ کے سالار علمدارؑ عباس علمدارؑ عباس علمدارؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

یافاطمہ زہراؑ یا فاطمہ زہراؑ یا فاطمہ زہراؑ ھل من ناصرِ ینصرنا

تنہا سرِ دشتِ بلا در صفِ اعدا

فرزندِ نبیؐ جان و دل فاطمہ زہراؑ

مالکِ ارض و سماء دلبرِ شیر خدا در صفِ فوج جفا

عصرِ عاشور کہا ثانی زہراؑ نے میرا بھائی لعینوں میں گھرا واویلا

ہائے سہ روز کا پیاسا وہ محمدؐ کا نواسہ جو چلا مرنے سوئے دشتِ بلا

دِل نہ کیا یہ نوحہ

☆☆☆☆☆

حاملِ سیف و علم جانبِ مُلکِ عدم ایں ستم ھائے ستم

میرے اللہ اُدھر بھائی اکیلا ہے اِدھر عابدِ مُضطر کے سِوا کوئی نہیں

ہوگیا قتل علمدارؑ سناں سینۂ اکبرؑ میں لگی عونؑ و محمدؑ بھی گئے

وقت پڑا کیسا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

راکبِ دوشِ نبیؐ راحتِ مولا علیؑ نرغۂ فوجِ شقی
آنکھ روتی ہے زباں کرتی ہے فریاد کہ دُنیا میں برادر کے بنا کیا جینا
چکیاں پیس کے اماں نے جسے نازوں سے پالا تھا اُسے نانا کی اُمت نے
ستایا ہے لبِ دریا
کربلا گریہ شود در علم نالہ زند ہمہ دم نوحہ کنند
کربلا روتی رہی میں بھی یہ سادات اسی غم میں سبھی زیرِ علم
آج شبیرؑ پہ کیا عالم تنہائی ہے ہمراہ نہ بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
روتا ہے نبی زادہؑ

☆☆☆☆☆

المدد ربِ اُولیٰ المدد شیرِ خدا المدد یا زہراؑ
میرے بھائی کو سرِ دشت چمکتی ہوئی تلواروں سے بچا لو اماں
کون امداد کرے کوئی نہیں کوئی نہیں میں ہوں یہ تنہائی
یہ لاشوں سے بھرا صحرا

☆☆☆☆☆

بر سرِ کرب و بلا بانیؑ فرشِ عزا مارا بے بین اے خُدا
راس آئی نہ مجھے کرب و بلا چھوٹا وطن پیاسی رہی اور میرا گھر اُجڑا
وقت نے لوٹ لیا دل کا سکون چھین لئے مُجھ سے ستم گاروں نے سب لعل و گہر
اب یہ ستم تازہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قاسمؑ تشنہ دھن جانبِ خُلد رواں این حرم نالہ کُناں
راج کرتی تھی مدینے میں یہاں کرتی ہوں میں نالہ وفریاد کوئی سنتا نہیں
ہوگیا دشت میں پامال جفا ابن حسنؑ اور میرا اصغرؑ بے شیر بھی
دُنیا سے گیا پیاسا

☆☆☆☆☆

زینبؑ خستہ جگر ایں سِتم پیشِ نظر بے خطا خاک بسر
میں یہاں ریت کے ٹیلے پہ تڑپتی ہوں وہاں خیمے میں سادات بُکا کرتے ہیں
آیئے بہرِ مدد شیرِ خدا شاہ نجف شاہ عرب شاہِ اُمم قتل نہ ہو جائے
پسر پیاسا

☆☆☆☆☆

ایں چلی پیشِ خُدا ایں دُعا صبح مثاب بحرمن خُلد عطا
آج تک صرف اسی بات پہ کرتے ہیں بُکا مظہرؔ و عرفان حسینی سارے
ھائے افسوس بُکا کرتی رہی زینبؑ دِلگیر چلی بھائی پہ شمشیر
فضاؤں میں رہا نوحہ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

آسماں دیکھ رہا تھا
سقّہ کوئی فرات پر آیا تھا تشنہ لب
مشکیزہ بھر کے جانب خیمہ چلا وہ جب
برسے وہ تیر چھد گئی مشک سکینہؑ جب
رویا علم فرات وفا مشک اور سب
گونجی مقتل میں شہ دیں کی صدا
قتل دریا پہ علمدارؑ ہوا

☆☆☆☆☆

اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی
آیا مقتل سے علم خوں میں بھرا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

دِن ڈھلا شامِ غریباں کے اندھیرے چھائے
بس سکینہؑ نے یہی روکے کہا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب میرے سر سے رِدا جائے گی زینبؑ نے کہا
رو دیئے سُن کے شہہ کرب و بلا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

تیرے عموں تو تیری پیاس پہ قربان ہوئے
شہؑ نے یہ بالی سکینہؑ سے کہا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

ہاتھ میں سوکھے ہوئے کوزے لئے بیٹھے تھے
مرثیہ پیاس کا مولاؑ سے سُنا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

خونِ عباسؑ جو پرچم سے ٹپکتے دیکھا
دخترِ شاہؑ کا دِل ڈوب گیا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اے بہن ماتمِ عباسؑ کرو نوحہ پڑھو
گونجی مقتل میں شہ دیں کی صدا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

رو کے کلثومؑ سے فضّہ نے کہا شہزادی
تیری چادر کا محافظ بھی گیا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

دونوں ہاتھوں سے کمر تھامے ہوئے شہؑ نے کہا
بُجھ گیا میری اُمیدوں کا دِیا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

العطش کہہ کے جو روتے تھے وہ خاموش ہوئے
چھائی ماحول پہ ماتم کی صدا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روئے سادات تو دریا کا کنارہ رویا
زندگی روئی کہیں روئی قضا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

یہ صدا مظہرؔ و عرفانؔ بنی ہے نوحہ
قتل دریا پہ علمدارؑ ہوا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

نوحہ

رِدا کی تاریکیوں میں اپنے سینے سے لگائے ہوئے شبیرؑ کا سر
سکینہؑ کہتی تھی بابا سُنو میرا سفر
سب کے تھے شانے بندھے میرا بندھا تھا گلا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ سے کیسے کہوں کیسے کٹا وہ سفر
آلِ پیمبرؐ چلی روتے ہوئے ننگے سر
آپ چلے نیزے پہ کانٹوں پر بھائی چلا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

میری پھوپی راہ میں اشک بہاتی رہی
ظلم رُلاتے رہے دھوپ جلاتی رہی
زخم میرے پاؤں کا دھوپ سے جلتا رہا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

ماضی کے کچھ واقعے یاد جو آئے مجھے
سینے پہ کیسے مجھے آپ سُلاتے رہے
یادوں میں یوں کھو گئی بھول گئی ہر جفا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صبر کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹا نہیں
نیزے سے کیا آپ نے بابا یہ دیکھا نہیں
کھینچتی رہی ریسماں چلتا رہا قافلہ
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

آنکھ برسنے لگی قلب ہوا نوحہ گر
آیا نظر جب مجھے نیزے پہ اصغرؑ کا سر
روتی رہی میں اُسے وہ مجھے روتا رہا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

تُم کو کفن دے دیا ریت کے طوفان نے
بالوں سے پردہ کیا میری پھوپھی جان نے
اور میرے درد کا کوئی مداوا نہ تھا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

راہ میں عموں کو جب دیکھا تو میں نے کہا
کھول دو میری رسن گود میں لے لو ذرا
دیکھ کے روتے رہے میری اسیری چچا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

چین میّسر مجھے آ نہ سکا ایک پل
زخمی گلا ہوگیا اور میرے پاؤں شل
رات سفر میں کٹی دِن بھی سفر میں کٹا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

بابا مدینے کے وہ دن بھی مجھے یاد ہیں
سبز عماری میں بیٹھ کے جاتی تھی میں
آج ذرا دیکھئے کیسے سفر طے کیا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک رسن میں بندھے چھوٹے بڑوں کے گلے
لاشوں پہ روتے ہوئے کرب و بلا سے چلے
حال میرا دیکھ کر رونے لگی کربلا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

مظہؔر و عرفاںؔ تم نوحہ پڑھو اس طرح
شام کے زنداں میں بی بیؑ میری جس طرح
دیکھ کے بابا کا سر کرتی تھی آہ و بُکا
میں پنجوں پہ چلتی رہی بابا

نوحہ

ایک شب حضرتِ شیریں نے خواب کیا دیکھا
سرہانے ایک ضعیفہ یہ کر رہی ہے بُکا
میرے حسینؑ نے کل تجھ سے کیا تھا وعدہ
میں تیرے گھر کبھی آؤنگا آگیا اُٹھ جا
جاگ شیریں جاگ جا اے کنیز باوفا
آرہا ہے گھر تیرے قافلہ حسینؑ کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے بچے کو سِتمگاروں نے تڑپایا ہے
دشت میں گھیر لیا پانی کو ترسایا ہے
ہائے اس ظلم و مصائب میں اُسے یاد رہا
اپنا وعدہ وہ نبھانے کیلئے آیا ہے

☆☆☆☆☆

کیا خبر تجھکو میرے گھر کو اُجاڑا ہے ہے
کس طرح سے میرے شبیرؑ کو مارا ہے ہے
نیزہ اکبرؑ کے کلیجے میں اُتارا ہے ہے
پھر بھی بھولا نہ تیرے وعدے کو پیاسا ہے ہے

☆☆☆☆☆

پانی لینے کو گیا نہر پہ عباسؑ میرا
چھد گئی مشک کٹے ہاتھ علم ٹھنڈا ہوا
میرے بچے کی کمر ٹوٹ گئی پھر بھی اُسے
نام اللہ کا اور وعدہ ہر اک یاد رہا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے بے شیر کو پانی کے عوض تیر مِلا
اُس کے بچپن کو جوانی کے عوض تیر مِلا
ہر ستم سہہ کے میرے گھر کی طرف آتا ہے
جِسکو اُمت سے نشانی کے عوض تیر مِلا

☆☆☆☆☆

زخم اتنے ہیں کلیجے کا بُرا حال ہوا
دشت میں ابنِ حسنؑ گھوڑوں سے پامال ہوا
خون سے دشتِ بلا لال ہوا اور دریا
یہ ستم سہہ کے میرا لعل تیرے گھر کو چلا

☆☆☆☆☆

دو پسر زینبؑ دلگیر کے قربان ہوئے
ہائے بِن پانی کے وہ پھول بھی بے جان ہوئے
سارے پیمانِ وفا پورے ہوئے مقتل میں
اب تیرے آقا تیرے شہر میں مہمان ہوئے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گیارویں صُبح حرم چھوڑ چلے دشتِ قتال
ریت لاشوں کا کفن چہروں کا پردہ ہوئے بال
سر شہیدوں کے سرِ نوکِ سِناں قید حرم
اس غریبی میں رہا ان کو مگر تیرا خیال

☆☆☆☆☆

ہو گئی پوری تیرے دِل کی دُعا جاگ ذرا
ہے یہی تیری وفاؤں کا صِلہ جاگ ذرا
گھر کا ہر گوشہ عزاخانہ بنا دے اُٹھ کر
تیرا آقا تیرا مہمان ہوا جاگ ذرا

☆☆☆☆☆

رو دیئے مظہرؔ و عرفانؔ روایت پڑھ کر
خواب جب پورا ہوا جاگ اُٹھی نیک سیرّ
پہنچی دروازے پہ دِل پکڑے ہوئے تشنہ جگر
دی خبر اہلِ محلّہ نے اُسے یہ آ کر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

ہائے حسنؑ ہائے حسینؑ
شہزادہٴ حسنؑ شہزادہٴ حسینؑ
جنت کے دو شہزادے زہراؑ کے دِل کا چین
شہزادہٴ حسنؑ شہزادہٴ حسینؑ

☆☆☆☆☆

اِک شہزادہ سبز قبا اُمت نے جس کو زہر دیا
اِک شہزادے پہ تیغ چلی روتی ہے جسکو کرب و بلا

☆☆☆☆☆

تابوت کو ایک شہزادے کے تیروں نے سجایا واویلا
اِک شہزادے کے لاشے کو تیروں نے اُٹھایا واویلا

☆☆☆☆☆

جنت سے اِنہیں شہزادوں کے ملبوس خدا نے بھیجے تھے
ناقہ تھے محمدؐ کل جنکے ان شہزادوں پر ظلم ہوا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یثرب میں رہے یا کربل میں آنسو نہ کہیں رُکنے پائے
یہ سوچ کر اکثر روتا ہوں یہ لوگ زمیں پر کیوں آئے

☆☆☆☆☆

کیاخوب وفاؤں کا بدلہ دونوں کو دیا اِس دُنیا نے
بے درد زمانے سے لیکن کرتے ہی رہے تا عمر وفا

☆☆☆☆☆

ان شہزادوں کو زہراؑ نے کل چکی پیس کے پالا تھا
یہ شہزادے جب قتل ہوئے کرتے تھے پیمبرؐ بھی نوحہ

☆☆☆☆☆

اے مولا علیؑ اے شیرِ خدا بیٹوں نے سہے کیا رنج و محن
اِک شہزادے کو زہر ملا اک شہزادہ محرومِ کفن

☆☆☆☆☆

ان شہزادوں کی مادر نے دیکھے ہیں کلیجے کے ٹکڑے
اِک شہزادہ پامال ہوا ماں روتی رہی دل تھامے ہوئے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان شہزادوں کے جھولوں کو جبرئیل جُھلایا کرتے تھے
لاشوں پہ انہیں شہزادوں کے یہ کہہ کے فرشتے روتے تھے

☆☆☆☆☆

دو شہزادوں کے دو نوکر ہیں اِک عرفانؔ اور اِک مظہرؔ
زہراؑ کی غلامی کرتے ہیں سب ماتم دار یہی کہہ کر

☆☆☆☆☆

نوحہ

جُھلاؤ نہ جُھلاؤ ارے رونا ہے مقدّر اے مادر اصغرؑ
اَب آئے گا نہ وہ جُھولنے والا نہ ملے گا نہ ملے گا
جُھولا تو نظر آئے گا اصغرؑ نہ ملے گا
اب ساری خدائی میں اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

اب جُھولا جُھلانے کو ترس جائیں گی آنکھیں
خیمے میں کبھی دشت میں ڈھونڈیں گی نگاہیں
تھک جائیں گی یہ آنکھیں اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ سوچ کے روتا ہے میرا دِل بھی تڑپ کر
اس وقت تیرے قلب پر کیا گذرے گی مُضطر
جب راتوں کو پہلو میں اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

کیا وقتِ مصیبت ہے ذرا دیکھ اے دُکھیا
کل جُھولے میں بے شیر تھا اور پانی نہیں تھا
مل جائے گا جب پانی اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

سائے میں نہ جاؤنگی تو گھر لوٹ کے آجا
ہر وقت تیرے ہونٹوں پر ہوگا یہی نوحہ
بن تیرے سُکوں ماں کو اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

ڈھائیں گے لعیں ہم پر ابھی اور قیامت
ڈھونڈیں گے شقی دشت میں بے شیر کی تُربت
شہدا کے سروں میں جب اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بن پانی کے دُنیا سے سِدھارا میرا اصغرؑ
جب آئیگا پانی تو میری پیاری سی دُختر
ڈھونڈے گی اُسے بن میں اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

زنداں سے رہا ہو کر جب جاؤ گی تم گھر
ہر گود میں ڈُھونڈے گی بہت روئے گی مُضطر
جب فاطمہ صغراؑ کو اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

ہاتھوں میں اُٹھاؤ گی جب پانی کا کوزہ
پانی میں نظر آئے گا بے شیر کا چہرہ
بس عکس نظر آئے گا اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

اصغرؑ کے شلُوکے جب نظر آئیں گے گھر میں
اِک درد سا وقت بھی اُٹھے گا جگر میں
سب ہونگے وہاں لیکن اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا بیت گئی ہوگی اُس ماں کے جگر پر
سوچو تو ذرا کہتا ہے عرفانؔ سے مظہرؔ
جب شہؑ نے کہا ہوگا اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

نوحہ

اماں اچھی میری آماں اچھی میری آماں
سینے سے لگالو مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

اے آماں پھوپھی جان کے دو لعل سِدھارے
دریا کے کنارے
تم اپنے جواں لعل کو شبیرؑ پہ وارو
مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سہرا تیرے بیٹے کے مقدّر میں نہیں تھا
اب وقت یہ آیا
پوشاکِ شاھانی کو کفن میرا بنادو
مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

وہ دیکھو سوئے وشتِ بلا مادرِ مُضطر
گھیرے ہیں سِتمگر
کیا باپ کی نصرت نہ کروں مُجھکو بتادو
مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

مانا کہ نہیں بیٹے کی فُرقت کوئی آسان
پر کیا کروں امان
یہ صبر کی منزل ہے ذرا دِل کو سنبھالو
مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کچھ دیر میں یہ لعل بھی کہلائے گا لاشہ
ہے اِک تمنا
بیمارِ مدینہ کو مدینے سے بلا لو
مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

کیا تم کو گوارہ ہے کہ زندہ رہے بیٹا
اور قتل ہوں بابا
بس اس لئے کہتا ہوں نہ جینے کی سزا دو
مرنے کی رَضا دو

☆☆☆☆☆

جو مظہر و عرفان کے ہونٹوں پہ بُکا ہے
اکبرؑ کی صدا ہے
جو کہتے تھے اماں مجھے مرنے کی رَضا دو
اماں اچھی میری اماں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

غازیؑ پاسا کے نہ رہنا   خودر غلہ جیل خانے نا
زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

یہ دیکھ میرے ان شانوں پر ہیں نیل رسن کے غازیؑ
فریاد کرے یہ بہنا   زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

میں تیری سکینہؑ کو غازیؑ زنداں میں چھوڑ کہ آئی ہوں
زخمی ہے غموں سے سینہ   زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

تو ہوتا اگر میرے غازیؑ چھنتی نہ حرم کی چادر
بے چادر ہوئی بہنا   زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

اِن شام کے بازاروں میں جب یاد آئیں وفائیں تیری
اَشکوں نے کیا یہ نوحہ   زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا حال ہوا بازاروں میں بھائی نے سِنا سے دیکھا
بالوں سے چھپایا چہرہ زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

تو شیرِ خدا کا بیٹا میں خاتون جِناں کی بیٹی
کیوں بھول گئی یہ دُنیا زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

ماحول شرابی تھا غازیؑ کوفہ میں گئی جب زینبؑ
اور آلِ نبیؐ بے پردہ زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

میں عونؑ و محمدؑ کے لاشوں پر روئی نہیں غازیؑ
دے اُن کا مجھے تو پُرسہ زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

عرفانؔ اور مظہرؔ مجلس میں سُنتے ہیں صدا زینبؑ کی
اس بات پہ نوحہ کہنا زرغیلی یم غم خوار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

میں جہاں بھی گیا تیرا ماتم کیا
تیرا نوحہ پڑھا تجھ کو پُرسہ دیا
پوچھا دُنیا نے جب میرا نام و نسب
فخر کرتے ہوئے میں نے اُن سے کہا
میں تین شب و روز کے پیاسے کا ہوں ذاکر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

ہاں اُسکا ہوں ذاکر کہ علیؑ جس کا تھا بابا
ماں فاطمہ زہراؑ تھی بہن زینبِ کبراؑ
جو لوگ مجھے کہتے ہیں کافر ہیں وہ کافر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہو بس میں اگر میرے دُنیا کو بتادوں
ہر گھر میں عزاخانۂ شبیرؑ سجادوں
ہے کربلا والوں کے لئے جاں بھی حاضر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

دِن رات درِ شاہؑ پہ سجدے بھی کروں گا
جب تک ہے میری سانس یونہی نوحہ پڑھوں گا
پالا ہے مجھے ماں نے اِسی کام کی خاطر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

بچپن میں مجھے باپ نے تعلیم یہی دی
ہر سانس اَمانت ہے حسین ابن علیؑ کی
ہے فِکر مری شام کے رَستے کی مسافر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رَگ رَگ میں لہو بن کے غمِ شاہؑ رواں ہے
ماتم سے کوئی روک لے ممکن یہ کہاں ہے
تم میری زباں کاٹ دو بولے گا لہو پھر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

نہ خوف ہے دُشمن کا نہ دُنیا کا کوئی ڈر
طوفانوں سے ٹکراتا ہوں ماتم کی بِنا پر
ہے بارھواں حیدرؑ ہی میرا حامی و ناصِر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

فتوؤں کی ہواؤں سے کبھی میں نہیں ڈرتا
جنت کے لئے مجلس و ماتم نہیں کرتا
جنت تو بنائی ہے خدا نے مری خاطر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آسائش دُنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے
یہ مجلسِ شبیرؑ ہی فردوسِ بریں ہے
اس بات پہ رہتا ہوں شب و روز میں شاکر
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

عرفانؔ نے ہر فرشِ عزا پہ یہ کہا ہے
اللہ سے ہر وقت یہ مظہرؔ کی دعا ہے
تو مجھ کو بنا روضۂ زینبؑ کا مُجاور
شبیرؑ کا ذاکر ہوں میں شبیرؑ کا ذاکر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

زینبؑ میری بہنا یہ شہ نے کہا
لوٹ کر شام کے زِنداں سے جب آنا زینبؑ
تم میری قبر پہ اِک شمع جلانا زینبؑ
یاد رکھنا یہ بات سے میری جاں میری بہنا
تم فاتحہ شربت پہ دِلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

غم میرے عزادار منائیں گے جہاں میں
پرچم کہیں تابوت کہیں ہونگی سبیلیں
مجلس میں سبیلوں پہ بھی جانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ماتم جو عزادار کریں فرشِ عزا پر
وہ اَشک بہائیں مصائب میرے سُن کر
دامن میں اُن اَشکوں کو چُھپانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

عباسؑ کے پرچم کو اُٹھائیں جو عزادار
بچوں کو میرا سقّہ بنائیں جو عزادار
عباسؑ کو دریا سے بُلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

جُھولا میرے بے شیر کا پھولوں سے سجا کر
منّت کوئی مانے مجھے اولاد عطا کر
اُس بی بی کی آغوش سجانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب بیبیاں تابوت سکینہؑ کا اُٹھائیں
اور نوحہ سکینہؑ کی اَسیری کا سُنائیں
تابوت پہ تم بالی چڑھانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

جس گھر سے اُٹھے قاسمِؑ نوشاہ کی مہندی
آراستہ اَشکوں سے کریں مجلسِ شادی
اُس گھر کو مصائب سے بچانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

گر کوئی بہن اپنے برادر سے بچھڑ کر
نوحہ یہ کرے لوٹ کے آجا علی اکبرؑ
اُس بہن کو بھائی سے مِلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کچھ اور ابھی تم کو رُلائیں گے سِتمگر
خیموں کو میرے بعد جلائیں گے سِتمگر
سجادؑ کو شعلوں سے بچانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

جب لُوٹ کا سامان مِلے قیدِ سِتم میں
مجلس کا وہاں فرش بچھانا میرے غم میں
زندان کو عزاخانہ بنانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

مل جائیگی جب مجھ کو مصائب سے رِہائی
میں فاتحہ شربت پہ دِلاؤں گی اے بھائی
ہاں یاد ہے بھیا وہ مجھے آپ کا کہنا
ہائے حُسینا ہائے حُسینا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تم جب بھی سُنو مظہرؔ و عرفاںؔ سے نوحہ
جی بھر کے دُعا میرے عزاداروں کو دینا
اِن دونوں کو روضے پہ بلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

نوحہ

عاشور کی رات گذر گئی اور گیارہ محرم آ گئی
قیدی بنی آلِ نبیؐ یہ دیکھ کے روئی بنت زہراؑ
گھر لُٹ گیا حسینؑ کا زندہ رہا اِسلام
لو جا رہا ہے قافلہ زندانِ شام
زینبؑ کی بے ردائی پہ روتا ہوا ہر گام

☆☆☆☆☆

میں بے رِدا تو بے کفن صدموں سے یہ دِل چاک ہے
میری رِدا بھی خاک ہے تیرا کفن بھی خاک ہے
یہ امتحانِ دشت تھا وہ امتحان شام

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شکوہ کرے گی یہ بہن جب راہ میں تقدیر سے
اُٹھے گی ماتم کی صدا سجادؑ کی زنجیر سے
روئے گی میرے حال پر یہ گردشِ آیام

☆☆☆☆☆

جب روئے گی زنجیر تو راہوں کے پتھر روئیں گے
زینبؑ وہاں پر اور یہاں لاشے بہتر روئیں گے
بھیا جگر پھٹ جائیگا سہتے ہوئے آلام

☆☆☆☆☆

بالوں میں خاک بازوں میں رِیسماں لب پر بُکا
بھیا نبیؐ کی آل کو دیکھے گی دُنیا بے رِدا
بھیا مصائب اِسقدر دے گی یہ راہِ شام

☆☆☆☆☆

قسمت سے ہم جو کربلا اور شام جائیں گے کبھی
آنسو بہا کے آنکھ سے کہتا ہے مظہؔر عابدی
اُس دم لبِ عرفاؔن پر ہوگا یہی ہر گام

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

اے میرے بابا اے میرے بابا
آپ غریب الوطن میں بھی غریب الوطن

☆☆☆☆☆

آپ کا میدان میں تیروں پہ لاشہ رہا
میرے گوہر چِھن گئے آگ سے دامن جلا
آپ رہے بے کفن میں بھی رہی بے کفن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

آپ کے حلقُوم پر شِمر کا خنجر چلا
مجھ کو طمانچے لگے سَر سے چِھنی ہے رِدا
آپ کا نیزے پہ سَر میرے گلے میں رَسن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ کو روتی رہی تشنہ لبی دَشت میں
داغِ یتیمی مِلا مُجھ کو اِسی دَشت میں
آپ ہیں تشنہ دَھن میں بھی ہوں تشنہ دَھن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

دونوں کی مظلومیت دیکھی ہے اَفلاک نے
دونوں کی حُرمت رکھی دَشت کی اِس خاک نے
خاک بنی ہے رِدا خاک بنی ہے کفن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

وقت مصیبت ہوئیں دونوں ہی ہم سے جُدا
دونوں کی تقدیر میں تھا غمِ فُرقت لکھا
ایک بہن آپ کی ایک ہے میری بہن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ نے چھوڑا وطن نوحہ کُناں تھا فلک
کرب و بلا سے کیا میں نے سفر شام تک
آپ اَسیر محِن میں ہوں اَسیر رَسن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

قتل علمدارؑ سے آپ کی ٹوٹی کمر
پنجوں پہ چلتے ہوئے میں نے کیا ہے سفر
آپ کو صدموں کی اور مجھ کو سفر کی تھکن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

دونوں پر پردیس میں کیسی مُصیبت پڑی
مجھ سے پِدر چھِن گیا آپ سے بیٹی چھِنی
آپ غریب میں بھی غریب الوطن الوطن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ ہیں فیضِ رَساں آپ کو میری قسم
مظہر و عرفاں پر کیجئے اپنا کرم
ایک سفیرِ عزا ایک سفیرِ سُخن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہچکیاں لیتے تھے علی اکبرؑ اُم لیلیٰؑ یہ بین کرتی تھیں
پوشاک اُڑھالوں کے میں ارمان نکالوں
اے موت ٹھہر جا اے موت ٹھہر جا
میں اپنے جواں لعل کو دُولہا تو بنالوں

☆☆☆☆☆

اٹھارہ برس پھولوں کی طرح جسے پالا
جاتا ہے مجھے چھوڑ کے وہ گیسوؤں والا
اب تو ہی بتا کیسے میں اِس دل کو سنبھالوں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیکھے تھے بہت خواب مگر خاک ہوئے سب
اِس بیٹے کے سہرے کی دُعا کرتی تھی زینبؑ
دُولہا نہ سہی میں اِسے دُولہا سا بنالوں

☆☆☆☆☆

ہر شام جسے لگتی ہے اَب شام غریباں
جو کہتی تھی اکبرؑ کی دُلہن لاؤں گی اَماں
اُس فاطمہ صغراؑ کو مدینے سے بلالوں

☆☆☆☆☆

خیمے سے ذرا دُور کھڑے روتے ہیں سرورؑ
اِک ہاتھ کلیجے پہ ہے اِک ہاتھ کمر پر
میں خود کو سنبھالوں کہ شہؑ دیں کو سنبھالوں

☆☆☆☆☆

یہ کس کی نظر کھا گئی اس نورِ نظر کو
ویراں کئے جاتے ہیں اکبرؑ میرے گھر کو
جی کرتا ہے اِس چاند کو دُنیا سے چھپالوں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

زینبؑ کے لبوں پر ہے ھائے مقدّر
کیا سہرا چڑھاؤں میں تیری لاش پہ اکبرؑ
اور خود کو تیری لاش کے صدقہ بھی اُتاروں

☆☆☆☆☆

مہندی نہ لگی ہاتھوں میں ہے خون بدن کا
پوشاکِ شاھانی کو مِلا نام کفن کا
اِس لاش پہ اُٹھارویں منّت تو بڑھالوں

☆☆☆☆☆

تقدیر کسی ماں کو یہ منظر نہ دِکھائے
میت پہ جواں لعل کے وہ اَشک بہائے
جی بھر کے اُسے دیکھ لوں اور اَشک بہالوں

☆☆☆☆☆

فریاد ذرا سُن لے سکینہؑ کی زبانی
مرجاؤں گی بچھڑا جو میرا یوسفِ ثانی
بھیا میرے ناراض ہیں میں اِن کو منالوں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ماں روتی رہی مظہرؔ و عرفاںؔ تڑپ کر
اور آخری ہچکی میں سفر کر گئے اکبرؑ
ماں کہتی رہی میں اِسے دولہا تو بنالوں

☆☆☆☆☆

نوحہ

تنجھو ماتم مولاؑ سائیں آھی مومن جی پہچان
تنجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

نبینؑ جی عبادت آ ماتم مومن کی شفاعت آ ماتم
کریں قنبرؑ ای سلمان تنجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

تو آیوں ہویں ابنِ حیدرؑ سھون جاگیر علی اکبرؑ
مومن جی وَدھائے شان تنجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دن رات بھی ماتم کرتے ہیں اور چاند ستارے بھی روتے ہیں
برپا تھا سرِ زندان تجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

جب یاد آئے پھٹتا ہے جگر وہ شامِ غریباں کا منظر
کرتے تھے حرم یک جاں تجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

لاشے پہ تیرے سب روتے تھے برپا مقتل میں کرتے تھے
وہ تیر و تبر پیکاں تجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

غازیؑ کے لہو میں ڈوبا علم اور زیرِ علم سب اہلِ حرم
کرتے تھے بپا ہر آن تجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

جب نوحہ لکھے مظہرؔ کا قلم کرتا ہے بپا تیرا ماتم
پھر کیوں نہ کرے عرفانؔ تجھو ماتم مولاؑ سائیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

جب مدینے سے چلا قافلہ کرب و بلا
تھا صغراؑ کے لبوں پر یہ نوحہ
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا
اپنے ہمراہ سوئے کرب و بلا

☆☆☆☆☆

آپ کی یاد میں رو رو کے میں مرجاؤں گی
بابا اکبرؑ کی قسم چین نہیں پاؤں گی
میری سانسوں کا بھروسہ نہ رہا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

قافلے والوں کو پانی بھی پلاؤں گی میں
اپنی آغوش میں اصغرؑ کو سلاؤنگی میں
بابا یہ آپ سے وعدہ ہے میرا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے کانوں میں جو آواز اَذاں آئے گی
میرے اکبرؑ کی مجھے یاد بہت آئے گی
بھائی کی یاد نہ بن جائے قضا
لے چلو بابا مُجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

کیسے اکبرؑ کے بِنا عید گذاروں گی میں
کبھی تم کو کبھی عموں کو پکاروں گی میں
جب کوئی پاس نہ ہوگا بابا
لے چلو بابا مُجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

دھوپ اور گرم ہوا ہوگی سفر میں دیکھو
اپنے آنچل میں چُھپالوں گی علی اصغرؑ کو
یوں نہ اصغرؑ کو کرو مُجھ سے جُدا
لے چلو بابا مُجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خواب اکبرؑ کی عُروسی کے بہت دیکھے تھے
خاک ہو جائیں گے بابا سب اَرمان میرے
دِل یہی سوچ کے روتا ہے میرا
لے چلو بابا مُجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

چاچا عباسؑ سکینہؑ و پھوپھی زینبؑ سے
آخری بار مِلا دو مُجھے بابا سب سے
پھر یہ بیمار نہیں دے گی صدا
لے چلو بابا مجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

بھیا عابدؑ کو دوا روز پِلاؤنگی میں
اُن کی راہوں میں نگاہوں کو بِچھاؤنگی میں
تم کنیزوں کی طرح بحر خُدا
لے چلو بابا مُجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اچھا محمل میں مُجھے تم نہ بٹھانا بابا
تم مجھے راہ میں پیدل ہی چلانا بابا
نہ کروں گی میں شکایت نہ گِلا
لے چلو بابا مُجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

میں نے مانا کہ نہیں نام میرا محضر میں
بابا اِتنا تو بتا دو کہ اَکیلے گھر میں
زندہ رہ پائے گی صغرأ تنہا
لے چلو بابا مُجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

جب کبھی ہو کے مدینہ سے ہوا آتی ہے
آج بھی منظؔہر و عرفاؔن یہ صدا آتی ہے
اپنے ہمراہ سوئے کرب و بلا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا

کچھ تو بولو آنکھیں کھولو اصغرؑ بہن بلاتی ہے

کوزہ لے کر ہاتھوں میں وہ تُجھ کو ڈُھونڈنے جاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی جب آیا پیاسوں نے اَے لعل کلیجہ تھام لیا

تیری ہمشیر سکینہؑ نے یہ کہہ کر تیرا نام لیا

آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا

اے میری جان رن سے آؤ اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی میں تیرا چہرہ اُسکو آتا ہے نظر وہ روتی ہے

پھیلائے عَبا کے دامن کو ہمشیر فغاں یہ کرتی ہے

آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا

میں پریشان ہوں صدا دو اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پانی نہ مِلا اے لعل تجھے اور تیر سے تیری پیاس بُجھی
معصوم سکینہؑ ہاتھوں میں مشکیزہ لے کر کہتی تھی
آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا
میرے پیاسے پانی پی لو اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی اور مشک میرے بچے منسوب ہوئے دونوں تجھ سے
کہتی ہے بہن وہ تشنہ دَھن سوتا ہے خفا ہوکر مُجھ سے
آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا
کیوں خفا ہو کچھ تو بتاؤ اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی بن کر یہ خونِ جگر آنکھوں سے تیری فُرقت میں بہا
دُوری میں تیری مرجاؤنگی رو رو کے بہن دیتی ہے صدا
آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا
لوٹ آؤ لوٹ آؤ اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پانی پہ نظر جب جاتی ہے بس پیاس تیری یاد آتی ہے
تلوار کی طرح یاد تیری دِل ٹکڑے میرے کر جاتی ہے
آ اصغرؑ آ جا آ اصغرؑ آ جا
آ بھی جاؤ آ بھی جاؤ اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی کی جگہ تُربت کو تیری اَشکوں سے بھگویا بابا نے
پھولوں کی رِدا جب مل نہ سکی نوحہ یہ کیا اُس دُکھیا نے
آ اصغرؑ آ جا آ اصغرؑ آ جا
نہ سکینہؑ کو رُلاؤ اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی پانی کی ایک صدا دیتے تھے سبھی پر تُم تو نہیں
آب پانی مِلا اَطفال میرے پی لیں گے سبھی پر تُم تو نہیں
آ اصغرؑ آ جا آ اصغرؑ آ جا
اس لئے تو دیکھو تُم کو اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پانی جو پیو اَے اہلِ عزاؑ پیاسوں کی مُصیبت یاد کرو
عرفانؔ اور مظہرؔ دُنیا کو اور اصغرؑ کو پیغام یہ دو

آ اصغرؑ آجا آ اصغرؑ آجا
قیدخانے میں بھی دیکھو اصغرؑ بہن بلاتی ہے

نوحہ

ایٔ شامِ غریباں ایٔ شامِ غریباں
لاشوں سے بھرا دَشت ہے جلتے ہوئے خیمے
ہیں جلتی ہوئی ریت پہ سہمے ہوئے بچے
بر ریگ تپاں گریۂ اطفالِ پریشاں
ایٔ شامِ غریباں ایٔ شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

وہ دیکھ میرے شیر کا لاشہ ہے لبِ جُو
ہاں ڈھونڈ کے لادے مُجھے عباسؑ کے بازو
آں لاشۂ عباسؑ برسرِ ساحلِ ویراں
ایٔ شامِ غریباں ایٔ شامِ غریباں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نازوں سے پلے غُنچہ دَھن گیسوؤں والے
لوٹا دے میرے گھر کو میرے گھر کے اُجالے
صد حیف کہ شُد خانۂ من تیرہ و ویراں
ای ئَ شامِ غریباں ای ئَ شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

جا ڈھونڈ اگر ڈھونڈ سکیں تیری نِگاہیں
دو چاند میرے ڈوب گئے اس دشتِ بَلا میں
از عونؑ و محمدؑ شُدہ خالی چمنستاں
ای ئَ شامِ غریباں ای ئَ شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

پہنچا دے لبِ نہر سکینہؑ کی صدا کو
بابا کو بلاتی ہے کبھی اپنے چچا کو
آوازِ سکینہؑ بے رَساں برسرِ ساحلِ ویراں
ای ئَ شامِ غریباں ای ئَ شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک تیر نے چھیدا ہے ذرا دیکھ یہاں پر
اصغرؑ کا گلا بھائی کا بازو دلِ مادر
پامال شُد از تیرِ سِتم اصغرِؑ ناداں
ای شامِ غریباں ای شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

مقتولِ جفا تین شب و روز کا پیاسا
محروم کفن سے ہے محمدؐ کا نواسہ
بے گور و کفن سبطِ نبیؐ برسرِ میداں
ای شامِ غریباں ای شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

ہر قلب تڑپنے لگا ہر آنکھ ہوئی نم
پیاسوں کی مصیبت پہ بپا ہوگیا ماتم
ایں نوحہ مظہرؔ چوں شُنید از لب عرفاں
ای شام غریباں ای شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

جب کاروانِ کرب و بلا لوٹ کے آیا
کلثومؑ نے محمل کے جو پردے کو ہٹایا
دِل تھام کے یہ قافلے والوں کو بتایا
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو
فرشِ عزا شبیرؑ کے ماتم کا بچھاؤ

☆☆☆☆☆

جِس شیر کے شانوں پہ تمہیں ناز تھا ہر دَم
بچوں کے لئے آس تھا جِس شیر کا پرچم
پرچم میرے عباسؑ کا اِس بن میں سجاؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

آواز دے کر دشت میں بابا کو بُلاؤ
بھابھی کہاں ہو ماتمِ اکبرؑ کریں آؤ
مجلس کے لئے فاطمہ زہراؑ کو صدا دو
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اُن بے کسوں پہ رونا جنہیں پیاس نے مارا
وہ عونؑ و محمدؑ جنہیں شبیرؑ پہ وارا
اُن بے کسوں کی پیاس بھی اَشکوں سے بُجھاؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

ہم آگئے زنداں سے مگر قید ہے دُختر
عموں کو بلاتی رہی دِن رات جو رو کر
زنداں سے معصوم سکینہؑ کو بُلاؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

سب عورتیں بازارِ جفا میں رہیں پُرنم
بے چادری کے کرب سے کرتی رہیں ماتم
بے حال ہیں سب اِن سے کہو سر کو چُھپاؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے دھوپ کے میداں میں میرا بے زباں اصغرؑ
سائے میں نہیں جاسکی اس درد میں مادر
اک سائباں اب تُربتِ اصغرؑ پہ بناؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

فروا کہاں ہیں اُن سے کہو آج تو پیہم
جی بھر کے کرو قاسمِؑ دِلگیر کا ماتم
اِک رات کے نوشاہ کی دُلہن کو بتا دو
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

سر پیٹ کے روتے ہیں سرِ مرقدِ شبیرؑ
سجادؑ ہیں نوحہ کناں اور زینبؑ دِلگیر
دِل کھول کے رونے دو اُنہیں چپ نہ کراؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مظہؔر درِ مولاؑ مجھے یہ ملا عرفاںؔ
جب کربلا جاؤ تو یہ کہتے رہو ہر آن
فرشِ عزاؔ شبیرؑ کے ماتم کا بچھاؤ
یہ غازی علمدارؑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

اِستغاثہ

فاطمہ زہراؑ فاطمہ زہراؑ یا زہراؑ یا زہراؑ
اے میری بی بیؑ تیرے در پہ اِستغاثہ ہے
تیرا ممنون میری شہزادیؑ یہ جہاں سارا ہے

☆☆☆☆☆

تو ہمیں حفظ و اَماں دے دے
اپنی چادر کا سائباں دے دے
تیری قدرت میں کیا نہیں بی بیؑ
تو جسے چاہے دو جہاں دے دے
اے میری بی بی آنسوؤں نے دُعا مانگی ہے
تیری تسبیح پڑھ کے دِل نے تجھے پُکارا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیرا دربار وہ سخی دَر ہے
ہر فرشتہ جہاں گداگر ہے
تیرے مقروض آسماں والے
تیرا مقروض ہر سِکندر ہے
اے میری بی بیؑ تو سخی ہے تیرے بچے بھی
اِک راہب نہیں گواہی میں یہ جگ سارا ہے

☆☆☆☆☆

قرض مقروض کا ادا کر دے
مُفلسوں کا نصیب وا کر دے
جنکی گودی ہری نہیں بی بیؑ
اُن کو اولاد تو عطا کر دے
اے میری بی بیؑ بس تو ہی مراد دیتی ہے
تیری چوکھٹ درِ الٰہی کا اِستعارا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قلبِ مومن سے غم جُدا کر دے
بس غمِ کربلا عطا کر دے
بے خطا قید میں ہیں جو مومن
معجزے سے اُنہیں رِہا کردے
اے میری بی بیؑ غم کوئی حُسینیوں کو نہ دے
جو حُسینی ہے تیری بابا کو جاں سے پیارا ہے

☆☆☆☆☆

تھے سپاہی حُسینی لشکر کے
زندہ وہ نوجواں ہوئے مر کے
انکے ماں باپ نے کیا ماتم
تیرے اکبرؑ کو یاد کر کر کے
اے میری بی بیؑ دے سزا تو اِنکے قاتل کو
تیرے بچوں کے قاتلوں نے ہی اِنکو مارا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِن شہیدوں کا یہ مقدّر ہے
سائباں اِن کا تیری چادر ہے
اِن کے سینوں پہ اے میری بی بیؑ
داغِ ماتم نشانِ حیدرؑ ہے
اے میری بی بیؑ خُلد میں شہید جب جائے
تیری آواز آئے آنے دو یہ ہمارا ہے

☆☆☆☆☆

فرشِ مجلس یہ اور مُصّلے پر
ہر جواں کہہ رہا ہے رو رو کر
ہم رہیں نہ رہیں مگر بی بیؑ
تا قیامت رہے غمِ سرورؑ
اے میری بی بیؑ تیرے بچوں کا غم مناتے ہیں
اپنی اولاد سے بڑھ کے غم یہ پیارا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مجلسِ غم میں اَشک برسانے
آسکیں یا نہیں خدا جانے
کیا بھروسہ ہماری سانسوں کا
اب کہاں ہم کہاں عزاخانے
اے میری بی بیؑ اشکِ غم تیری اَمانت ہے
تیری اولاد کے ہی غم نے ہمیں سنوارا ہے

☆☆☆☆☆

تجھ کو اُمت نے یوں ستایا ہے
مرگِ مُحسن پہ بھی رُلایا ہے
تجھ کو بابا کے بعد اُمت نے
ہائے دربار میں بُلایا ہے
اے میری بی بیؑ کتنے صدمے اُٹھائے ہیں تو نے
جیتے جی تجھکو میری شہزادیؑ غم نے مارا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیرے دِل پر ہیں جو ستم ٹوٹے
زندگی میں جو تو نے غم دیکھے
آسمان و زمین پہ گر ہوتے
مِثلِ شب وہ سیاہ ہو جاتے
اے میری بی بیؑ دیکھ کر تیری مصیبت کو
سارے عالم کا دِل مصائب سے پارہ پارہ ہے

☆☆☆☆☆

ہے یہی مظہؔر عابدی کی دُعا
تیرے بچوں کا غم رہے زندہ
ساتھ عرفاؔن کے رہے جاری
تیرے صدقے میں کاروانِ عزاؔ
اے میری بی بیؑ تیرے دَر پہ سر جُھکاتے ہیں
ہر حُسینی کا تیرے ٹکڑوں پر ہی گذارا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

اک بچی پھول سی جس کا سکینہؑ نام تھا
رو رہی تھی شام کی راہوں میں یہ کر کے بُکا
کرتے تھے تم کتنا پیار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

چل نہیں سکتی سکینہؑ راستے دُشوار ہیں
آبلے ہیں پاؤں میں اور آبلوں میں خار ہے
آنکھ ہے نَم دِل فِگار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

نیل ہیں رُخسار میرے اور گلے میں رَسن
تشنگی بے وارثی لاچارگی اور بے گفن
اِک ہے دِل غم ہزار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ کے سینے پہ بابا چین سے سوتی تھی میں
آپ تڑپتے جو کسی بات پہ روتی تھی میں
روتی ہوں زار و قطار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

بے رِدا آلِ نبیؐ ہے شام کا بازار ہے
ضبط کا یارا نہیں ہے صبر بھی دُشوار ہے
صبر کے پَروردگار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

یاد اِسی بات پہ آتا ہے گھر اکثر مُجھے
آج کنیزی میں بُلاتا ہے سِتمگر مُجھے
کوئی نہیں غم گُسار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کون ہے پُرسانِ حال پیاس بُجھائے گا کون
بالیاں میری سِتم گروں سے دِلائے گا کون
سو گئے سب جانثار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

مِل نہ سکوں گی میں آپ سے اے بابا جاں
آپ کا روضہ بنے گا کربلا کے درمیاں
شام میں میرا مزار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

مظہؔر عابدی بیاں کرتا ہے عرفاؔن سے
آتی ہیں اب بھی صدائیں شام کے زندان سے
کرتے تھے تم کتنا پیار بابا
اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

علمدارؑ علمدارؑ علمدارؑ

روتی ہے زینبؑ ھائے علمدارؑ

پیاسی ہے زینبؑ ھائے علمدارؑ

قیدی ہے زینبؑ ھائے علمدارؑ

☆☆☆☆☆

شام چلی تیری بہن بے رِدا

قافلہ سالار ہے زین العباؑء

چھوڑ کے مقتل میں تجھے بے کفن

جاتی ہوں بازار میرے باوفا

☆☆☆☆☆

قید ہوئیں دیکھ نبی زادیاںؑ

بازوؤں میں باندھی گئی رِیسماں

دیکھ لے زینبؑ کی ذرا بے کسی

کوئی نہیں کوئی نہیں پاسباں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

درد ہے تنہائی ہے فریاد ہے
حشر برپا ہے دلِ ناشاد میں
لے کے چلے ہیں یہ سِتمگر مُجھے
الوِداع اے بھائی تیری یاد میں

☆☆☆☆☆

یاد تیری آئے گی ہر گام پر
قلب کو تڑپائے گی ہر گام پر
تجھ سے جُدا ہو کے یہ تیری بہن
کہتے ہوئے جائے گی ہر گام پر

☆☆☆☆☆

دَرد سے لاچار بہن کیا کرے
میرے علمدارؑ بہن کیا کرے
کوئی نہیں آج میرا دَشت میں
غم سے گرفتار بہن کیا کرے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دِل پہ ہر اِک زخم کو سہتے ہوئے
شام تلک جاؤنگی روتے ہوئے
تیری جدائی میں میرے باوفا
آج سرِ دَشت یہ کہتے ہوئے

☆☆☆☆☆

بعد تیرے دَشت میں چادر چھنی
نوحہ کُناں مجھ پہ ہوئی بے کسی
تیرے بِنا کیسے بھلا جائے گی
شام کے بازار میں بنتِ علیؑ

☆☆☆☆☆

مظہر و عرفانؔ تڑپنے لگے
کرب سے اَوسان تڑپنے لگے
ایسے سِتم دیکھے سرِ کربلا
حاملِ قرآن تڑپنے لگے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

زینبؑ تنہا ہے زینبؑ تنہا ہے

رہ گئی علیؑ کی بیٹی غم اُٹھانے کے لئے

حسینؑ بھی چلے گئے ہیں سر کٹانے کے لئے

☆☆☆☆☆

حسینؑ کی نگاہ باوفا کو ڈھونڈنے لگی

قبر چھ مہینے والے کی بنانے کے لئے

☆☆☆☆☆

جَلا دیئے سبھی چراغ وَشت میں حسینؑ نے

ایک بیٹا رہ گیا ہے شام جانے کے لئے

☆☆☆☆☆

قاسمؑ حزیں کی لاش ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی

ہر طرف سے دشتِ کربلا سجانے کے لئے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لگائیں گے وہ آج آگ خیمۂ حسینؑ میں
آئے تھے جو فاطمہؑ کا گھر جلانے کے لئے

☆☆☆☆☆

ایک بیٹی کو حسینؑ روتا چھوڑ آئے ہیں
ایک بیٹی ساتھ لائے قیدخانے کے لئے

☆☆☆☆☆

سکینہؑ کہہ رہی تھی بابا قید میں بھی آیئے
اپنے سینے پر سکینہؑ کو سُلانے کے لئے

☆☆☆☆☆

بتول زادیوںؑ کے سر سے چادریں بھی چھین لیں
اتنے سارے ظُلم اور اِس گھرانے کے لئے

☆☆☆☆☆

اُڑاؤ خاک اَے ہواؤں بولیں زینبؑ حزیں
بے کفن حسینؑ کو کفن اُڑھانے کے لئے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وفا کا تاج اُن کے واسطے رکھا ہے خُلد میں
ہاتھ جو کٹائیں گے علم اُٹھانے کے لئے

☆☆☆☆☆

نہیں ہے اور کوئی مقصدِ حیات مظہرؔ عابدی
جی رہا ہوں میں تو صرف شام جانے کے لئے

☆☆☆☆☆

نوحہ

ای کربلا ای کربلا ای کربلا
ایں نالہ و شیوں ایں گریہ و زاری
دَر خیمۂ شبیرؑ بپا شُد

☆☆☆☆☆

چار جانب ہیں ستمگر بے خطا آلِ پیمبرؐ
کوئی مقنہ و چادر کوئی بے ہوش زمین پر
شُد زینبؑ گریاں باحالِ پریشاں
از دستِ ستمگر بے رِدا شُد

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جل اُٹھا آگ سے صحرا کہیں ماتم کہیں جُھولا
ہر طرف ایک ہے منظر کہیں ماتم کہیں نوحہ
از آتش سوزاں از نارِ فراواں
پامال سِتم آلِ عباء شُد

☆☆☆☆☆

آیا یہ کیسا محرم بیبیاں روتی ہیں پیہم
خوں برساتی ہیں آنکھیں خون میں ڈوبا ہے پرچم
آمد چوں محرم گِریہ کُناں عالم
خوں آبا فشاں چشمِ عزا شُد

☆☆☆☆☆

ہے کہیں لاشۂ اکبرؑ تو کہیں تُربتِ اصغرؑ
زخم کِس درجہ لگے ہیں بانو کے جگر پر
ہمشکلِ پیمبرؑ لختِ دلِ حیدرؑ
از تیر و سِناں نذرِ قضا شُد

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بنتِ زہراؑ کی دُہائی ساتھ روتی ہے خُدائی
دے گیا داغِ جُدائی ہائے عباسؑ سا بھائی
بیتاب زِ غم ھا شُد ثانی زہراؑ
عباسؑ لبِ نہر فدا شُد

☆☆☆☆☆

ایسے بکھرا کوئی لاشہ جیسے بکھرا ہوا صحرا
خاک پر بیٹھی ہے فروا اور کرتی ہے یہ نوحہ
لختِ دلِ فروا گُم گشتۂ صحرا
پامالِ ستم ماہ لقا شُد

☆☆☆☆☆

ایک طرف پیاسوں کا گریہ ایک طرف روتا ہے دریا
مرثیہ پڑھتی ہیں فِضّہ اور کہتی ہیں زہراؑ
غم تشنہ لباں را دریائے رواں را
ایں تشنۂ لبی قہر و بلا شُد

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہر گھڑی سینے میں غم ہو اُن کے ہاتھوں میں علم ہو
حشر تک زندہ رہیں یہ جو روانی میں قلم ہو
ایں مظہر و عرفاں ایں خامۂ شاداں
گفتار لبِ اہل عزا شُد

☆☆☆☆☆

نوحہ

میرے غریب حسینؑ یاحسینؑ یا حسینؑ
میرے شہید حسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ

☆☆☆☆☆

گود کے پالے مارے گئے سب
تو ہے اکیلا کوئی نہیں اب
بین یہ زہراؑ نے کیئے دشتِ بلا میں

☆☆☆☆☆

عونؑ و محمدؑ قاسمؑ و اصغرؑ
دردِ جُدائی دے گئے اکبرؑ
خون ہے عباسؑ کا زینبؑ کی رِدا میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لاشوں پہ لاشے تو نے اُٹھائے
دِل پہ بدن پہ زخم بھی کھائے
خاک ہے بالوں میں لہو تیری عباء میں

☆☆☆☆☆

چھوڑ گئے سب گود کے پالے
ہو گئے رخصت گھر کے اُجالے
کوئی نہیں لعل تیرا دشتِ بلا میں

☆☆☆☆☆

فخر سے اُونچا سر ہوا میرا
کون ہے ثانی دہر میں تیرا
صبر میں ایثار میں جرأت میں وفا میں

☆☆☆☆☆

ٹوٹ رہی ہے تجھ پہ قیامت
دیکھ رہی ہوں میں تیری غربت
پیاسا رہا گھر بھی لُٹا دشتِ بلا میں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جتنے بھی لاشے بے گور و کفن تھے
سب کو اُڑھادی خاک ہوا نے
خاک تو اب حشر تلک ہوگی ہوا میں

☆☆☆☆☆

لاشِ جواں کی تُو نے اُٹھائی
تربتِ اصغرؑ تُو نے بنائی
سوتا ہے معصومؑ تیرا دشتِ قضا میں

☆☆☆☆☆

چاروں طرف ہے بس یہی نوحہ
ھائے حُسینا ھائے حُسینا
شور ہے فریاد ہے خیموں میں فضا میں

☆☆☆☆☆

ایک ہے عرفاںؔ ایک ہے مظہرؔ
دونوں ہی تیرے در کے ہیں نوکر
دونوں کا دِل رہتا ہے بس کرب و بلا میں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

اے ذوالجناح اے ذوالجناح
رہوار کے سُموں سے لپٹ کر
کرتی تھی بین بالی سکینہؑ
اے ذوالجناح اے ذوالجناح
رن میں نہ بابا کو لے کے جا

☆☆☆☆☆

کیا تجھے معلوم نہیں دشت ہے کیسا
جو بھی گیا رَن میں پلٹ کر نہیں آیا
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

ایک قدم تو نے بڑھایا جو یہاں سے
بالی سکینہؑ بھی گذر جائے گی جاں سے
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتنے نئے زخم مجھے دیں گے سِتمگار
باپ کا سایہ جو اُٹھا اسپِ وفادار
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

دیکھ ذرا کوئی مرے پاس نہیں ہے
تجھکو یتیمی کا بھی احساس نہیں ہے
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

مُجھ سے بچھڑ جائے گا جب باپ کا سینہ
خاک پہ سوئے گی بھلا کیسے سکینہؑ
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

درد جدائی بھی سہوں تشنہ لبی بھی
میں تیرا احسان نہ بھولونگی کبھی بھی
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

نوحہ یہ عرفاںؔ بیاں کرتا ہے مظہرؔ
شاہؑ سوئے دشت چلے کہتی تھی مُضطر
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکینہؑ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

جُھولا جُھلاؤں لوری سُناؤں آمیرے اصغرؑ
آمیرے اصغرؑ آمیرے اصغرؑ آمیرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

تیری جُدائی مار گئی ہے
ماں کی اُمیدیں ٹوٹ گئی ہیں
تجھکو جو پاؤں دِل سے لگاؤں آمیرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

کیسے سہوں میں زخم جُدائی
تیر سے تو نے پیاس بُجھائی
اَشک پلاؤں پیاس بُجھاؤں آمیرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

مِل بھی گیا گر پانی میری جاں
کیسے پیئے گی بالی سکینہؑ
پانی جو پاؤں تجھکو پلاؤں آمیرے اصغرؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو ہی بتا اے میرے گُلِ تر
ڈھونڈے کہاں یہ مادرِ مُضطر
میداں میں آؤں دریا پہ جاؤں آ میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

کوئی خوشی اب راس نہیں ہے
لختِ جگر جو پاس نہیں ہے
پانی پلاؤں نیر بہاؤں آ میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

سائے میں کیسے جائے گی مادر
تیری لحد ہے دھوپ میں اصغرؑ
سائے میں جاؤں مر نہ جاؤں آ میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

کوئی خوشی کا دن بھی نہ آیا
لعل میرے تو خوں میں نہایا
خیمہ سجاؤں منّت بڑھاؤں آ میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آجا میری آغوش میں اصغرؑ
جلتی زمین کا چھوڑ کے بستر
آنچل بچھاؤں اِس پہ سلاؤں آ میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

کیسے کہیں عرفانؔ و مظہرؔ
نوحہ یہی تھا ماں کے لبوں پر
جُھولا جُھلاؤں لوری سناؤں آ میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

نوحہ

آؤ اکبرؑ آؤ میرے اکبرؑ آؤ
مادر کے گلے لگ جاؤ

☆☆☆☆☆

اے لعل ذرا آنکھیں کھولو
ماں تم پہ فدا کچھ تو بولو
یوں ماں کو نہیں تڑپاؤ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوچا تھا میں دُلہن لاؤنگی
پوشاک نئی بنواؤنگی
آجاؤ سہرا بندھواؤ

☆☆☆☆☆

دِل میرا ہوا پامال سُنو
کچھ اپنی ماں کا حال سُنو
کچھ اپنا حال سناؤ

☆☆☆☆☆

ماں بن کے تجھے پالا جس نے
وہ لاش تیری کیسے دیکھے
زینبؑ کو نہیں تڑپاؤ

☆☆☆☆☆

بیٹے جو جواں ہو جاتے ہیں
ماں باپ کے غم مِٹ جاتے ہیں
تم میرا درد بٹاؤ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صغراؑ نے لکھا خط رو رو کر
کیا بھول گئے وعدہ اکبرؑ
صغراؑ کا وعدہ نبھاؤ

☆☆☆☆☆

کہتی ہے سکینہؑ رو رو کر
کیا بھول گئے بھیا اکبرؑ
نہ اور اُسے رُلواؤ

☆☆☆☆☆

اَرماں میں پورا کر نہ سکی
تم جی نہ سکے میں مر نہ سکی
اِس دل کی دُعا لے جاؤ

☆☆☆☆☆

دینا ہے اگر ماں کو پُرسہ
عرفاںؔ اور مظہرؔ یہ نوحہ
اُمِ لیلیٰؑ کو سُناؤ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

آلِ نبیؐ کا قافلہ جب شام کو چلا
کہنے لگی حسینؑ سے ہمشیر الوداع
آنے لگی لاشۂ بے سر سے یہ صدا
یہ قافلہ لے جا زینبؑ قافلہ لے جا
میں نے بسائی کربلا تُو شام کو بسا

☆☆☆☆☆

کچھ غم نہ کر جو راہ میں سہنی ہیں سختیاں
سجادؑ میرا قافلے کا ہوگا ساربان
نیزے پہ تیرے ساتھ ہی جائے گا سر میرا

☆☆☆☆☆

شیریں کا گھر بھی راہ میں آئے گا اَے بہن
تجھ کو اگر پہچان نہ پائے وہ پُرمحن
کہنا کہ پورا ہوگیا وعدہ اے غم زدہ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اے زینبؑ تیری راہ میں آئے گا اِک مقام
حاکم وہاں بلائے گا لے لے کے سب کا نام
کرنا وہاں بھی صبر تو کرنا نہ بد دُعا

☆☆☆☆☆

اِک ایسی بستی آئے گی کچھ پہلے شام سے
تقسیم ہونگی چادریں راہب کے نام سے
پھر چھین لیں گے چادریں آ کر وہ اشقیا

☆☆☆☆☆

جا زینبؑ جا آباد کر زندانِ شام کو
زینبؑ سُلا دینا وہیں اُس تشنہ کام کو
جس کے گوہر بھی چھِن گئے دامن بھی ہے جلا

☆☆☆☆☆

شہزادیؑ میری شام سے آئی جو کربلا
کرتی تھی اپنے بھائی کی مرقد پہ یہ بُکا
زنداں بسا کے آگئی تم نہ جو یہ کہا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دَربار زینبؑ میں دُعا ہے مظہرِ عابدی
روضے پہ ہم جو جائیں تو آئے یہ حُکم بھی
عرفانِ حیدر آج پھر نوحہ وہ تو سُنا

☆☆☆☆☆

نوحہ

سکینہؑ اُٹھو میری جاں اُٹھو
رہائی ملی چلو گھر چلیں
یہ کرتی تھی ماں لحد پر بُکا
میری لاڈلی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

یہاں سے چلو چلیں کربلا
وہیں پر تمہیں ملیں گے چچا
سِتم جو ہوئے بتانا اُنہیں
دِکھانا اُنہیں یہ کُرتا جلا
چچا جاں کو دِکھانا ذرا
رِدا خوں بھری چلو گھر چلیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بتانا اُنہیں سبھی سختیاں
ملیں کسقدر مجھے گھُڑکیاں
ہماری رِدا لُٹی کس طرح
چھِنی کس طرِح تیری بالیاں
بتانا اُنہیں بجھی کس طرح
تیری تشنگی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

پِدر سے مِلو تو دل جوئی ہو
بتانا اُنہیں بہت روئی ہو
قسم لو اگر تمہارے بِنا
سکینہؑ کبھی کہیں سوئی ہو
لحد باپ کی ملے جب تُجھے
تو کہنا یہی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لبِ علقمہ تو کرنا فغاں
تیری موج ہے ابھی تک رواں
میری پیاس پر ہوئے تھے فِدا
چچا کہ میرے ہیں بازو کہاں
کہاں مشک کہاں ہے علم
کہاں ہے جَری چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

نہ اب غم کوئی نہ اُفتاد ہے
وہ زَنجیر سے اب آزاد ہے
پھوپھی بھی تیری تیرے ساتھ ہے
تیرے ساتھ ہی وہ سجادؑ ہے
میری غم زدہ شب غم کٹی
سحر ہو چکی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لبوں پہ تیرے یہی بات تھی
وطن جائیں گے کبھی ہم پھوپھی
تُجھے شمر کا نہیں خوف اب
ستائیں گے نہ تجھے اب شقی
نکل قید سے شروع ہم کریں
نئی زندگی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

غریبوں کا یہ لُٹا قافلہ
وِداع ہو کے جب وطن جائے گا
تجھے پائے گی جو بہنا تیری
تو بیمار کو ملے گی دوا
گلے مل کے پھر بہت روئے گی
وہ بہنا تیری چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مزارِ نبیؐ لرز جائے گا
بہن جب تیری کرے گی بُکا
کہاں ہیں چچا کہاں ہیں پِدر
بتا ہے کہاں برادر میرا
سُنانے اسے یہ روداد غم
یہی بے بسی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

گیا مرقد سکینہؑ پہ گر
کرے گا وہاں یہ مظہرؔ بیاں
عطا عمر کر اِسے دائمی
یہ عرفاںؔ ہے تیرا نوحہ خواں
وہاں جا کے پھر کہے گا نہیں
میرا دِل کبھی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

اِس سے پہلے کہ مجھے موت آ جائے
میرے بھیا علی اکبرؑ
اِک بار وطن لوٹ کہ آ جا
صغراؑ کی قسم ہے تجھے اکبرؑ
اِک بار وطن لوٹ کہ آ جا
کیا تجھکو گوارہ ہے کہ مرجاؤں تڑپ کر
اِک بار وطن لوٹ کے آ جا

☆☆☆☆☆

آ جا کہ میں تیری چاند سی صورت کی بلاؤں
دُولہا نہ سہی میں تجھے دُولہا سا بناؤں
دِل میں ہیں جو اَرمان نِکالے تیری خواہر

☆☆☆☆☆

بھابھی کے لئے میں نے جو پوشاک بنائی
روتی ہوں اُسے دیکھ کے دیتی ہوں دُھائی
ہے شام و سحر ایک صدا میرے لبوں پر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا تجھکو میری یاد ستاتی نہیں بھیا
میں تو تجھے اِک پل بھی بُھلاتی نہیں بھیا
کیوں بُھول گیا تو مُجھے پردیس میں آ کر

☆☆☆☆☆

کانوں میں جو آوازِ اذاں آتی ہے بھیا
تصویر تیری دِل میں اُتر جاتی ہے بھیا
یادوں سے ہے آباد تیرے بعد میرا گھر

☆☆☆☆☆

روتے ہوئے ہر عید گزاری میرے بھیا
آتی ہے مجھے یاد تمہاری میرے بھیا
روتی ہوں یہ کہہ کر علی اکبرؑ علی اکبرؑ

☆☆☆☆☆

بیمار تڑپتی ہے دوا کوئی نہیں ہے
اِس گھر میں اُداسی کے سوا کوئی نہیں ہے
تکتی ہوں بڑی یاس سے دیوار کبھی در

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رُخ کرکے سوئے کرب و بلا روتی ہوں بھائی
ملنے کی شب و روز دُعا کرتی ہوں بھائی
ناناؐ کی زیارت کو ترستی ہوں برادر

☆☆☆☆☆

تم بن جیوں یہ کوئی آسان نہیں ہے
ہو بیاہ تیرا پھر کوئی اَرمان نہیں ہے
ہوگا یہ تیرا آخری اَحسان بہن پر

☆☆☆☆☆

آئی یہ صدا عرش سے اے فاطمہ صغراؑ
کیوں آس لگائے ہوئے بیٹھی ہے تو دُکھیا
پیغام تیرا کون سُنائے اُسے جاکر

☆☆☆☆☆

عرفانؔ جو فریاد تھی صغراؑ کے لبوں پر
اَشکوں کی سیاہی سے رقم کرتا ہے مظہرؔ
کہتی رہی بیمار مدینے میں تڑپ کر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

نانا نیند نہ آندی کروں رو رو دُعا واں
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

ہیں منتظر نگاہیں بیٹھی ہوں راہ پر
دیتی ہوں صدائیں بیٹھی ہوں راہ پر
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

نانا میرے برادر کیوں چھوڑ کر گئے
بیمار کو رُلا کر کیوں چھوڑ کر گئے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

قاسمؑ کو یاد کرکے روتی ہوں رات دِن
آنکھوں میں اَشک بھر کے روتی ہوں رات دِن
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ترسی ہوئی ہیں آنکھیں اصغرؑ تیرے لئے
جھولا بنی ہیں باہیں اصغرؑ تیرے لئے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

لینے نہ مجھ کو آئے ناراضؑ کیوں ہوئے
بابا بھی گھر نہ آئے ناراض کیوں ہوئے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

وہ عونؑ اور جعفرؑ کیوں لوٹ تے نہیں
نانا میرے برادر کیوں لوٹ تے نہیں
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

حُجروں میں سب کے جاکر کرتی ہوں یاد میں
اکبرؑ کو جا کے در پر کرتی ہوں یاد میں
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کس کو گلے لگاؤں اب کون پاس ہے
کیوں روز در پہ جاؤں کیا مجھ کو آس ہے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

مظہؔر میرا یہ نوحہ عرفاںؔ کیا سُنائے
فریاد رہ گئی بس صغراؑ کے لب پر ہائے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

نوحہ

ھائے عباسؑ اُٹھو ہائے عباسؑ اُٹھو
اُٹھو عباسؑ بہن واقفِ بازار نہیں
اِک بھتیجے کے سِوا کوئی مددگار نہیں

☆☆☆☆☆

شام جانا ہے رِدا سر پہ نہیں ہے بھیا
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
دِل غم زدہ کرے یہ بُکا بہن کا نہیں کوئی آسرا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گھر سے نکلی تھی تو محمل میں بٹھایا تُو نے
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
سفر دوسرا شروع ہے میرا چلی چھوڑ کے بہن کربلا

☆☆☆☆☆

ٹیں نے یثرب کی گلیاں نہ کبھی دیکھی تھیں
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
بہن کیا کرے ملیں گے مجھے نئے لوگ نئے راستے

☆☆☆☆☆

ماں کی طرح سے ٹیں بازارِ سِتم جاؤں گی
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
بتاؤ ذرا میرے باوفا غریب الوطن کرے کیا بھلا

☆☆☆☆☆

سامنا کیسے میں شیریں کا کروں گی سوچو
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
کروں میں فغاں بندھی رِیسماں قید ہوئیں نبی زادیاںؐ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا گوارہ ہے کہ سب دیکھیں کُھلے سر مجھ کو
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
دُعا دو مجھے سِکھا دو مجھے چلوں کس طرح بتا دو مجھے

☆☆☆☆☆

شمر مارے گا سکینہؑ کو بہن روئے گی
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
کریں گے سِتم لعیں ہر قدم تمہیں ہر قدم بلائیں گے ہم

☆☆☆☆☆

کیسے جائے گی نبی زادیؑ سِتم گاروں میں
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
کرے گی بہن ہر جگہ کوئی تو مجھے اُڑھادے رِدا

☆☆☆☆☆

اب بھی عرفانؔ یہ مقتل سے صدا آتی ہے
ھائے عباسؑ اُٹھو ھائے عباسؑ اُٹھو
کرے دِل فغاں لکھوں کیا بیاں ہے مظہرؔ یہی غموں کی اذاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

کربلا کی یہ صدا ہے لاالٰہ اِلااللہ
ابتدا ہے انتہا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

چھن گئی زینبؑ کی چادر لُٹ گیا زہراؑ کا گھر
تب کہیں جا کر بچا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

اِس کی خاطر ہو گئے عباسؑ کے بازو قلم
اِس طرح لِکھا گیا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

ریگ زارِ کربلا پر چھ مہینے کا علیؑ
تیر کھا کر کہہ رہا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

دین احمدؐ کا مورّخ ہے حسین ابن علیؑ
جس نے خوں سے لکھ دیا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حافظِ قرآں ہونا بعد میں اہلِ جہاں
پہلے یہ سمجھو کہ کیا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

یہ حسینؑ ابن علیؑ کے خون کی تاثیر ہے
ہر مسلمان پڑھ رہا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

دین اور مہرِ نبوت سجدۂ شبیرؑ ہے
نقش دِل پر ہو گیا ہے لاالٰہ اِلااللہ
چادرِ تطہیر کہتی تھی سِناں کی نوک پر
میری زینبؑ کی رِدا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

بات یہ عرفانؔ و مظہرؔ یک زباں ہوکر کہیں
شہؑ کے ماتم کی صدا ہے لاالٰہ اِلااللہ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

پردیسی مسافر کی پُر درد کہانی ہے
کچھ سہمے ہوئے بچے بہتا ہوا پانی ہے

☆☆☆☆☆

اے کرب و بلا تیرے دامن میں چھپا کیا کیا
بچپن علی اصغرؑ کا اکبرؑ کی جوانی ہے

☆☆☆☆☆

تابوت علم جھولا پانی کی سبیلیں بھی
جس سمت نظر جائے پیاسوں کی نشانی ہے

☆☆☆☆☆

منسوب علم سے جو اک مشکِ سکینہؑ ہے
عمو سے بھتیجی کی اُلفت کی نشانی ہے

☆☆☆☆☆

شبیرؑ یہ کہتے تھے میں کیسے اِجازت دُوں
اے قاسمؑ تو میرے بھائی کی نشانی ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ لاشۂ اکبرؑ پر لیلیٰؑ نے کہا رو کر
کیوں خون میں تر تیری پوشاکِ شاہانی ہے

☆☆☆☆☆

دیتے تھے صدا سرورؑ عباسؑ چلے آؤ
میت علی اکبرؑ کی اب مجھ کو اُٹھانی ہے

☆☆☆☆☆

شہؑ بولے بہن زینبؑ زنداں سے رِہا ہوکر
رُو دادِ سِتم جاکر آماں کو سُنانی ہے

☆☆☆☆☆

روتا ہے فلک اَب تک شبیرؑ تیرے غم میں
دُنیا یہ سمجھتی ہے برسات کا پانی ہے

☆☆☆☆☆

اے میرے خدا تجھ سے ہر وقت دُعا یہ ہے
مولاؑ کی صفِ ماتم ہر گھر میں بچھانی ہے

☆☆☆☆☆

شبیرؑ کے روضے پر مظہرؔ کا پڑھوں نوحہ
عرفان میری ماں نے منت یہی مانی ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

سُلا کے قبر میں بے شیر کو حسینؑ غریب
ہر اِک شہید کے لاشے پہ آئے روتے ہوئے
لبِ حسینؑ سے سوئے فلک گئی یہ صدا
اِک قافلہ لایا تھا میں

☆☆☆☆☆

اُس قافلے میں تھا علی اکبرؑ سا اِک بیٹا جواں
عباسؑ جیسا بھائی تھا معصوم اصغرؑ بے زباں
کچھ بیبیاں تھیں ساتھ میں محضر میں جن کا نام تھا

☆☆☆☆☆

یہ قافلہ کیسے لُٹا یہ سوچ کے میں رو دیا
پالا تھا جنکو ناز سے کرب و بلا میں کھو دیا
اِن سب کے لاشے سامنے تھے اور ہونٹوں پر بُکا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کڑیل جواں کی لاش ہاتھوں پر اُٹھائی ہے ابھی
اِک بے زباں کی قبر میں نے بنائی ہے ابھی
سامان میرے قتل کا کرتے ہیں اب یہ اشقیا

☆☆☆☆☆

پیاسے میرے اَطفال ہیں بہتا ہے دریا سامنے
اِک بے وطن کو دَشت میں لوٹا ہے فوجِ شام نے
روتی ہے میرے چاہنے والوں کی لاشوں پر قضا

☆☆☆☆☆

قسمت میری لے کر مجھے کرب و بلا تک آگئی
اب بڑھتے بڑھتے بات زینبؑ کی رِدا تک آگئی
کچھ دیر میں خنجر لعیں کا حلق پر چل جائیگا

☆☆☆☆☆

اور بعد میرے خیمۂ سادات بھی جل جائیگا
کیا یوں کوئی پردیس میں آ کر لُٹا ہے قافلہ
ہوجاؤں گا قتل میں چِھن جائیگی اُس کی رِدا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب قتل میں ہو جاؤں گا شامِ غریباں آئے گی
سیدانیوں کے قلب پہ تازہ قیامت لائے گی
اُس وقت اُٹھے گی میری لاشِ بُریدہ سے صدا

☆☆☆☆☆

لاشے سبھی رہ جائیں گے جلتی زمیں پر بے کفن
قیدی بنے گی مصطفےٰؐ کی آل پابندِ رَسن
راہوں میں روتا جائے گا بیمار یہ کر کے بُکا

☆☆☆☆☆

رہ جائیگی بالی سکینہؑ کی فغاں زندان میں
قیدی رہیں گی سال بھر سیدانیاں زندان میں
سجادؑ میرا قید سے جائیگا یہ کہتا ہوا

☆☆☆☆☆

عرفانؔ حیدر ہوگئیں اَشکوں سے آنکھیں نَم میری
ایسے مصائب شاہ کے لکھتا ہے مظہرؔ عابدی
بس ایک مصرعے میں سمٹ کر آگئی ہے کربلا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

آجاؤ علی اصغرؑ آجاؤ علی اصغرؑ آجاؤ علی اصغرؑ
ماں جھولا جھلائے ماں لوری سنائے
راتوں کو اُٹھ کر لوری سنائے

☆☆☆☆☆

اے پھول سے سپاہی تجھ کو سلام میرا
تو نے کیا ہے اونچا دنیا میں نام میرا
آجا تجھے ماں سینے سے لگائے

☆☆☆☆☆

عموں ہیں پاس میرے باباؑ ہیں اور اکبرؑ
ڈرنا نہ ظالموں سے اے بے زباں اصغرؑ
ماں کو بلانا جب نیند نہ آئے

☆☆☆☆☆

ماں تیری تشنگی پر قربان میرے جانی
کیوں بہہ رہا ہے دریا تجھ کو ملا نہ پانی
آجا کہ مادر پانی پلائے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو چاند میرے گھر کا دُنیا سے جانے والے
تو کیا گیا ہے گھر سے رُخصت ہوئے اُجالے
تاریکیوں کے بادل سے ہیں چھائے

☆☆☆☆☆

اولاد کا بچھڑنا سب سے بڑا ہے صدمہ
اُجڑی ہے مانگ میری دِل رو رہا ہے میرا
یہ آگ دِل کی ماں کیسے بُجھائے

☆☆☆☆☆

مادر کے سامنے جب پانی کا جام آئے
بے ساختہ لبوں پر تیرا ہی نام آئے
پانی میں تیرا چہرہ نظر آئے

☆☆☆☆☆

دِل سے نکل رہی ہیں اب یہ دُعائیں ہر پل
ماں بن کے تجھ کو یہ سَر زمینِ مقتل
ڈرتی ہوں لیکن تو خوف نہ کھائے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سُنتی ہوں رو دیا تھا تجھ پر سِتم کا لشکر
تو مسکرا رہا تھا جس وقت تیر کھا کر
کیسے ماں تجھے دِل سے بُھلائے

☆☆☆☆☆

فریاد اک ماں کی قرطاس پہ جو آئے
مظہر وہ آنسوؤں کی برسات کر کے جائے
فرشِ عزا پر عرفاں سنائے

☆☆☆☆☆

نوحہ

بچھا کر فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو
علم سجاؤ کسی بے رِدا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

سیاہ کپڑے بدن پہ ہوں صرف اِسی غم میں
رُکیں نہ آنکھ سے آنسو کبھی محرم میں
لباسِ حضرت زین العباؑ کو یاد کرو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گلے میں شالِ عزا اور ہاتھ سینوں پر
علم اُٹھا کے چلو یوں دہکتے شعلوں پر
جو بے کسوں پہ ہوئی اُس جفا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

جُھلاوٴ جُھولا کسی بے زَباں کو جب بھی
تو یاد کرنا ذرا بے کسی وہ بانوؑ کی
کبھی ربابؑ کی آہ و بُکا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

بہن کے سامنے دُولہا بنے کوئی بھائی
جو اپنے بھائی کا سہرا نہ دیکھنے پائی
اُسی غریب بہن کی صدا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

خدانخواستہ قسمت یہ دن جو دِکھلائے
کسی جواں کو جوانی میں موت آجائے
تو ہم شبیہِ نبیؐ کی قضا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

غمِ حسینؑ مِلا ہمیں مقدر سے
صدا حسینؑ کے ماتم کی آئے گھر گھر سے
حسینؑ حسینؑ کرو کربلا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

وہ جس نے دین کی خاطر لُٹا دیا گھر کو
خدا کی راہ میں جس نے کٹا دیا سر کو
پڑھو نماز تو اُس بے خطا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

علم جو حضرت عباسؑ کا اُٹھاتے ہیں
دلِ بتولؑ سے لاکھوں دُعائیں پاتے ہیں
علم کے سائے میں آؤ دُعا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

جو قتل گاہ کو بالوں سے جھاڑ کر روئی
صدا ہے مظہؔر و عرفاؔں یہ اُسی کی ماں کی
میرے غریب میرے بے خطا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

روکو نہ مجھے کوفے والو شبیرؑ کا ماتم کرنے دو
میں ہوگئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

میں اُسکی نواسی ہوں سُن لو تم سب ہو جسکے کلمہ گو
ماں زہراؑ ہے اور بابا علیؑ تطہیر کی وارث ہوں میں بھی
میں ہوگئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

میں جلتی زمیں پر بھائی کو بے گوروکفن چھوڑ آئی ہوں
ہے دِل میں میرے اِس غم کی چبھن میں دے نہ سکی بھائی کو کفن
میں ہوگئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

قاسمؑ کے جنازے پر روئی اکبرؑ کے جنازے پر روئی
سو زخم سہے پر کچھ نہ کہا ہونٹوں پہ ہے بس ایک صدا
میں ہوگئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ دیکھ کے نوکِ نیزہ سے سرِ غازیؑ کا گر جاتا ہے
کس طرح سے دیکھے یہ منظر وہ غیرتِ ہاشم کا پیکر
میں ہو گئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

کیا عالمِ غربت ہے مجھ پر سجادؑ سے کہتی ہوں رو کر
تو دیکھ نہیں اے چاند مجھے سورج سے کہو پردے میں رہے
میں ہوگئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

اُٹھارہ برادر کی خواہر بازار میں جائے بے چادر
ہے اِس کے لئے یہ درد بڑا کیوں روئے نہیں سجادؑ میرا
میں ہوگئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

مجبور نہیں مختار ہوں میں ہے مرضیٔ رَب غمخوار ہوں میں
ہو جائے نہ دُنیا کافر بس دینِ محمدؐ کی خاطر
میں ہو گئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرفاںؔ قیامت ہے یہ غم خوں رونے لگا مظہرؔ کا قلم
آوازِ یہ غم کی دستک نوحہ ہے فضاؤں میں اب تک
میں ہو گئی بے رِدا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

نوحہ

سجادؑ میرا قیدی بن کر بازارِ شام میں آیا ہے
کربل کے مسافر کو لوگو یہ وقت کہاں لے آیا ہے

☆☆☆☆☆

زینبؑ یہ دُعائیں کرتی تھی اے کاش مُجھے موت آ جائے
وہ دیکھ رہا ہے بے پردہ جو غیرت کا سرمایہ ہے

☆☆☆☆☆

اب اور قیامت کیا ہوگی وہ سر کو جُھکا کر کہتا ہے
ماں بہنیں پھوپھی ہیں بے چادر اِس غم نے ہمیں رُلوایا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ظالم کی زباں پر آتا ہے جب نام کسی سیدانی کا
یہ دیکھ کے میرے عابدؑ نے آنکھوں سے لہو برسایا ہے

☆☆☆☆☆

کیوں بیٹھ گیا چلتے چلتے بیمار سے یہ کوئی پوچھے
کیوں ہاتھ رکھا ہے سینے پر نہ جانے کیا یاد آیا ہے

☆☆☆☆☆

دربارِ یزیدی میں پہنچا جس وقت محمدؐ کا کنبہ
تھا وقت یہی کل زہراؑ پر جو بنتِ علیؑ پر آیا ہے

☆☆☆☆☆

کہتی تھی سکینہؑ رو رو کر دامن میں چھپا لو اے اماں
مانگا ہے کنیزی میں مجھ کو ظالم نے ستم یہ ڈھایا ہے

☆☆☆☆☆

وہ خوں بھرا کرتا ہی بنا بچی کا کفن جب موت آئی
تاریک ستم کے زنداں میں عابدؑ نے اُسے دفنایا ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

زینبؑ یہ تسلی دیتی تھی بیمار کو جلتی راہوں میں
یہ دیس نہیں ہے ناناؐ کا بیٹا یہ دیس پرایا ہے

☆☆☆☆☆

عرفانؔ اور مظہرؔ رو رو کر کرتے ہیں دُعا اے کاش کبھی
پیغام یہ آئے مولاؑ نے روضے پہ تمہیں بُلوایا ہے

☆☆☆☆☆

نوحہ

جب ہم نے دیا زہراؑ کو زہراؑ کے لعل کا پُرسہ
تب زہراؑ نے خوش ہو کے عزاداروں کو دی یہ دُعا
اے میرے عزادارو اللہ مددگار تمہارا

☆☆☆☆☆

تم صفِ ماتم بچھاتے ہو دُعا دیتی ہوں میں
تم میرے بچے کو روتے ہو دُعا دیتی ہوں میں
تم عزا خانے سجاتے ہو دُعا دیتی ہوں میں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے تمہارے دم سے قائم مجلس و ماتم عزا
جب عقیدت سے اُٹھاتے ہو تم علم عباسؑ کا
ساتھ میرے مرتضٰی بھی تم کو دیتے ہیں دُعا

☆☆☆☆☆

ہے تمہارے آنسوؤں کی میرے دامن میں جگہ
تم میرے زخموں کا مرہم میں تمہارے زخم کا
روزِ محشر تم کو سایہ دے گی زینبؑ کی رِدا

☆☆☆☆☆

ہے کہیں قاسمؑ کا ماتم اور کہیں عباسؑ کا
ہے یہی اجرِ رسالتؐ کہہ رہے مصطفٰیؐ
اور کوئی غم نہ ہو تمکو غمِ شہؑ کے سِوا

☆☆☆☆☆

بس اُسی کو ہے بقا جو بھی ہمارے دَر پہ ہے
ہے وہی ڈھارس تمہاری اِک علم جو گھر پہ ہے
سائباں میری دُعاؤں کا تمہارے سر پہ ہے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تم سکوں دیتے ہو رو کر زینبؑ دلگیر کو
بھول نہ جانا کہیں تم مقصدِ شبیرؑ کو
زندہ رکھنا جان دے کر نعرۂ تکبیر کو

☆☆☆☆☆

عزم ایسا ہو جواں کی لاش اُٹھانا سیکھ لو
مثلِ اصغرؑ تیر کھا کر مُسکرانا سیکھ لو
پیاسا رہنا سر کٹانا گھر لُٹانا سیکھ لو

☆☆☆☆☆

ماتمِ زنجیر ذِکر سید سجادؑ میں
پا برہنہ آگ پر چلنا ہماری راہ میں
حُر کی طرح محترم ہو تم دلِ ناشاد میں

☆☆☆☆☆

بے خطا کوئی حُسینی قید ہو جائے اگر
ایک پَل کو یاد کرنا اپنے غم کو بُھول کر
شام کا زِنداں سکینہؑ تھی جہاں پہ نوحہ گر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گر جُدا تقدیر کر دے اِک بہن سے بھائی کو
یاد کرنا فاطمہ صغراؑ کی اِس تنہائی کو
چین آجائے گا دِل کے زخم کی گہرائی کو

☆☆☆☆☆

جب تمہارے سامنے آئے کوئی لاشِ جواں
یاد کرنا اُم لیلیٰؑ اور زینبؑ کی فغاں
ماتمِ اکبرؑ بپا کرنا سنبھل جائے گی ماں

☆☆☆☆☆

دین کی تبلیغ مظہر ہو اِسی اَنداز سے
نوکِ نیزہ سے کسی عرفاں کی آواز سے
شورِ ماتم کی صدا مل جائے حق کے ساز سے

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

جو جاتا ہے مقتل میں پلٹ کر نہیں آتا
سب چاہنے والوں کو قضا آ گئی رن میں
میں سہہ نہیں پاؤں گی یتیمی کے سِتم کو
یہ اسپِ وفادار سے کہتی تھی سکینہؑ
نہ لے جا نہ لے جا ذوالجناح میرے بابا کو نہ لے جا

☆☆☆☆☆

میں تیرے سموں سے لپٹی ہوں فریاد یہ تجھ سے کرتی ہوں
میں داغِ یتیمی کے ڈر سے دِن رات تڑپتی رہتی ہوں
بچھڑی جو پدر کے سینے سے کر اتنا یقیں مرجاؤں گی

☆☆☆☆☆

لازم ہے وفاداری تجھ پر ہر سمت سے گھیرے ہیں لشکر
بے دیں لعینوں کے بن میں آقا پہ نہ چل جائے خنجر
روئے گی تیری آقازادی کیا تجھ کو گوارہ ہے یہ بھی

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روکوں گی نہیں تیرا رستہ بس مجھ کو بتا دے تو اتنا
ہے تجھکو خبر آقا تیرا کرتا ہے پیار مجھے کِتنا
میں سووٴنگی کس کے سینے پر لے جائیگا تو جو بابا کو

☆☆☆☆☆

بابا کے سوا اب کوئی نہیں ہر گام ستائیں گے یہ لعیں
ظالم سے بچائے اب کون مجھے نہ اپنا وطن نہ اپنی زمیں
بِن باپ کی بچی پرظالم اب اورقیامت ڈھائیں گے

☆☆☆☆☆

میں کیسے جیوں گی تو ہی بتا جب پاس نہیں ہونگے بابا
کچھ روز اگر زندہ بھی رہی یادوں کے سہارے میں تنہا
اِک زندہ لاش کی صورت سے میں جیتی رہوں گی رورو کر

☆☆☆☆☆

سوتی تھی سکوں سے یہ دُختر مظلوم حسینؑ کے سینے پر
اب میرے مقدّر میں ہوگا اِس خاکِ بیاباں کا بِستر
کسطرح مجھے نیند آئے گی یاد آئے گا باباؑ کا سینہ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سُن کر یہ سکینہؑ سے بولا   وہ اسپِ شہیدِ کرب و بلا
مت روائے میری آقازادی   میں کیسے رُکوں بتلادے ذرا
ہے حُکمِ اِمامت چلنے کا اور ایک طرف ہے نوحہ تیرا

☆☆☆☆☆

چلتا ہوں تو فرقت تیری ہے   رُکتا ہوں تو حُکم عدولی ہے
رُک جاؤں تیری خاطر لیکن   چلنا بھی میری مجبوری ہے
چلتے ہیں کلیجے پر خنجر سُن سُن کے تیرے غم کے نالے

☆☆☆☆☆

نوحہ یہ سکینہؑ کا سن کر   یوں گویا ہوئے رو کر سرورؑ
تھی اس میں یتیمی بھی تیری   بچپن میں جو اُترا تھا محضر
حق کی مرضی پر ہوں راضی بیکار ہے یہ کہنا تیرا

☆☆☆☆☆

خاموش ہوئی شہؑ کی دُختر   یہ بات شہؑ دیں کی سُن کر
عرفاںؔ بیاں اب کیسے کرے   رُو داد مصائب کی مظہر
اُٹھتی تھی سکینہؑ کے دِل سے پھر بھی یہ صدائیں رو رو کر

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

عباسؑ عباسؑ عباسؑ عباسؑ

دیتی ہے دُعا بنتِ زہراؑ

گھر گھر میں سجے پرچم تیرا

بابا ہے علیؑ آقا سرورؑ زینبؑ ہے تیری بہنا

یا ابوالفضل العباسؑ ہر دِل کی ہے تو آس

☆☆☆☆☆

تو وارثِ حیدرؑ ہے (غازیؑ)

غیرت کا سمندر ہے (غازیؑ)

کہتے ہیں تجھے سرورؑ

اِک فرد میں ہے تو لشکر

ہے نام تیرا عباسؑ ہر دِل کی ہے تو آس

اے شیرِ جری اس دن کیلئے حیدرؑ نے تجھے مانگا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دریا پہ تیرا قبضہ (غازیؑ)
ہر موج کرے سجدہ (غازیؑ)
کہتی ہے تجھے دُنیا
معبود وفاؤں کا
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
قدرت نے رکھا سر پر تیرے یوں تاج وفاؤں کا

☆☆☆☆☆

تو باب الحوائج ہے (غازیؑ)
یہ سارا جہاں مانے (غازیؑ)
دستور نہیں تیرا
مایوس کوئی جائے
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
کیوں جائیں بھلا پھر اور کہیں در چھوڑ کے ہم تیرا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یوں مانگتے ہیں غازیؑ (غازیؑ)
پرچم کو اُٹھاتے ہیں (غازیؑ)
گھر گھر میں علم تیرا
ہم لوگ سجاتے ہیں
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
منسوب کیا خود کو تجھ سے ہم لوگ بنے سقّہ

☆☆☆☆☆

ٹھنڈا جو ہوا پرچم (غازیؑ)
ہر آنکھ ہوئی پُرنم (غازیؑ)
ہے صرف تیرا صدمہ
سرورؑ کی کمر میں خم
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
لاشہ نہ تیرا خیموں میں گیا سرورؑ نے کیا نوحہ

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آجاؤ میرے غازیؑ (غازیؑ)
زینبؑ نے صدا یہ دی (غازیؑ)
ہیں طفلِ سبھی پیاسے
کیوں آیا نہیں پانی
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
میں کیسے کہوں بچوں سے بھلا موت آئی تجھے بھیا

☆☆☆☆☆

آقا ہے تیرا سرورؑ (غازیؑ)
یہ کہہ کے گئے حیدرؑ (غازیؑ)
ہے سانس تیری جب تک
آنچ آئے نہیں اُس پر
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دِل کی ہے تو آس
حیدرؑ کی وصیت کا تو نے رکھا ہے بھرم ایسا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیغامِ یہ دیں رو کر
عرفان کبھی مظہر
ضامن ہے شفاعت کا
بس تو ہی وفا پیکر
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دِل کی ہے تو آس
سقائے حرم بس تیرا علم دیتا ہے ہمیں سایہ

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہر مُشکل ٹل جائے گی تقدیر بدل جائے گی
غم سے نہ کبھی گھبرانا عرفان کا ہے یہ کہنا
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

خالق نے کیا اشارہ ہیں تیرے سہارے بارہ
یہ بات سُنے جگ سارا ہر غم کی ہے یہ دوا
رکھ مولاؑ تے آس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ مُرشد پیر ہے کامل ایماں کی ہے یہ منزل
کر اپنے عشق میں شامل اِک بات یہی میری
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

سر اپنا جُھکا اِس دَر پہ کر نصب علم تو گھر پہ
مولاؑ کا ہاتھ ہے سر پہ تو غم سے نہ گھبرا
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

وہ دُور کرے مشکل سے کر یاد تو اُسے دِل سے
جا پوچھ کسی عامل سے وہ تُجھ کو بتائے گا
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

جانے یہ بات قلندر کیا چیز ہے عشقِ حیدرؑ
مقدادؓ ابوذرؓ قنبرؓ بتلا گئے یہ راز
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس دِن سے اُٹھایا پَرچم میں بھول گیا اپنے غم
بس کہتا پھروں ہر دم یہ ورد ہے میرے پاس
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

اِس دَر سے کوئی سوالی جاتا ہی نہیں ہے خالی
ہے دونوں جہاں کا والی کہتا ہے یہ میرا دل
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

جو ذِکر کرے مولاؑ کا غم نہیں اُس کو دُنیا کا
دَر جسکو مِلا زہراؑ کا ہو کہتا رہا ہر دم
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

عرفانؔ دِلوں کا مرہم ہے میرے سخی کا پَرچم
مظہرؔ یہ کہے ہر دم آ پَرچم کے سائے میں
رکھ مولاؑ تے آس

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

میں نانا تیرے روضے پر حال سُناؤں ائیاں
دُعا واں منگدیاں میں کیوں نہ وہ رنگ لائیاں

☆☆☆☆☆

بتاؤں کیا نانا کتنے دَرد ہیں ھائے
سِتم جو سہے کہوں کِس طرح
مجھے جو زخم ملے سارے دِکھاؤں آئیاں

☆☆☆☆☆

جلاتی تھی آکر روز دیئے میں نانا
مگر کیا کروں رہا کچھ نہیں
میں اَشکوں سے تیری قبر سجاؤں ائیاں

☆☆☆☆☆

قضا سب کو آئی قاسمؑ ہوں یا غازیؑ
نہ اصغرؑ رہا نہ اکبرؑ رہا
چلی ہے بھائی پر تیغ بتاؤں ائیاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں ہے اب کچھ بھی دامن میں بس غم ہیں
میری زندگی سِتم تشنگی
لگی ہے جو صدموں سے آگ بجھاؤں ائیاں

☆☆☆☆☆

رِدا دے کر آئی ناناؐ میں تیرے دیں کو
چِھنی ہے رِدا لُٹا گھر میرا
لُٹا وہ گھر کیسے آج بتاؤں ائیاں

☆☆☆☆☆

گئی میں سر ننگے شام کے بازاروں میں
نواسی پھری تیری در بدر
میں تیرے روضے پر درد بتاؤں ائیاں

☆☆☆☆☆

کیے صدقے میں نے بھائی پر دو بیٹے
لُٹا اسطرح اثاثہ میرا
میں اپنے کُنبے کی یاد مناؤں ائیاں

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں ترسی ہوں ناناؐ بھائی کے ماتم کو
فغاں قید تھی زباں قید تھی
صفِ ماتم اُسکی آج بچھاوں ائیاں

☆☆☆☆☆

نہ مر جائے صغراؑ تنہائی میں رو کر
جئے کس طرح میری غم زدہ
میں اپنے اُجڑے ہوئے گھر کو بساوں ائیاں

☆☆☆☆☆

لکھا جو مظہرؔ نے کیا عرفاںؔ سُنائے
بہن شاہ کی یہ کہتی رہی
مجھے جو زخم ملے سارے دِکھاوں ائیاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

جب حُسینی انقلاب آئے گا
یہ جو پرچم حسینؑ ہے جہاں پہ چھائے گا

☆☆☆☆☆

وہ امام عصرؑ وارثِ حسینؑ اور علیؑ
لے کے آئیگا جہاں میں ذوالفقارِ حیدری
ہوگا ایسا معرکہ انتقامِ کربلا
سر کبھی یزیدِ عصر پھر اُٹھا نہ پائے گا

☆☆☆☆☆

ہوگی اس کے ساتھ ہر قدم دُعا بتولؑ کی
جنگ وہ لڑے گا مُنکروں سے بس اُصول کی
دے گا حق کو زندگی میرا بارہواں علیؑ
وارثِ خلیل کون ہے یہی بتائے گا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر کرے گا یہ جہاں سلام اُسکی ذات کو
وہ سنوار دے گا آ کے ساری کائنات کو
نفرتیں مِٹائے گا اُلفتیں بڑھائے گا
وہ جو آئے گا دِلوں کے فاصلے مِٹائے گا

☆☆☆☆☆

خون پھر نہ ہوگا مومنوں کا بارگاہ میں
ہم حُسینی ہونگے اُس امامؑ کی پناہ میں
منبرِ رسولؐ پر پھر نہ ہونگے اہلِ شر
وہ عدالتِ خُدا کا فیصلہ سُنائے گا

☆☆☆☆☆

سب کی اِک نماز ہوگی سب کا ایک راستہ
حُجت خداؑ چلائے گا نظامِ مصطفیٰؐ
ایک ہوگا قافلہ ایک ہوگا راہ نُما
مُنکروں کی مُفتیوں کی دَھجیاں اُڑائے گا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مستحب ہے کیا حرام کیا حلال کیا
کِس طرح پڑھیں نماز کیسے حج کریں ادا
یہ اُصول اور فروع یہ قیام اور رکوع
سارے مسئلوں کا وہ امامؑ حل بتائے گا

☆☆☆☆☆

امن و اماں دے گا مُشکلوں کو ٹال کر
پھینک دے گا دِل سے ساری نفرتیں نکال کر
دیکھنا یہ جہاں ہوگا مثلِ گلستاں
وہ جہاں میں امن و اماں کے گُل کھلائے گا

☆☆☆☆☆

گونج اُٹھے گا یہ جہاں ماتمِ حسینؑ سے
سوگوار قلب ہونگے بس غمِ حسینؑ سے
اَشک رنگ لائیں گے سب علم اُٹھائیں گے
پرچمِ حسینؑ وہ امامؑ جب اُٹھائے گا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرا دل یہ مجھ سے کہہ رہا ہے مظہر عابدی
ہے میرے امامؑ کے ظہور کی یہی صدی
یہ صدا ہے قلب کی اب وہ آئے گی گھڑی
جب امامؑ آئیں گے تو کفر بھاگ جائے گا

☆☆☆☆☆

نوحہ

لبِ زینبؑ یہ تھا نوحہ میرے بابا میرے بابا
تمہارا ساتھ بھی چھوٹا میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

بپا ہے بے عرش پر ماتم زمیں بھی خوں روتی ہے
ہوا معلوم اب مجھ کو یتیمی کیسی ہوتی ہے
اُٹھا جب آپکا سایہ میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

مصائب ہی مصائب ہیں میری تقدیر میں بابا
تڑپتی رہی گئی زینبؑ غموں کی بھیڑ میں بابا
مِلا اب آپکا صدمہ میرے بابا میرے بابا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تمہاری لاڈلی بیٹی جئے کیسے زمانے میں
کٹے گی زندگی میری یونہی آنسو بہانے میں
مقدر ہے یہی میرا میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

یہ کس نے زہر میں ڈوبی چلائی تیغ سجدے میں
ہوا ہے دیکھئے ماتم بپا زہراؑ کے کنبے میں
کہیں ماتم کہیں نوحہ میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

لہو سے اور اَشکوں سے نہائی مسجد کوفہ
فضا ہے سوگ میں ڈوبی ہوائیں کرتی ہیں نوحہ
فغاں ہے ہر طرف بابا میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

مصائب میرے لکھتا ہے یہ مظہرؔ عابدی رو کر
بیاں مجلس میں کرتا ہے اسے عرفانؔ بھی رو کر
انہیں جنت میں دینا گھر میرے بابا میرے بابا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

کرے زینبؑ یہ نوحہ میرا بابا قتل ہوا
ھائے ھائے واویلا
میرے سر سے اُٹھا سایہ میرا بابا قتل ہوا
ھائے ھائے واویلا

☆☆☆☆☆

یہ کیسی قیامت آئی ہے پیغامِ یتیمی لائی ہے
کوفے میں بپا اِک شور ہوا ماتم کی فضا سی چھائی ہے
میں کیوں نہ کروں نوحہ میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

کلثومؑ خدیجہ میمونہ سر پیٹ کے روتی ہے فضّہ
حسینؑ بُکا کرتے ہیں کہیں کرتا ہے میرا غازیؑ گریہ
اب اور سِتم ہو کیا میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تازہ تھا ابھی غم مادر کا بابا کا اُٹھا سر سے سایہ
اِس دِل کو سنبھالوں میں کیسے ہر وقت جہاں ماتم ہے بپا
اُجڑی ہے میری دُنیا میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

آغاز یہی ہے کربل کا بابا پہ جو چلی تیغِ جفا
ہے خانۂ زہراؑ میں یارب یہ سینہ زنی یہ آہ و بُکا
ویران ہوئی دُنیا میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

کوفے کی فضاؤں میں ماتم کرتے ہیں نمازی واویلا
کرتے ہیں یتیمی کے غم سے حسنینؑ اور غازیؑ واویلا
جب کرتی ہوں میں گریہ میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

مظہرؔ نے اذانِ غم دے کر عرفانؔ لکھا ہے یہ نوحہ
اب کیسے جیوں اے میرے خدا کہتی تھی یہی بنتِ زہراؑ
دِل کرتا ہے یہ نوحہ میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

ھائے قاسمؑ جاگ ذرا میرے پیارے جاگ ذرا

تیری مہندی، تیرا اُبٹن تیرا گہنا تیرا سہرا زینبؑ لائی ہے

ھائے بین کرے فروا

ھائے قاسمؑ جاگ ذرا میرے پیارے جاگ ذرا

تیری مہندی خُلد سے آئی ہے

پوشاک نئی بنوائی ہے

تیری سیج سجائی واویلا

تیری رسمِ حنائی واویلا

☆☆☆☆☆

تیری بہنیں شُگن مناتی ہیں

اور نیگ وہ لینے آئی ہیں

عباسؑ دِلاور واویلا

لائے جامِ کوثر واویلا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جنت سے گُلِ تر آئے ہیں
پوشاک ابوذر لائے ہیں
آئی پہن کر دُلہن واویلا
پوشاک اور کنگن واویلا

☆☆☆☆☆

سب حُور و فرشتے آئیں گے
رضواں قصیدے سنائیں گے
سب خُلد کے باسی واویلا
ہیں تیرے براتی واویلا

☆☆☆☆☆

تیرا سہرا سُناتے ہیں شبرؑ
مسند کو بچھاتے ہیں قنبر
تیری سیجِ عُروسی واویلا
حیدرؑ نے سجائی واویلا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کلثومؑ اور فضّہ آئی ہیں
دو شالا بنا کر لائی ہیں
عباسؑ دِلاور واویلا
لائے جامِ کوثر واویلا

☆☆☆☆☆

پھر خواب یہ ٹوٹا فروا کا
اور پیش نظر اِک لاشہ
نہ مہندی اُبٹن واویلا
نہ مسند دُلہن واویلا

☆☆☆☆☆

مظہرؔ جو عرفاںؔ پڑھتا ہے
یہ نوحہ ہے یا سہرا ہے
اِک ماں کی صدا تھی واویلا
سہرے میں جو لکھی واویلا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

کبھی قاسمؑ کو کبھی اصغرؑ کو
کبھی غازیؑ کو کبھی اکبرؑ کو
روئے زہراؑ جائی

☆☆☆☆☆

میں نے کٹتے ہوئے دیکھا ہے گلا
میں نے جلتے ہوئے دیکھے خیمے
کبھی بہتے ہوئے دریا کو
کبھی نوکِ سِناں پر چادر کو

☆☆☆☆☆

میرے دل پر قیامت ٹوٹی ہے
میرے حال پر قسمت روتی ہے
کبھی بھائی کی غربت کو
کبھی نوحہ کناں اُجڑے گھر کو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے عونؑ و محمدؑ دونوں پسر
قربان ہوئے جو بھائی پر
مقتل میں پڑے لاشوں کو
کبھی لاشِ بریدہ کے سر کو

☆☆☆☆☆

ھائے ٹکڑے ہوا قاسمؑ کا بدن
اور بیوہ ہوئی اِک شب کی دُلہن
اور کبھی بکھرے ہوئے سہرے کو
ٹکڑوں میں بٹے اس دِلبر کو

☆☆☆☆☆

اُٹھارہ برس پالا تھا جسے
سینے پر لگا نیزہ اُس کے
نازوں سے جسے پالا تھا
ہمشکل پیمبرؐ اکبرؑ کو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دِل دیکھ کے جسے کہتا تھا
چھنِ سکتی نہیں زینبؑ کی رِدا
اب خوں میں بھرے پرچم کو
بے دست امیرِ لشکر کو

☆☆☆☆☆

پانی نہ ملا اور تیر لگا
بے شیر میرا پیاسا ہی گیا
میداں میں بنی تربت کو
ھائے ھائے گہوارہ اصغرؑ کو

☆☆☆☆☆

مر کر بھی رہائی مل نہ سکی
ہے قید ابھی تک وہ بچی
تنہا جو رہی زنداں میں
شبیرؑ کی بے کس دُختر کو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بے چادر ہے مظلوم بہن
دے کیسے بھلا بھائی کو کفن
کس طرح چھوڑ کے جائے
بھائی کے لاشئہ بے سر کو

☆☆☆☆☆

مظہرؔ نے جو روداد لکھی
عرفاںؔ حدیثِ غم ہے یہی
کبھی قاسمؑ کو کبھی اکبرؑ کو
کبھی غازیؑ کبھی اصغرؑ کو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نوحہ

العجل لبیک مولاؑ العجل لبیک مولاؑ

صفحہ ہستی سے ظالم کا نشاں مٹ جائیگا
اُس گھڑی کعبہ پہ غازیؑ کا علم لہرائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا
جب مولاؑ آئیں گے جب مولاؑ آئیں گے

☆☆☆☆☆

آپ کے ہاتھوں میں ہوگی ذوالفقارِ حیدری
ساری دُنیا پر حکومت کرنے آئیں گے علیؑ
جو منافق ہے علیؑ کا خود فنا ہو جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

نہ رہیں گے پھر جہاں میں منکر آلِ عباء
پاک ہو جائیں گے شر سے یہ فضا اور یہ ہوا
کُفر کا سورج ہمیشہ کے لئے چھپ جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حُریّت کی بات ہوگی اور ذکرِ کربلا
شان سے مومن کریں گے مجلس و ماتم عزا
دور پھر سے داستانِ کربلا دہرائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

نہ کوئی مسلک کا جھگڑا اور نہ مذہب کی بات
اِک ہوجائیگی قومیں یوں سجے گی کائنات
یہ جہاں امن وامان کا آشیاں کہلائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہوجائیگا

☆☆☆☆☆

دِل یہ کرتا ہے دُعائیں مولاؑ اب جلدی کریں
منتظر ہم ہی نہیں عرش پر عیسیٰ بھی ہیں
یہ نبیؐ ان کی نیابت کو زمین پہ آئیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہوجائیگا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہونگے مولاؑ کے سپاہی ماتمی شبیرؑ کے
دیں گے مولاؑ کی گواہی ماتمی شبیرؑ کے
صاحبِ امرِ الٰہی کون ہے کُھل جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

اِک دن میں فاطمہ زہراؑ کا گھر لوٹا گیا
گود کے پالے ہوؤں کے سر ہوئے تن سے جُدا
میری شہزادیؑ کے دِل کو اب سکوں مل جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہوجائیگا

☆☆☆☆☆

آئیگی گھر گھر سے نوحے اور ماتم کی صدا
اسطرح مرہم دل زینبؑ کو بھی مل جائیگا
سید سجادؑ کی آنکھوں سے خوں رُک جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہتا ہے عرفانؔ حیدر اور مظہرؔ عابدی
حُجت آخرؑ کے آنے کی یہ آئی ہے صدی
ہم کو مولاؑ کی زیارت کا شرف مل جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

نوحہ

گھر گھر سجاتے ہیں ہم جو علم لوگو
ہوتا ہے زہراؑ کا ہم پر کرم لوگو

☆☆☆☆☆

پہچاں ہے اپنی بہتے ہوئے آنسو
یہ کالے کپڑے ہیں اپنا بھرم لوگو

☆☆☆☆☆

لے جائیں گے ہم تو سامان شفاعت کا
یہ داغ ماتم کے اور آنکھ نم لوگو

☆☆☆☆☆

ہر اِک علم پر جو پنجہ چمکتا ہے
ہے میرے غازیؑ کا دستِ کرم لوگو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آ جانا مجلس میں دِل کا سکوں لینے
جب کوئی مشکل ہو یا غم لوگو

☆☆☆☆☆

پُرسہ ہے زہراؑ کو اِن کے بھرے گھر کا
یہ آگ پر چلنا لے کر علم لوگو

☆☆☆☆☆

میدان ہو جنگ کا یا امتحان کوئی
نادِ علیؑ پڑھ کر رکھنا قدم لوگو

☆☆☆☆☆

گذریں کئی صدیاں شبیرؑ کے غم میں
اور اِس صدی میں بھی ہوگا یہ غم لوگو

☆☆☆☆☆

نوحے سے ماتم سے غافل نہیں ہونگے
عرفاںؔ و مظہرؔ نے ہے کھائی قسم لوگو

☆☆☆☆☆

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

صدقہ علی اصغرؑ کا

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغرؑ تمہارے خوں کا ٹھکانا کہیں نہیں
چہرے پہ خون مَل کے شہنشاہِ بحر و بر
احسان کر دیا ہے بڑا کائنات پر
یہ زمین اصغرؑ کا صدقہ آسماں اصغرؑ کا صدقہ
روز عاشورہ سے ابتک کھارہے ہیں دونوں جہاں
صدقہ علی اصغرؑ کا

یوں ہی نہیں یہ بے زباں باب الحوائج بن گیا
اس کے وسیلے سے خدا سب کی دعا سُنتا رہا
دنیا کے ہر ذی نفس کو لکھنا پڑا کہنا پڑا
روز عاشورہ سے ابتک کھارہے ہیں دونوں جہاں
صدقہ علی اصغرؑ کا

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مالک ہے یہ کونین کا بیٹا ہے یہ حسنینؑ کا
اس بے زباں سے لَو لگا ضامن ہے یہ سُکھ چین کا
جب مل گئی غم سے شفاء نعرہ بنا دارین کا
روز عاشورہ سے ابتک کھارہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

تم جب کبھی پانی پیو شُکرِ علی اصغرؑ کہو
شُکرِ علی اصغرؑ کہو جب رزق کی تنگی نہ ہو
یہ بات میں نے کیوں کہی اِ سکا سبب ہے مومنو
روز عاشورہ سے ابتک کھارہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

شبیرؑ کے بے شِیر کا جھولا کہیں جو دیکھو لو
پہلے کرو اسکو سلام اور پھر زیارت بھی کرو
کوئی سبیل آئے نظر جب راہ میں تو کہو
روز عاشورہ سے ابتک کھارہے ہیں دونوں جہاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

یہ راز ہے یا مشورہ سُن لو مگر اہلِ عزا
جب بھوک کی شدت بڑھے مل جائے جب آب و غذا
کرنا اِسی بے شیر سے اِن نعمتوں کا شکریہ
روز عاشورہ سے ابتک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

اس درد میں ڈوبے ہوئے قرطاس نے سمجھا دیا
چہرے پہ جو شہہؑ نے ملا اُس خون نے بتلا دیا
میں نے پڑھی جب کربلا احساس نے سمجھا دیا
روز عاشورہ سے ابتک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

ہر مجلسِ شبیرؑ میں کہتا ہے ہر ذاکر یہی
اس مجلسِ شبیرؑ میں بیٹھی ہے ماں شبیرؑ کی
مل جاتا ہے ان کو سکون کہتے ہیں جب یہ ماتمی
روز عاشورہ سے ابتک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جو زوجہ حُر لائی تھی پیاسوں کی خاطر حاضری
گھر گھر میں یہ اہلِ عزا کرتے ہیں اُسکی پیروی
جب دیکھتے ہیں حاضری کہتا ہے دل رو کر یہی
روز عاشورہ سے ابتک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

عرفانؔ و مظہر عابدیؔ پیغام ہے اپنا یہی
سوچو اگر تو رزق ہیں یہ عِلم اور یہ آگہی
اُنکے کرم کی بھیک ہے یہ لفظ اور یہ شاعری
روز عاشورہ سے ابتک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

اصغرؑ تمہارے ہسنے پہ روتی ہے فوجِ شام
تم تیر کھاکے آئے ہو یا تیر مار کر
دین حق کے تذکروں کو اس طرح سے عام کر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نام اصغرؑ کا وظیفہ ہر گھڑی ہر گام کر

جب خدا کے دین کے سارے سہارے چھُٹ گئے

تب چلا دین خدا اصغرؑ کی انگلی تھام کر

روز عاشورہ سے ابتک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

❁❁❁❁❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ

حسینؑ حسینؑ حسینؑ

یہ کون ذی وقار ہے بلا کا شہہ سوار ہے

یہ بالیقین حسینؑ ہے نبیؐ کا نورِ عین ہے

لباس ہے پھٹا ہوا لہو میں ہے اَٹا ہوا

تمام جسمِ نازنین چھدا ہوا کٹا ہوا

مگر کچھ اِس ادا سے آیا فاطمہؑ کا لاڈلا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

لہو لہو ہوئی فرات اور سکوت چھا گیا
کچھ ایسا رن پڑا کے کانٹے پڑ گئے زبان پر
خُدا نے اس کے خون سے لکھا یہ آسمان پر
جو گھر لُٹا چکا، علی کا لاڈلہ، تو بولی کربلا، حسینؑ مرحبا
خدا کے ساتھ ساتھ تیرا ذکر ہوگا اے غریبِ نینوا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

کرب وبلا میں دسویں محرم کا روز تھا
خنجر تلے حسینؑ نے سجدے میں سر رکھا
رو کر پکاریں زھراؑ اِسے کون روئیگا
دشت بلا میں ہاتفِ غیبی نے دی صدا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

وہ دل بُجھے ہوئے وہ ہوائیں تھمی ہوئی
وہ اِک بہن کی بھائی پر نظریں جمی ہوئی
ارض وسماں کی سانس تھی گویا رُکی ہوئی
زینبؑ کی زندگی کا خُلاصہ یہ بن گیا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

دن بھر اُٹھا کے لاتا رہا اُقرباء کی لاش
ہمشکل مصطفیٰؐ کی کبھی باوفا کی لاش
قاسمؑ سے شاہ زادہ گُل گُوں قباء کی لاش
عالم کو جس نے کہنے پہ مجبور کردیا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

جس کا ہجومِ درد و الم سے یہ حال تھا
سینہ تھا پاش پاش جگر پائیمال تھا
رُخ پر تھا تشنگی کا دھواں دل نڈھال تھا
موجوں کی اضطراب سے آنے لگی صدا

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تجھ سا شہید کون ہے عالم میں اے حسینؑ
تُو ہے ہراک دیدۂ پُر نم میں اے حسینؑ
روتے ہیں دو جہان تیرے غم میں اے حسینؑ
زندہ رہے گا حلقۂ ماتم میں بھی سدا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

حسینؑ بے کفن، حسینؑ بے خطاء، شہید کربلا، بنائے لا اِلٰہ
خُدا کے ساتھ ساتھ تیرا ذکر ہوگا اے غریبِ نینوا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

ہر دور میں لعینوں نے چاہا یہ بار ہا
مِٹ جائے اس جہاں سے یہ مجلسِ عزا
باقی رہے نہ نام زمیں پر حسینؑ کا
لیکن نبیؐ کی بیٹی سے اللہ کہہ چکا

اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے دائمی حیات تیرے نقشِ پاک کے بعد
یہ راز جانا دنیا نے تیری قضاء کے بعد
طے ہوگی یہ بات بھی کرب و بلا کے بعد
حق اور یزیدیت کا رہے گا معرکہ

اب زندگی بھر یا حسینؑ

ھو دور کوئی علیؑ کے بیٹے جو بات حق ہے یونہی رہے گی
تیرے لہو کا یہ معجزہ ہے یہ خاکِ خاک شفاء بنے گی
انیس ہو یا دبیر کوئی لہو میں جب تک ہے جوش باقی
خُدا نے واجب کیا ہے سب پر قلم لکھے گا زبان کہے گی

اب زندگی بھر یا حسینؑ

کوئی عرفان ہو یا ہو مظہر ہاں مگر ہے صدا یہی لب پر
قبل از کربلا خُدا ہی خُدا ، بعداز کربلا حسینؑ حسینؑ

اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

میرا غازیؑ نہ جانے کھاں ھے

جب ہوئے مقتول غازیؑ ظلم کی شمشیر سے
مرثیہ نکلا تھا لوگو یہ دلِ شبیرؑ سے
نو شبیں جاگا ہوا تھا پاسبانِ اہلبیتؑ
سوگیا پہرا بدل کر زینبؑ دِلگیر سے
یہ صدا برسرِ کربلا ہے میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

سُونا بن ہے ❁ ستم گر ہے یہ شب
پہرا دیتی ہیں ❁ خیموں کا زینبؑ
پھر بھی ہونٹوں پہ ❁ یہ مرثیہ ہے
میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صبر کیسے کرے اب سکینہؑ ❁ پیاس کرتی ہے دشوار جینا
خشک ہونٹوں پہ بس یہ بُکا ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

جانب خیمہ آتا ہے لشکر ❁ یہ نہ ہو شمر لے جائے چادر
بی بی کلثومؑ کی یہ صدا ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

کیا کہے کسطرح دے دِلاسے ❁ مر نہ جائیں تڑپ کر یہ پیاسے
نوحہ خواں بنت خیر النساء ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

بی بی فضہ یہ کرتی ہیں نالے ❁ کوئی مُشکل کُشاء کو بلالے
ظلم کی زد پہ آلِ عباء ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شور اُٹھا وہ آئے ستم گر ❁ چھن گئیں چادریں اور جلا گھر

ایک اِک بی بی محوِ بُکا ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

بین کرتی ہیں زینبؑ یہ روکر ❁ ایک نیزے پر ہے بھائی کا سر

ایک نیزے پہ میری رِدا ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

لٹ گئے جب حرم آئے حیدرؑ ❁ باپ سے بولی زینبؑ یہ روکر

دیکھو اجڑی ہوئی کربلا ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

ایسے عرفان ومظہر بُکا ہو ❁ نوحہ خوانی کا حق تو ادا ہو

جب کہ مصرعہ یہ خود مرثیہ ہے ❁ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیتے رہو
عونؑ و محمدؑ

کچھ ایسے لڑے جنگ میں زینبؑ کے دُلارے
میداں سے عدو بھاگے سبھی خوف کے مارے
غُل تھا کہ رن ایسا کبھی پڑتے نہیں دیکھا
بچوں کو اس انداز سے لڑتے نہیں دیکھا
بڑھتے تھے کبھی گاہ سَرک جاتے تھے عباسؑ
جب وار وہ کرتے تو یہ فرماتے تھے عباسؑ

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

تیغ زنی کا ہنر یوں ہی دکھاتے رہو
خون سے تلوار کی پیاس بجھاتے رہو
دُشمن شبیرؑ کی ہستی مِٹاتے رہو
حیدری جاہ و حشم اور بڑھاتے رہو
ایسے لڑو خود ہی کہیں فاتحِ خیبر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایسے چلے تیغ اب دشت و دمن کاٹ دے
وار کرو سر پر تم اور وہ بدن کاٹ دے
مرحب و انتر کے دل زیرِ کفن کاٹ دے
نہر کی ہر موج کو تشنہ دھن کاٹ دے
جھوم کے خود تیغِ علیؑ بولے مکرّر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

قلب میں جا کر لڑو لشکر کفار کے
چہرے پہ تیور رکھو جعفرؑ طیار کے
حرب میں انداز ہوں حیدرؑ کرار کے
بھاگ اُٹھیں دشت سے اہلِ ستم ہار کے
آئے بقعیہ سے صدا دوشِ ہوا پر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سائے سے تلوار کے موت بھی بچ کر چلے
ایک قدم آگے نہ پیچھے یہ لشکر چلے
چاروں طرف دشت میں موت کا منظر چلے
موت کھے کام کیا دونوں جرّی کر چلے
میرے ہُنر تم نے دِکھائے یہاں پر

جیتے رہو عونؑ ومحمدؑ

ہر بار صدا دیتے تھے اے گیسوؤں والو
کیا کہنا ہے پھر بڑھ کے وہی ہاتھ نکالو
رہوار بڑھے جاتے ہیں باگوں کو سنبھالو
حلقہ ہے کڑی آنکھ زرہ پوشوں پہ ڈالو
ان ہاتھوں کے بوسے کے لیئے آئے پیمبرؐ
قاسمؑ بھی کھے میں بھی کہوں اور علی اکبرؑ

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

عونؑ یہ کہنے لگے خوب محمدؑ لڑے
گویا محمدؑ ہوئے عونؑ بھی بے حد لڑے
موت کو بھی دشت میں کرتے ہوئے رَد لڑے
دونوں لڑے اس طرح جیسے اب و جد لڑے
ماں بھی درِ خیمہ پہ کہنے لگی رو کر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

آ گئے عباسؑ کی آنکھوں میں اشکِ عزا
جیت گئے پیاس سے نہر پہ وہ مہ لقاء
نرغۂ اعدا میں بھی دونوں کو یہ یاد تھا
ماں کی نصیحت پہ ہی ہو گئے دونوں فِدا
شُکر کے سجدے میں گری مادرِ مُضطر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لڑتے ہوئے نہر پر آگئے المختصر

نرغۂ اعدا میں پھر گھر گئے دونوں پسر

تیر کہیں سے چلے اور کہیں سے تبر

شاہؑ کو آواز دی گرتے ہوئے خاک پر

پہنچے شہؑ کرب و بلا تھا یہی لب پر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

دونوں کو میدان سے خیموں میں لائے حسینؑ

حلقہ کیئے لاشوں کا کرنے لگے سب ہی بین

فضہؑ نے آواز دی بنتِ شہؑ مشرقین

صدقے ہوئے دیکھ یہ تیرے نورِ عین

زینبؑ مضطر نے کہا شانے ہلا کر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا حشر تھا خیموں میں بپا مظہر و عرفاں

شبیرؑ جو لاشوں پہ ہوئے چاک گریباں

لاشوں سے مخاطب یوں ہوئیں زینبؑ ذیشاں

تم بھائی پر قربان ہوئے تم پہ میں قربان

جو کہہ کر چلے گھر سے وہی کر کے دکھایا

اب قدر ہوئی ماں کو بڑا فخر ہے تم پر

جیتے رہو عونؑ و محمدؑ

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

یا نجف چلو یا وطن چلو

شب کی تاریکی میں اکثر زندان شام میں گھبرا کر

شمر کے ڈر سے، زخم جگر سے، یاد پدر سے، ماں سے لپٹ کر

کہتی تھیں سکینہؑ رو رو کر اے اماں یہاں سے رہا ہو کر

یا نجف چلو یا وطن چلو

کوئی سنتا نہیں فریاد میری ❁ ہے زخم بڑا اس دل پہ یہی

دادا سے کہوں گی غم اپنے ❁ جس روز یہاں سے جاؤں گی

کب تک میں رہوں گی نوحہ گر ❁ کہتی ہوں جبھی تو میں اکثر

یا نجف چلو یا وطن چلو

دادا کی لحد پر جاؤں گی ❁ یہ نیل اُنہیں دِکھلاؤں گی

یہ زخمی کان جلا کُرتا ❁ صغراؑ کو دِکھلانے جاؤں گی

یاد آئے کبھی مجھ کو خواہر ❁ یاد آئیں کبھی دادا حیدرؑ

یا نجف چلو یا وطن چلو

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

جو بی بی پیمبرؐ زادی ہے ❁ وہ بھی تو یہاں فریادی ہے

یثرب کے تصور نے اماں ❁ اِک راہِ سکوں دِکھلادی ہے

ہو ختم اذیت کا یہ سفر ❁ بھر جائینگے سارے زخم جگر

یا نجف چلو یا وطن چلو

اب اور غموں کی تاب نہیں ❁ رو رو کے یہ آنکھیں خشک ہوئیں

کیا تم کو گوارا ہے اماں ❁ بن جائے میرا مرقد بھی یہیں

کچھ خوف نہیں مرنے کا مگر ❁ احسان کرو اتنا مجھ پر

یا نجف چلو یا وطن چلو

ہر رات ہوئی ماتم میں بسر ❁ ہر دن گذارا رو رو کر

یہ زخم اِسیری زخم جگر ❁ ظالم کے طمانچے یادِ پدر

ملنی ہے سزائے موت اگر ❁ یہ آخری خواہش ہے مادر

یا نجف چلو یا وطن چلو

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آزاد پرندوں پر اکثر ❁ اے اماں میری جاتی ہے نظر
اس وقت خیال آتا ہے مجھے ❁ کب قید سے چھٹ کر جاؤنگی گھر
ہے خوف لعینوں کا دل پر ❁ فریاد کروں کیوں نہ روکر

یا نجف چلو یا وطن چلو

دادا کو وہاں پُرسہ دینگے ❁ پھر فاتحہ خوانی کرلیں گے
جب دل کو سکوں مل جائے گا ❁ ہم لوگ وطن کو جائیں گے
سب روئیں گے قبر زہراؑ پر ❁ جو میں نے کہا سوچو منظر

یا نجف چلو یا وطن چلو

عرفان اور مظہر اپنا وطن ❁ ہے بی بی سکینہؑ کا مدفن
نسبت ہے نجف کی مٹی سے ❁ پائیں گے اسی دھرتی کا کفن
جب وقتِ قضاء ہوگا ہم پر ❁ کہہ دیں گے فرشتوں سے روکر

یا نجف چلو یا وطن چلو

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

بازار آگیا ھے
بھن کیا کرے بتا

نوکِ سناں پہ فرق بُریدہ سلام لے
اے فاطمہؑ کے قلبِ درید ہ سلام لے
کیا تیرا فیصلہ ہے بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ھے بھن کیا کرے بتا

اٹھارہ بھائیوں کی بہن اور بے رِدا
دیکھو کھڑے ہیں کتنے تماشائی جا بجا
دل رو کے پوچھتا ہے ❁ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ھے بھن کیا کرے بتا

خطبوں کی تیغ ساتھ ہے اور صبر ڈھال ہے
زخموں سے چُور چُور بدن دل نڈھال ہے
یہ میری کربلا ہے بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ھے بھن کیا کرے بتا

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ناقوں پہ اہلبیتؑ بھی غم کے سفیر ہیں
پتھر ہیں تازیانے ہیں نیزے ہیں تیر ہیں
زخموں کی یہ دوا ہے ❁ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ھے بہن کیا کرے بتا

ناپاک ان زبانوں پہ اب نام ہے میرا
ہے قافلے کا ساربان غیرت کا اِک خُدا
یہ غم بہت بڑا ہے ❁ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ھے بہن کیا کرے بتا

جانا ہے سر کھلے مجھے دربار کچھ بتا
اے کارواں درد کے سالار کچھ بتا
تو ضبط کا خُدا ہے ❁ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ھے بہن کیا کرے بتا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

ناقے سے گر گئی ہے سکینہؑ میرے حسینؑ
کیا جانے اب کہاں ہے حزینہ میرے حسینؑ
انجان راستہ ہے ✿ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

دربار آ رہا ہے بہن کیا کرے بتا
کلثوم ہم نوا ہے بہن کیا کرے بتا
ہر زخم پوچھتا ہے ✿ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

عرفانِ درد ہے تجھے اور غم سے آگہی
لکھدی کتاب رنج و الم مظہر عابدی
اور نام یہ رکھا ہے ✿ بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

ہو سلام اُس پہ جو کہتی تھی میرے ویر حسینؑ

آگئی شام سے لو آپ کی ہمشیرؑ حسینؑ
مرثیہ کرتی ہے یہ زینبؑ دلگیر حسینؑ
آپ محرومِ کفن اور میں محرومِ رِدا
وہ نصیب آپ کا اور یہ میری تقدیر حسینؑ
ہو سلام اُس پہ جو کہتی تھی میرے ویر حسینؑ
آگئی قید نبھا کر تیری ہمشیر حسینؑ

❁❁❁❁❁

شام کی گلیوں سے گذری سرِ دربار گئی
کوئی کہہ سکتا نہیں تیری بہن ہار گئی
ہائے بے مقنہ و چادر بِنا دستار گئی
پھر بھی کب دل سے مِٹی آپ کی تصویر حسینؑ

❁❁❁❁❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

راہ میں خشک نہ ہو پائے میرے دیدۂ نم
میں زباں بند بھی کرلوں تو شہنشاہِ اُمم
ایک اِک زخم سُنائے گا وہ روودادِ سِتم
وہ سفر پشت پر دُروں سے ہے تحریر حسینؑ

✿✿✿✿✿

تیری غربت پہ فدا اے میرے مظلوم اخیؑ
وقت اِک ایسا بھی آیا کہ بہن کانپ گئی
حکم بچی کی کنیزی کا سُناتا ہے شقی
بس اُسی وقت تو گھبرائی تھی ہمشیر حسینؑ

✿✿✿✿✿

طے سفر کیسے ہوا کیسے میں بتلاؤں بھلا
کوئی ہودج تھی نہ محمل نہ عماری نہ رِدا
بس اِسی درد سے خوں روتا رہا زینؑ العباء
وہ جو روتا تو بُکا کرتی تھی زنجیر حسینؑ

✿✿✿✿✿

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جسکو سورج نے نہیں دیکھا تھا سر ننگے کبھی
شام کی گلیوں میں سر ننگے وہی شہزادی
ایک چادر کی طلب گار لعینوں سے ہوئی
روئی نیزے پہ میری چادرِ تطہیر حسینؑ

❁❁❁❁❁

کربلا ہوگئی آباد لُٹی آلِ نبیؐ
ہائے اس نانا کی اُمت سے یہ سوغات ملی
بے گھری نوحہ گری آہ و بُکا سینہ زنی
کیا یہی اجرِ رسالتؐ کی ہے تفسیر حسینؑ

❁❁❁❁❁

راہ میں آلِ پیمبرؐ کا دِلاسہ میں بنی
شام کے لوگ تماشائی تماشہ میں بنی
تیری روداد مصائب کا خلاصہ میں بنی
خوابِ اجداد کو یوں مل گئی تعبیر حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

میں بہت روئی سکینہؑ کو وہاں دفنا کر
کام یہ پہلا کیا حکمِ رہائی پا کر
قید خانے میں تیرا فرشِ عزا بچھوا کر
تیرے چہلم کے لیے آگئی دلگیر حسین

❁❁❁❁❁

شدتِ غم سے اٹھا فرشِ عزا پر کہرام
بس یہیں مظہر و عرفان کرو ختم کلام
دیں ہمیں اس کی جزا شاہ نجف شاہِ اَنام
اب ملے یا نہ ملے خلد کی جاگیر حسینؑ

❁❁❁❁❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ

ہائے بے کسی سجادؑ کی ہائے بے کسی سجادؑ کی
احساس ہوا جب کہ قضاء کرگئی سکینہؑ
حسرت سے بندھے ہاتھوں کو میں دیکھ رہا تھا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ
سجادؑ کا زندانِ ستم میں تھا یہ نوحہ
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ

❀❀❀❀❀

فاقوں پہ بسر کرتا رہا میں نہیں رویا
کانٹوں پہ سفر کرتا رہا میں نہیں رویا
اِس غم نے مجھے آنکھوں سے بہے خون رُلایا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ

❀❀❀❀❀

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تقدیر نے اے بابا ستم کیسا کیا ہے
موت آنے سے پہلے ہی مجھے مار دیا ہے
زندان میں آکر مجھے بتلا دو خدارا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ

❁❁❁❁❁

ہیں بیڑیاں پیروں میں مگر دل ہے گرفتار
یہ کیسی گھڑی آئی اِمامت ہوئی لاچار
اعجازِ امامت نہ دکھاؤں تو کروں کیا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا

❁❁❁❁❁

نا تاقتی ایسی ہے کہ چلنے نہیں دیتی
زینبؑ نے کہا اُس پہ یہ زنجیر ہے بھاری
سجادؑ سنبھالوں میں تجھے یا میرے بیٹا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ ہے

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چِپکا تھا بدن سے جو وہی کُرتا کفن ہے
یہ سوچ کے خون روتا یہ محروم وطن ہے
کسطرح سکینہؑ کو یہاں دفن کرونگا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ ہے

❀❀❀❀❀

زنجیر بھی ہے نوحہ کناں میں بھی حرم بھی
زنداں میں ہیں مصروفِ فغاں میں بھی حرم بھی
اِس منظر غمناک پہ سب کرتے ہیں گریہ
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ ہے

❀❀❀❀❀

عرفانِ عزا تیرا ہر اک لفظ ہے مظہر
پھر بھی تو رقم کر نہیں پایا ہے وہ منظر
یہ بات ہے سجادؑ کے نوحے کا خلاصہ
زنجیر سنبھالوں کے سکینہؑ کا جنازہ

❀❀❀❀❀

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

علمدارؑ علمدارؑ علمدارؑ

آنکھوں میں آنسو ہاتھوں میں کوزے
پیاسوں کے لب پر ہے یہ پکار
جینے نہیں پائیگی بالی سکینہؑ
پیاس سے مرجائیگی بالی سکینہؑ
نہر سے آؤ ہائے علمدارؑ ❁ آس بندھاؤ ہائے علمدارؑ
کہنے لگیں زینبؑ لاچار

❁❁❁❁❁

پیاسوں کی سقائی اب کون کرے گا
میں جو کرونگی بکا کون سُنے گا
دشت میں تنہا ہائے علمدارؑ ❁ بھائی ہے میرا ہائے علمدارؑ
کیسے جئیے سیدِ ابرار

❁❁❁❁❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

تھامے کمر ہاتھ سے شاہ ہدیٰ ہیں
دشت بیا بان میں محو بُکا ہیں
میں ہوں اکیلا ہائے علمدارؑ ❁ کیا ہے دلاسہ ہائے علمدارؑ
گھیرے ہے یہ لشکرِ کُفار

❁❁❁❁❁

بالی سکینہؑ یہی کہتی ہے روکر
کوئی چچا جان سے کہدے یہ جاکر
میں ہوئی بے آس ہائے علمدارؑ ❁ کوئی نہیں پاس ہائے علمدارؑ
اب نہیں پانی کی طلبگار

❁❁❁❁❁

بین ہیں کلثومؑ کے جی کے کروں کیا
تیرا علَم دیکھ کے کرتی ہوں نوحہ
دے گیا تو غم ہائے علمدارؑ ❁ کرتی ہوں ماتم ہائے علمدارؑ
اے میرے پردے کی نگہدار

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

چلنے لگی جس گھڑی بھائی پہ شمشیر
روکے یہ کہنے لگیں زینبؑ دلگیر
بھائی کو میرے ہائے علمدارؑ ❁ آ کے بچالے ہائے علمدارؑ
کون بنے شہہؑ کا مددگار

❁❁❁❁❁

ڈھل گیا دن دشت میں شام جب آئی
آلِ پیمبرؐ کی تھی بن میں دُھائی
بن کے مسیحا ہائے علمدارؑ ❁ لوٹ کے آجا ہائے علمدارؑ
گھر نہ جلا دیں یہ ستمگار

❁❁❁❁❁

پڑھتی ہے نادِ علیؑ آلِ پیمبر
کہتی ہے روکر یہی آلِ پیمبرؐ
کس سے کہیں ہم ہائے علمدارؑ ❁ اپنے سبھی غم ہائے علمدارؑ
ہم ہوئے لاچار و دل افگار

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

مظہر و عرفان وہ کیسا تھا منظر
لُٹ گئے اہلِ حرم چھن گئی چادر
بولی یہ فضہؑ ہائے علمدارؑ ❁ تو نہیں آیا ہائے علمدارؑ
بن گئی خود زینبؑ لاچار

❁❁❁❁❁

ھائے صغراؑ ھائے صغراؑ

یارسول اللہؐ

صغراؑ کلیاں روِوے گی کریاد بھِراواں نوں
ھِک وار تاں مِلا دے ویراں دے نال ناناؐ
منظور کر دُعاواں نوں

❁❁❁❁❁

تیڈی قبر تے روساں منگدی دعاواں رہساں
روضے دی چھاں تے باھ کے انھو واسطہ میں ڈے ساں
صدقہ سمجھ کے دھی دا سُن لے سوال ناناؐ
منظور کر دُعاواں نوں

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اُوکوں یاد ہوسی وعدہ میڈے نال کر کے گیا
آساں گھنن ضروری کئی وار آھدا رئی آ
ولڑاں وطن تہ اوھندا کیوں ہے محال ناناؐ
منظور کر دُعاواں نوں

❁❁❁❁❁

اصغرؑ بھرا دے چولے ہمشیر ھن بنائے
چھوٹی عمر دے وچ جے اوکھے سفر نبھائے
ویرن میڈا ھنڈیسی زندگی دے سال ناناؐ
منظور کر دُعاواں نوں

❁❁❁❁❁

سہرا بھراں نوں پے ساں اکبرؑ نوں مہندی لے ساں
گہنا بھرا وا بن کے لکھ واری صدقے وے ساں
پکو بھرا دا بن کے میں باھساں نال ناناؐ
منظور کر دُعاواں نوں

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رو رو کے جد ہاں سُمدی مینوں نیندر نئی آندی
اکبرؑ بھرا دے بھاجھون اودی بہن بہو ماندی
وِیراں دا مینو ہردم آندے خیال نانا

منظور کر دُعاواں نوں

❁❁❁❁❁

عرفان بی بیؑ روندی روضے نبیؐ تہ آکے
چُم کے قبر نبیؐ دی کوثر دی سین آکھے
مرڑاں میڈا ہجر وچ ہوسی مثال ناناؐ

منظور کر دُعاواں نوں

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

اے میرے سجادؑ سُن
قافلہ سالار سُن

یہ حُسینی قافلہ تو وطن تک لے کے جا

✿✿✿✿✿

مجلسِ چہلمِ شبیرؑ سرِ دشتِ بلا
کر چکے اہلِ حرم گریہ و ماتم برپا
قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ کا پُرسہ بھی دیا
یہ تو سب ہوگیا اِک کام بچا ہے تیرا

✿✿✿✿✿

جانتی ہوں کہ غم و رنج سے لاچار ہے تُو
یاد میں بالی سکینہؑ کی گرفتار ہے تُو
میری طرح سے بہتر کا عزادار ہے تُو
کاروانِ شہِؑ مظلوم کا سالار ہے تُو

✿✿✿✿✿

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب تو آزاد ہیں زنجیر سے یہ پاؤں تیرے
زخم جو دل پہ لگے تھے وہ سبھی بھرنے لگے
امتحاں جتنے تھے تقدیر میں سب تونے دیئے
آزمائش ہے اپنی آخری اے لعل میرے

❁❁❁❁❁

یوں تو یہ کام بھی کرسکتی ہوں میں تشنہ جگر
قلبِ زینبؑ کی یہی آخری خواہش ہے مگر
اِک امامؑ آیا تھا ہم سب کو وطن سے لیکر
اِک امامؑ اپنے دل افگاروں کو لے جائے گھر

❁❁❁❁❁

اپنے نانا کو یہ روداد سُنانے کے لیئے
زخم پردیس میں جو پائے دکھانے کے لیئے
دادی زہراؑ کو ہر اک بات بتانے کے لیئے
فاطمہ صغراؑ کو سینے سے لگانے کے لیئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وعدہ شبیرؑ کا ہے بیٹا اگر یاد تُجھے
دل سے اے بیٹا بھلانی ہے ہر افتاد تُجھے
لاج رکھنی ہے میری سید سجادؑ تُجھے
پھر سے نانا کا شہر کرنا ہے آباد تُجھے

❀❀❀❀❀

نقش اِس دل پہ میرے لعل مُصیبت ہے تیری
روح کے زخموں میں پیوست اذیت ہے تیری
جو ہوا سو ہوا بیٹا یہ قسمت ہے تیری
اب بھی نانا کے مدینے کو ضرورت ہے تیری

❀❀❀❀❀

دیکھ اے لعل یہ تُجھ کو بھی ہے مجھکو بھی یقین
خون روئے گی میرے حال پہ یثرب کی زمین
فاطمہ صغراؑ کا میں سامنا کرسکتی نہیں
اِس لیے کہتی ہوں تُجھ سے اے میرے ماہ جبیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہائے کیا منظرِ وعرفاں قیامت تھی بپا
پیٹ کر سینہ و سر کرتے تھے سادات بُکا
باپ کی قبر سے وہ مُضطر و لاچار اُٹھا
تھام کر بازوئے سجادؑ جو زینبؑ نے کہا

❁❁❁❁❁

التماس سورۂ فاتحہ

برائے بلندیٔ درجات

بزرگ رُکن انجمن

سید محمد اطہر حسین زیدی ابنِ سید اختر حسین زیدی

سید حسنین محمد نقوی ابن سید بدرالحسن نقوی

ماسٹر سید محمد رضی زیدی لکھنوی ابنِ سید محمد زیدی

سید شاکر علی عابدی ابنِ سید عیوض علی عابدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مُنم سفیرِ عزا

زمیں پہ ہم کو بھیج کر ❁ نبیؐ سے رب نے کہہ دیا
یہی تو ہے وہ قوم ❁ جوکرے گی ذکرِ کربلا
وسیلہ اِنکا ایک ہے ❁ قبیلہ انکا ایک ہے
حسینؑ کے ہیں ماتمی ❁ جو کہہ رہے ہیں بر مَلا

مُنم سفیرِ عزا

ماں کی گودی میں سنی میں نے یہ نوحوں کی اذاں
گھٹنیوں چلنے جو پایا تو مِلا فرش عِزا
شیرِ مادر سے میرے خوں میں یہ بات بسی
جب تلک سانس رہے جاری رہے لب پہ یہ صدا

مُنم سفیرِ عزا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لبوں پہ ہے یہی صدا مجھے ہے فخر باخدا
سبب میرے وجود کا بنی دعائے سیدہؑ
تو کیوں نہ جاؤں ہر جگہ برائے مجلسِ عزا
سفارت عِزا کا کام سیدہؑ نے دے دیا

مُنم سفیرِ عزا

سُنو میرے حُسینیو میری صدا میں ساتھ دو
ندیم شاہِ کربلا جو میں بھی ہوں جوتم بھی ہو
کہو یہ بات ہر جگہ سجا کے لب پہ کربلا
تمہارے خوں کی ایک ایک بوند سے اُٹھے صدا

مُنم سفیرِ عزا

ہماری درسگاہ کا پتہ ہے صرف کربلا
ہمارے دل پہ حکمران ہے پسر بتولؑ کا
جہاں بھی ہم رکھیں قدم رہے گا دوش پر علم
علَم اُٹھا کے باوفاؑ کا ہم کہیں گے ہر جگہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سکھایا والدین نے لہو پہ تیرے قرض ہے
یہ ذکرِ شاہِ کربلا لبوں پہ ہر گھڑی رہے
چراغ حق جلائے جا زمانے کو بتائے جا
میں ذاکرِ حسینؑ ہوں حسب نسب یہ ہے میرا

مُنم سفیرِ عزا

کنیز تک ہے چیز کیا فلک پہ لکھا جائیگا
تمہارا نام اور اسکے ساتھ سفیرِ عزا
مگر بس ایک شرط ہے
زباں تمہاری جب کھلے
سناؤ مقصد حسینؑ بس یہ کہہ کے ہر جگہ

مُنم سفیرِ عزا

جو ہیں یزید کے پسر زبان کاٹ دیں اگر
لہو سے ایک صدا اُٹھے کرے ہواؤں میں سفر
یزید کے سپاہیو سنو میری صدا سنو
تمہارے بس کی بات ہی نہیں کہ مجھکو دو قضاء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میانِ دشتِ کربلا ہر اِک شہید باوفا
بدن پر تیر کھا کے دے رہا تھا بس یہی صدا
شہید تشنہ کام ہوں حسینؑ کا غلام ہوں
مِری حیات کا ہے یہی دوام ہے لقب میرا

مُنم سفیرِ عزا

وہ بنتِ شاہِ لا فتیٰ ہوئی جو قید سے رہا
تو اُس نے قیدِ ظلم میں منایا غمِ حسینؑ کا
وہ پہلی مجلسِ عزا بپا ہوئی تو یہ کہا
حسینؑ تو گواہ ہے بنی ہوں بعدِ کربلا

مُنم سفیرِ عزا

صدا ہے یہ عرفان کی سنو تو مظہر عابدی
غمِ حسینؑ کے لیے ہے وقف میری زندگی
جہاں تک میرے خدا کرے گی زندگی وفا
میرے بدن سے روح سے لہو سے آئے گی صدا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

الوداع گل پیرھن
قاسمؑ تشنہ دھن

الوداع الوداع شہزادے قاسمؑ الوداع

سجی ہوئی ہے کربلا جاؤ تمہیں اللہ کو سونپا

مگر اب میں کیسے کہہ کے بلاؤنگا میں تصویر حسینؑ

الوداع گل پیرھن قاسمؑ تشنہ دھن

زینبؑ خستہ جگر اور کلثومؑ حزیں

ہو کے مصروف بُکا غش پہ غش کھانے لگیں

روکے کہتی ہے پھُپھی ✿ اے میرے شیر جواں

اذن دیں کیوں نہ اَخی ✿ اے میرے شیر جواں

تو سفارش کے لیئے لایا جو تعویز حسنؑ

الوداع گل پیرھن قاسمؑ تشنہ دھن

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

بھائی شبرؑ کی میرے اِک نشانی تم ہو
کیسے مرنے کے لیے بھیج دوں میں تم کو
تم ہی اکبرؑ ہو میرے ❁ اے میرے شیر جواں
تم ہی لشکر ہو میرے ❁ اے میرے شیر جواں
سنگ اِس دل پہ رکھا پھر یہ کہے میں نے سخن

الوداع گل پیرہن قاسمؑ تشنہ دھن

دے دیا اِزن وغا تھام کے قلب وجگر
تم بھی ہوجاؤ جدا اے میرے نور نظر
جاؤ حافظ ہے خدا ❁ اے میرے شیر جواں
روکے سرورؑ نے کہا ❁ اے میرے شیر جواں
الوداع تجھ کو کہا ہونے لگی دل میں چبھن

الوداع گل پیرہن قاسمؑ تشنہ دھن

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

ماں کے ارمان میں کیا یہ نہیں سوچا کبھی
کیا ہے بہنوں کی دعا یہ نہیں سوچا کبھی
تم جو مرنے کو چلے ❁ اے میرے شیر جواں
زخم دل گہرے ہوئے ❁ اے میرے شیر جواں
بیوہ لگنے لگی یہ کہتے ہی اِک شب کی دُلہن

الوداع گل پیرہن قاسمؑ تشنہ دھن

مار ڈالے گا مجھے تیری فرقت کا یہ غم
تو سوئے دشت نہ جا تجھ کو صُغرا کی قسم
وقت یہ کیسا پڑا ❁ اے میرے شیر جواں
جو ہو منظور خدا ❁ اے میرے شیر جواں
دشت سے لاؤنگا گٹھری میں تیرا ٹکڑے بدن

الوداع گل پیرہن قاسمؑ تشنہ دھن

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

دشت میں جاؤ گے تم یہ تو مجھ کو ہے خبر

تن سے کردو گے جُدا ارزقِ شامی کا سر

ہے مگر یہ بھی یقین ❁ اے میرے شیر جواں

تجھ کو گھیریں گے لعین ❁ اے میرے شیر جواں

ھائے ہو جائے گا پامال یہ نازک سا بدن

الوداع گل پیرھن قاسمؑ تشنہ دھن

دشت غربت میں مجھے سب کے سب چھوڑ گئے

اب شہادت کے لئے تم کمر بستہ ھوئے

میری میت کے لئے ❁ اے میرے شیر جواں

چار کاندھے نہ رہے ❁ اے میرے شیر جواں

اب یقین ہو گیا رہ جاؤنگا بے گورو کفن

الوداع گل پیرھن قاسمؑ تشنہ دھن

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

دیکھ مادر کی طرف کیسے کرتی ہے بُکا
آنکھ میں دجلۂ غم اور ہونٹوں پہ صدا
دیکھ مرجائے نہ ماں ❁ اے میرے شیر جواں
کیسے بھیجوں میں وہاں ❁ اے میرے شیر جواں
تو جہاں جانے کو کہتا ہے وہ ہے موت کا بن

الوداع گل پیرھن قاسمؑ تشنہ دھن

روکے مظہرؔ نے کہا یہ ہے عرفانِ عزا
جب تصور میں گیا میرا دل کانپ اُٹھا
کیسے مولاؑ نے کہا ❁ اے میرے شیر جواں
جا سوئے دشت قضا ❁ اے میرے شیر جواں
آج بھی روتا ھوں جب ھونٹوں پہ آتا ہے سخن

الوداع گل پیرھن قاسمؑ تشنہ دھن

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

گھر چلو بھائی مہندی لگالو

شام عاشور جب روتے روتے غش کھا گئی سکینہؑ

خواب میں دیکھتی ہے سکینہؑ بھیا قاسم کا آیا ہے سہرا

جب نہ آیا نظر اس کو دولہا

مقتل میں اسکو ڈھونڈنے نکلی وہ جابجا

ناگاہ اُس کو لاشہ قاسمؑ نظر آیا

لاش قاسمؑ پہ بولی سکینہؑ ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁❁❁❁❁

گھر میں شادی کی مسند بچھی ہے فاطمہ کبریٰؑ دلہن بنی ہے

دھوم شادی کی زمیں مچی ہے ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁❁❁❁❁

منقبت دادا حیدرؑ کی پڑھ کر ہاتھ میں تیرا سہرا اٹھا کر

تجھ کو آواز دیتی ہے خواہر ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ گھڑی مجھکو رب نے دکھائی آج ہے تیری رسم حنائی
نیگ مہندی کا دینا ہے بھائی ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁❁❁❁❁

کیسا کبریٰ کا بگڑا مقدر سیاہ کپڑے میں اُسکے بدن پر
کیوں یہ کہتی ہوں میں بن میں روکر ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁❁❁❁❁

جس گھڑی ٹوٹا خواب سکینہؑ خودکو اس نے سرِ دشت پایا
پیٹ کے سر پکاری وہ دکھیا ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁❁❁❁❁

ہے پھوپھی کے لبوں پر یہ نوحہ ہوگیا قتل مقتل میں دولہا
رائیگاں ہے تیرا اب یہ کہنا ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁❁❁❁❁

اماں فروا کو کیسے سنبھالوں کسطرح میں تسلی اُنہیں دوں
پہلے خودکو یہ کہہ کے سنبھالوں ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

دشت میں تھا خوپُر درد منظر کہہ نہیں پائے عرفانؔ ومظہرؔ
کانپتی تھی زمیں بس یہ سُنکر ❁ گھر چلو بھائی مہندی لگالو

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اے بابا ہم بھی تمھیں یاد بہت آئیں گے

اداسی گھر میں نوحہ خواں تھی شبیہہ زھراؑ پریشان تھی
جب یاد ستانے لگی اہل وعیال کی
صغراؑ نے اِک چراغ جلاکر باباؑ کو خط لکھا
وطن میں چھوڑ گئے اپنی شاھزادی کو
ہمارے بعد خوشی کوئی جب منائیں گے
اے بابا ہم بھی تمھیں یاد بہت آئیں گے

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سلام بھیجا ہے صغرا نے بس یہی کہہ کر
نہ موت آئی نہ تم آئے نہ علی اکبرؑ
پرندے لوٹ کے جب بھی گھروں کو جائیں گے

❁❁❁❁❁

میرا شبیہ نبیؐ اکبرؑ جب اذاں دے گا
ظہر ہو فجر ہو مغرب ہو عصر ہو کہ عشاء
نماز پڑھ کے جو دستِ دُعا اٹھائیں گے

❁❁❁❁❁

چلا تھا گھر سے سفر کو جو کارواں میرا
ھمک کے گودی میں آیا تھا بے زباں میرا
جب آپؑ جھولا میرے بھائی کا جھلائیں گے

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چچا بھتیجی کی اُلفت تو یاد ہے بابا
علَم کے سائے میں رہتی تھی فاطمہ صغراؑ
میرے چچا کا علَم جب وہاں سجائیں گے

❀❀❀❀❀

سفر پہ جانے سے پہلے یہ بات ہوتی تھی
کہ سب سے پہلے دلہن آئے گھر میں قاسمؑ کی
جب آپ دشت میں دولہا سے اُسے بنائیں گے

❀❀❀❀❀

یہ اطمینان میرے بابا ہے میرے دل کو
کوئی کنیز ہو کبریٰ ہو یا سکینہؑ ہو
کسی کو پیار سے جب بھی رِدا اڑھائیں گے

❀❀❀❀❀

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

سفر میں عید جب آئے گی سیدِ ذیشانؑ
چچا ہوں آپ ہوں اکبرؑ ہو یا پھوپھی اماں
سکینہؑ بی بی کو جب بالیاں پہنائیں گے

❁❁❁❁❁

جو خط میں بین تھے صغراؑ کے مظہر و عرفان
پسر کی لاش پہ پڑھتے تھے سید ذیشانؑ
وطن میں چھوڑ گئے اپنی شاھزادی کو
ہمارے بعد خوشی کوئی جب منائیں گے
اے بابا ہم بھی تمہیں یاد بہت آئیں گے

❁❁❁❁❁

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

قافلہ شاہؑ کا وارد کوفہ جو ہوا

آن کر اُم حبیبہ نے سکینہؑ سے کہا

اے یتیمہ تو میرے واسطے یہ مانگ دُعا

تیری طرح سے کسی کو نہ یتیمی دے خدا

سن کے بازار میں یہ ام حبیبہ کی بُکا

رُخ سوئے نیزہ کیا اور یہ سکینہؑ نے کہا

باباؑ

دعا میں کرتی ہوں آمین کہو

میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

سکینہؑ کہتی تھی رو رو کے ❁ بابا جان

میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بابا یتیم ہو کر احساس یہ ہوا ہے
کیا چیز ہے یتیمی ہر سانس ہی سزا ہے
یہ میرے دل کی آواز سنو ❁ بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

❁❁❁❁❁

اولاد والے مجھکو کہنے لگے یتیمہ
پردیس میں سکینہؑ پر وقت کیسا آیا
یہ کہہ کے سر پہ میرے ہاتھ رکھو ❁ بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

❁❁❁❁❁

یہ آپؑ جانتے ہیں جو کیفیت ہے میری
سوچا کبھی نہیں تھا بازار میں پھروں گی
تو اب دُعا میں میرا ساتھ تو دو ❁ بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا حال کر دیا ہے دیکھو تو اشقیا نے
کھانے کو کیا ملا ہے ظالم کے تازیانے
لگے جو پیاس تو بس اشک پیو ❁ بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

❁❁❁❁❁

جینے سے میرا دل تو بیزار ہو چکا ہے
بازو بندھے سب کے میرا گلا بندھا ہے
میری اسیری کو دیکھو سوچو ❁ بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

❁❁❁❁❁

کیوں زندہ ہے سکینہؑ اتنے غموں کو سہہ کر
ظالم مجھے بلائے اپنی کنیز کہہ کر
میں خود سے کیسے کہوں صبر کرو ❁ بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیٹی کی بات سن کر سر شاہ کا پکارا ❁ سکینہؑ
سن کر فغاں تمہاری روتا ہے دل ہمارا ❁ میری جاں
خدا سے میں یہی کہتا ہوں سنو
تیری طرح کوئی یتیم نہ ہو

❁❁❁❁❁

عرفانؔ اور مظہرؔ روتے ہیں اِس فغاں پر
شبیرؑ کی وہ دختر کہتی ہیں ہم سے روکر ❁ ذاکرو
یہ مرثیہ میری مجلس میں پڑھو
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسینؑ جانم

ای کشتۂ شمشیرِ جفا دلبند نبیؐ دوسرا
حسینؑ حسینؑ جانم حسینؑ

❁❁❁❁❁

لبوں پہ سجاکر دھائی تیری ماں بقیعہ سے آتی
منم از برائے تو گریاں بہ مقتل زِحالِ پریشاں

❁❁❁❁❁

ستم یہ تیری ماں کیسے سرِ دشتِ بلا دیکھے
زِاوندوہ پشتم خمید است زصدمات مویاں سپیداست

❁❁❁❁❁

تیری پیاس پر ماں ہو صدقے میرے اشکوں کے جام پی لے
بہ ایں درد و درماں نہ دارم بہ ایں حال پرساں نہ دارم

❁❁❁❁❁

میرے پاس آمیرے دلبر چھپالوں تجھے زیرِ چادر
بیا تو بیا دلبرِ من بیا تو تہہ چادرِ من

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

تڑپنے لگے تیری خاطر نبیؐ وعلیؑ اے مسافر
زِرنج والم دل شکستہ نبیؐ و علیؑ جانِ زہرا

❁❁❁❁❁

یہ غم میں سہوں کیسے بیٹا بدن تیرا تیروں پہ دیکھا
زغم زاجان منت شد معلق بہ پیکانِ تن شد

❁❁❁❁❁

بلائے کیسے تیری مادر نہ بیٹے رہے نہ برادر
مدد گار مادر نہ دارد کہ پورو برادر نہ دارو

❁❁❁❁❁

ہے آباد جب تک یہ دنیا رہے گا سدا ذکر تیرا
کند نوحہ عرفان ومظہر مدام است ذکرِ تو سرورؑ
حسینؑ حسینؑ حسینؑ جانم حسین

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چلے آؤ بابا
چلے آؤ بابا

مجھے خاک پر نیند آتی نہیں ہے
سناتی ہیں مجھ کو پھوپھی جاں کہانی
کروں کیا مگر نیند آتی نہیں ہے

❀❀❀❀❀

کلیجے میں اٹھتا ہے اک درد ایسا
کہ جسکے لیئے نہ دوا نہ دلاسہ
میں کل تک تو سینے پہ سوتی تھی بابا
یہی سوچ کر نیند آتی نہیں ہے

❀❀❀❀❀

ہوا کیوں نہ جانے ستمگر زمانہ
کبھی گھڑکیاں دے کبھی تازیانہ
یہی خوف ہے جو ستاتا ہے مجھکو
اسی بات پر نیند آتی نہیں ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رُلاتی ہیں مجھکو لعینوں کی باتیں
گزرتیں ہیں ایسے یتیمی کی راتیں
کہیں شمر آکر طمانچے نہ مارے
ہے دل میں یہ ڈر نیند آتی نہیں ہے

❁❁❁❁❁

خبر ہے یہ مجھکو خطا میری کیا ہے
یہی نا کہ جد میرا مُشکل کُشا ہے
سنائیں وہ مُشکل کُشا مجھکو لوری
انھیں دو خبر نیند آتی نہیں ہے

❁❁❁❁❁

یتیمی کا احساس ہی اک ستم ہے
مسلسل تڑپنے سے ہونٹوں پہ دم ہے
اگر اب یہ زندان ہی گھر ہے میرا
چلے آو گھر نیند آتی نہیں ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھو پھی جاں سے اکثر سنا ہے یہ نوحہ
تڑپتا ہے بند میں شہہ دیں کا لاشہ
میرے پاس آجاؤ مقتل سے بابا
تمھیں بھی اگر نیند آتی نہیں ہے

❁❁❁❁❁

مصائب نے یہ حال سب کا کیا ہے
کی دن رات ماتم ہے آہ و بُکا ہے
پھو پھی ہوں کہ سجادؑ ہوں یا سکینہؑ
کِسی کو اِدھر نیند آتی نہیں ہے

❁❁❁❁❁

یہ عرفانؔ و مظہرؔ کے دل کی صدا ہے
جہاں شاھزادی کا مدفن بنا ہے
ہے جس نے بھی دیکھا ستم کا وہ زنداں
اُسے عمر بھر نیند آتی نہیں ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

ھے ھے زینبؑ

سر کھلے دیکھ نہیں پایا جیسے سورج بھی
بے ردا آج اُسے دیکھ رہی ہے دنیا
میں کون چادر ڈے وہ کلمہ گو
ئیں یثرب دی سین ھاں

❁❁❁❁❁

میرے سجاد کا سرطوق سے ھر گز نہ جھکا
خوں رلاتا ہے اسے صرف پھوپھی کا پردہ
اے پُتر ہے پاک محمدؐ دا
میں یثرب دی سین ھاں

❁❁❁❁❁

نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر
جب بھی سادات پہ جاتی ہے سر راہ نظر
میڈا ویرن ہے غیرت دا خدا
میں یثرب دی سین ھاں

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آج قیدی کی طرح مجھکو جہاں لائے شقی
کل اُسی شہر کے حاکم تھے میرے بابا علیؑ
ایئ کوفہ شہر دی وچ شاہی
میں یثرب دی سین ھاں

✿✿✿✿✿

ھائے سادات یہاں یہ بھی ستم سہتے ہیں
اہل کوفہ مجھے باغی کی بہن کہتے ہیں
میں بھین ہاں ویر نمازی دی
میں یثرب دی سین ھاں

✿✿✿✿✿

رونے والوں کیلئے ہے یہی عرفان عزا
کیسے مظہر سے بیاں ہو وہ سفر زینبؑ کا
ای ہوبی بی آدھی رہی کوثر
میں یثرب دی سین ھاں

✿✿✿✿✿

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

شام غریباں جلتے خیمے یاس کا عالم
کوئی یہاں کرتا تھا نوحہ اور کوئی ماتم
نادِ علیؑ پڑھنے لگی زینبؑ دشت میں جسدم
فضہؑ نے کیا مرثیہ ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

صبح دھم سے عصر کے ہنگامِ بلا تک
بیعت سے چلی بات تو آ پہنچی ردا تک
زینبؑ کو یقین ہو گیا ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

روتی رہی وہ علقمہ اور پیاسے رہے ہم
سادات نے پایا یہاں ہر لمحہ نیا غم
ہر زخم پر ایسا لگا ✿ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

کیا وقت تھا پردیس میں اولاد نبیؐ پر
خیمے سے جو مرنے چلے ہمشکل پیمبرؐ
شبیرؑ نے رو کر کہا ✿ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

اس سے بڑی اب اور کیا آئیگی قیامت
خود باپ لیکر آگیا جب بیٹے کی میت
روکر پکاری کربلا ✿ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

اُجڑے نہیں پردیس میں یوں کنبہ کسی کا
ماتم ہوا جب دشت میں عباسؑ جری کا
رویا علَم روئی وفا ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

عون و محمدؑ ہو گئے مقتول جفا جب
بیٹوں کے لاشے دیکھ کے یہ کہتی تھیں زینبؑ
لو دیکھ تو آکر ذرا ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

آقا تمہارے لعل پہ جب چلتا تھا خنجر
روئی زمین کربلا یہ مرثیہ پڑھ کر
یا مصطفیؐ یا فاطمہؑ ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ھے زینبؑ کا گھربار

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب نہ یہاں شبیرؑ ہے نہ باقی ہے لشکر
بس کربلا کی خاک ہے اور آلِ پیمبرؐ
اہلِ حرم کی ہے بُکا ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ہے زینبؑ کا گھربار

اب مظہر وعرفاں کے آئی ہے لبوں پر
جو بات فضہ نے کہی اس جلتی زمین پر
ہو جائے یہ دنیا فنا ❁ یا حیدرؑ کرار

اُجڑ گیا ہے زینبؑ کا گھربار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

پانی لے آؤ عمو جان

جان سکینہؑ کی جب آئی لبوں پر
سوکھا ہوا مشکیزہ لائی وہ مضطر
دیکھا بڑی یاس سے بچی نے چچا کو
دست ادب جوڑ کے کہنے لگی رو کر
یہ لو مشک وعَلَم تم کو میری قسم
آؤ دلادوں میں اِذنِ شہہ اممؑ
رکھ لو سکینہؑ کا یہ مان ✿ پانی لے آؤ عمو جان

✿✿✿✿✿

حسرت ہے یاس ہے ✿ کس درجہ پیاس ہے
کیا میری پیاس کا ✿ تم کو احساس ہے
آئی لبوں پہ اب یہ جان ✿ پانی لے آؤ عمو جان

✿✿✿✿✿

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بچے تشنہ جگر ✿ بیٹھے میں نوحہ گر
پیاس کے چھالے ہیں ✿ ان سب کے ہونٹوں پر
پیاسوں کے تم ہو نگہبان ✿ پانی لے آؤ عمو جان

✿✿✿✿✿

العطش کی صدا ✿ سُنتی ہے علقمہ
سنتے ہیں مشکیزے ✿ نوحہ سکینہؑ کا
گر تم کو پیاسوں کا ہے دھیان ✿ پانی لے آؤ عمو جان

✿✿✿✿✿

نازش کربلا ✿ تم ہو فخر وفا
پیاسوں کی آس ہو ✿ پھوپھیوں کی ہو ردا
للّٰہ شیر نیستاں ✿ پانی لے آو عمو جان

✿✿✿✿✿

جا و حافظ خدا ✿ مثل خیبر کشاء
دریا کو چھین کر ✿ بھر لینا مشکیزہ
بازوئے سید ذیشان ✿ پانی لے آو عمو جان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وعدہ نبھانا ہے ❁ دریا پہ جانا ہے

پانی بھی لانا ہے ❁ تم کو بھی آنا ہے

تم مجھ پہ میں تم پر قربان ❁ پانی لے آؤ عمو جان

سکینہ میری پیاری سکینہؑ

سن کر بھتیجی کی ❁ بات شیر جری

بولا قربان ہے ❁ تم پہ یہ جاں میری

تم جو کہتی ہوں میری جاں ❁ پانی لے آؤ عمو جان

❁❁❁❁❁

مانگے مظہر دعا ❁ رب مشکل کشا

روز محشر کہیں ❁ تجھ سے خیر النساء

نوحہ سناو ہی عرفان ❁ پانی لے آؤ عمو جان

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

عباسؑ میرے سر کی قسم کھا

گھر سے چلے جب بحر سفر سبط پیمبرؐ
کہنے لگیں عباسؑ کی مادر شیرِ دلاور
ایک نصیحت کرتی ہوں میں اے میرے دلبرؑ
غم کوئی بھی شبیرؑ کے آئیگا نہیں پاس ❁ عباسؑ
اُجڑے گا نہ زہراؑ کا بھرا گھر
عباسؑ میرے سر کی قسم کھا

❁❁❁❁❁

اے بازوئے شبیرؑ وفادار قسم کھا
اجڑے گا نہیں زہراؑ کا گھر بار قسم کھا
رکھ ہاتھ میرے سر پہ تو اک بار قسم کھا ❁ عباسؑ
آقا پہ فدا ہوگا تیرا سر
عباسؑ میرے سر کی قسم کھا

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

جب تک تیرے شانوں پہ رکھا ہے یہ تیرا سر
آئیں گے نہیں خیمہ سرورؑ میں ستم گر
گر آئے سوئے خیمہ لعینوں کا وہ لشکر ❁ عباسؑ
جاں دے کے بچانا ہے تجھے گھر

❁❁❁❁❁

یہ بازو نگہبان ہیں زینبؑ کی ردا کے
نرغے ہوں اگر چاروں طرف اہل جفا کے
تو رکھے گا شہزادی کو پردے میں چھپا کے ❁ عباسؑ
جائے گی نہ شہزادی کی چادر

❁❁❁❁❁

سقہ ہے تو سقائی پہ جان اپنی لٹانا
پیاسی ہو اگر آل نبیؐ پانی پلانا
دن رات سکینہؑ کو کلیجے سے لگانا ❁ عباسؑ
روئے گی نہ شبیرؑ کی دختر

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر وعدہ یہ قافلہ ہر گز نہ لُٹے گا
جس طرح چلا گھر سے یہ ویسا ہی ملے گا
یہ جھولا بھی اور جھولنے والا بھی رہے گا ❁ عباسؑ
آجائیں گے گھر لوٹ کے اصغرؑ

❁❁❁❁❁

دورانِ سفر دھیان رہے اہل حرم کا
ہر وقت انہیں سایہ ملے تیرے علَم کا
اِک پل بھی نہ سادات کو احساس ہو غم کا ❁ عباسؑ
نہ دھوپ پڑے گی کبھی ان پر

❁❁❁❁❁

یہ بات میرے لعل تجھے بھی تو خبر ہے
تو فاطمہ زہراؑ کی دعاؤں کا ثمر ہے
سرورؑ ہوں اگر دھوپ میں تو مثلِ شجر ہے ❁ عباسؑ
خنجر نہ چلے گا شہہؑ دیں پر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر مظہر عرفاں یہ بولا وہ دلاور
یہ جان بھی قربان ہے زھراؑ کے پسر پر
کیوں آپؑ یہ کہتی ہیں میری مادر مضطرؑ
لُٹ جائے نہ زھراؑ کا بھرا گھر

❀❀❀❀❀

ماتم ھے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

کیسی قیامت لیکر آئی ❀ دشت بلا میں شام غریباں
ثانیٔ زھراؑ تھیں پہرے پر ❀ تشنہ دھن با حال پریشاں
آئے علیؑ جب دشت بلا میں ❀ باپ کو بیٹی نے پہچانا
پھینک دیا ٹوٹا ہوا نیزہ
قدموں میں گر کر بولی وہ دکھیا
یہ دیکھے کیا حال ہے اولاد نبیؐ کا
ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ آ گئے اس دشت میں اچھا کیا بابا
خود دیکھتے کس حال میں ہے آپ کا کنبہ
ہے باپ کسی کا یہاں بیٹا ہے کسی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

پامال ہوا دل میرا قاسمؑ کی طرح سے
سوغات مجھے کیا ملی اس کرب و بلا سے
کاٹا ہے پسِ پشت سے سر میرے اخی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

خیموں کی بچی راکھ ہے سادات کا بستر
کیا سوئے گی اس راکھ پہ شبیرؑ کی دختر
یہ جلتی ہوئی ریت ہے گہوارہ کسی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیوست میرے قلب میں برچھی کی آنی ہے
زینبؑ کی تو اس دشت میں جاگیر لٹی ہے
وہ دیکھئے لاشہ میرے ہم شکل نبیؐ کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

اے بابا اس کھا گئے غم کرب و بلا کے
پالا تھا جسے آپؑ نے سائے میں عباء کے
ہے دشت میں بے گوروکفن لاشہ اسی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

مانگا تھا جسے آپؑ نے خالق سے دعا میں
ماتم ہے اسی شیر کا مقتل کی فضا میں
غم کھا گیا اس شیر کو بس تشنہ لبی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مظہرؔ یہ بیاں سنتے ہی رونے لگا عرفانؔ
تھی آلِ نبی دشت میں کس طرح پریشان
یہ دیکھ کے ٹکڑے ہوا دل غم سے علیؑ کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباسؑ جری کا

کلام

ڈاکٹر ریحان اعظمی

نوحہ

حکم خدا قرآن میں آیا
اجر رسالتؐ مانگ لو اپنا
میرے نبیؐ یہ حق ہے تمہارا
یعنی مودتؑ اہلِ قربا

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان سے عداوت مجھ سے عداوت
ان سے محبت مجھ سے محبت
ہوگا وہی محرومِ شفاعت
جس نے ان کو دُکھ پہنچایا

❁❁❁❁❁

ان کے لیے کونین بنائے
ان کے لیے افلاک سجائے
تیرے ہی نور میں یہ سمائے
ان کے لیے قرآن اتارا

❁❁❁❁❁

جو تھے قابل ان سے ہارے
کشتی دیں کے ہیں یہ سہارے
ان کے بنا بے رنگ ستارے
میرا ارادہ ان کا ارادہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مدحت و گریہ ہیں ماتم
یعنی رجب ، شعبان ، محرم
انِ کی خوشی اور ان کا ہر غم
اجر رسالتؐ اس کے سوا کیا ہے

✿✿✿✿✿

ان کا مدینہ ان کا کعبہ
جنت ہے ان کی کوثر انکا
وارث آدم وارث عیسیٰ
کہہ دو نبیؐ من کُنت مولاً

✿✿✿✿✿

یہ نہ کہا تو کارِ رسالت
کچھ نہ کیا ہمراز مشیت
ساتھ تمہارا دے گی قدرت
سب کو سیکھا دو اِک وظیفہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قول نبی ارشاد خدا کو
کس نے نبھایا کیسا دیکھو
سبط نبیؐ پر رونے والو
کیا کہتا ہے آخری سجدہ

✿✿✿✿✿

اجر رسالتؐ بندش پانی
اجرِ رسالتؐ پہ مہمانی
گردن شہ خنجر کی روانی
کہتا رہا ہر ایک خون کا قطرہ

✿✿✿✿✿

سینہ اکبرؑ اجرِ رسالتؐ
گردن اصغرؑ اجرِ رسالتؐ
قاسمؑ بے سر اجرِ رسالتؐ
پوچھ رہی ہے روح زہراء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شام غریباں جلتے خیمے
سامنے دریا پیاسے بچے
تن سے جدا بازو غازیؑ کے
اجر دیا امت نے یہ کیسا

❁❁❁❁❁

یاد کرو عرفاں وہ منظر
خشک گلوئے شاہؑ پہ خنجر
رونے لگی ریحاں پیمبرؐ
شہؑ نے کہا جب بر سرِ نیزا

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صبح عاشور ذرا سن

اذان اکبرؑ

ھے

لیلیٰ کے پھول کی شکل رسولؐ کی اذان آخر ہے

❁❁❁❁❁

بولے حسینؑ سن کر تکبیر کی صدا کو
بے جنگ تم نے اکبرؑ جیتا ہے کربلا کو
لہجہ یہ مصطفیٰ کا اب گونجتا رہے گا
جو تیرے لب پہ ہے

❁❁❁❁❁

سر پہ کفن سجائے ہیں صف بہ صف نمازی
سنکر اذاں اقامت کہنے لگی ہیں نمازی
ہے مطمعن امامت نزدیک ہے شہادت
یہ صبح محشر ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا عزم و حوصلہ ہے انصار شاہ دیں کا
ہیں اس طرف جفائیں سجدہ اِدھر یقین کا
تیروں کا ابر برسا جاری ہے پھر بھی سجدہ
عجیب منظر ہے

جھولے میں سونے والا بیدار ہو چکا
نصرت کو شاہ دیں کی تیار ہو چکا
ماں کہہ رہی ہے بیٹا بے تیغ جنگ لڑنا
یہ حکم مادر ہے

زینبؑ بھی لاڈلوں کو اپنے سجا رہی ہیں
ابن حسنؑ کو فروا دولہا بنا رہی ہیں
نادِ علیؑ ہے لب پر سر پہ دعا کی چادر
یہ شہہ کا لشکر ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیاسوں کی اپنی جانب دریا بلا رہا ہے
لیکن ہر ایک پیاسہ مقتل کو جا رہا ہے
نہ خوف ہے نہ ڈر ہے ہر ایک کو یہ خبر ہے
یہ راہ کوثر ہے

✿✿✿✿✿

ریحانؔ کے قلم سے عرفانؔ تیرا لہجہ
نوحوں میں ڈھل کے ابھرے ٹوٹے نہ اب یہ رشتہ
اس پر دعائے زہرہؑ ہر دم کئے ہے سایہ
یہ ایسا شاعر ہے

✿✿✿✿✿

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سب مل کے عزاداروں زہراؑ کو دو پُرسہ

کرب وبلا کے دشت میں بے آسراء آل نبیؐ

مارے گئے انصار سب زخمی ہوا ابن علیؑ

مونس نہیں یاور نہیں غازیؑ نہیں ، اکبرؑ نہیں

بکھرے پڑے میں جا بجا لاشے کہیں اور سر کہیں

ماتم کرو اہل عزا گھر لُٹ گیا شبیرؑ کا

پُرسے کو آئیں سیدہؑ ماتم کرو اہل عزا

پُرسہ بھرے کا ہے یہ جو کربلا میں لُٹ گیا

سب مل کے عزاداروں زہراؑ کو دو پُرسہ

برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اک دوپہر میں لُٹ گیا مخدومۂ عالم کا گھر
کونین کی شہزادیاں نوحہ کناں ہیں ننگے سر
تم سے علیؑ کی لاڈلی کہتی ہے یہ سر پیٹ کر
سب مل کے عزاداروں زہراؑ کا دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

❁❁❁❁❁

اے رونے والوں کیا کہیں کیسی ہوئی ہم پر جفا
کوہِ مصیبت گر پڑا ہم ہوگئے بے آسراء
ہر مجلس شبیرؑ میں آتی ہے زینبؑ کی صدا
سب مل کے عزاداروں زہراؑ کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

❁❁❁❁❁

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

پامال ہے فروا کا دل پامال قاسمؑ کا بدن
مارا گیا نوشاہ بھی پردیس میں تشنہ دھن
شال عزا پہنے ہوئے کہتی تھی اک شب کی دلہن
سب مل کے عزاداروں زھراؑ کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

✿✿✿✿✿

نانا کی جو تصویر تھا رخصت ہوا کھا کر سناں
اِک ہاتھ سینے پر رکھے بیہوش ہے اکبرؑ کی ماں
زندہ رہوں کیسے بھلا ہے ام لیلیٰؑ کی فغاں
سب مل کے عزاداروں زھراؑ کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

✿✿✿✿✿

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا عصر کا ہنگام تھا جب شاہ پر خنجر چلا
وہ تیرہ ضربیں شمر کی مظلوم کا سوکھا گلا
مادر کو دیکھا دشت میں اور زیر لب کہنے لگا
سب مل کے عزاداروں زہراؑ کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

✿✿✿✿✿

شام غریباں آگئی کرب وبلا روتی رہی
جلتی ہوئی اس خاک پر بیٹھی رہی آل نبیؐ
دشت بلا میں مرثیہ کرتی رہی بنت علیؑ
سب ملکے عزاداروں زہراؑ کو دو پرسہ
بربادہوا رن میں گھر آل پیمبرؐ کا

✿✿✿✿✿

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

ہیں مظہرو عرفان بھی فرشِ عزا پر ماتمی
آنکھوں سے جاری علقمہ پرسے کا ہے حق تو یہی
مرہم دلِ زھراؑ کا ہے نوحہ گری سینہ زنی
سب مل کے عزاداروں زھراؑ کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آلِ پیمبرؐ کا

✿✿✿✿✿

التماس سورۂ فاتحہ

برائے بلندیٔ درجات

نوحہ خواں سیدہ وقار فاطمہ بنتِ سید شریف حسین رضوی
سید تاثیر حیدر رضوی ابنِ سید منظور احمد رضوی
سید انصار حسین رضوی ابنِ سید منظور حسین رضوی
سید بشیر حسین رضوی ابنِ سید ظہیر علی رضوی

مُلتمس عرفان حیدر

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیاض غم

انجمن فدائے اہلبیتؑ کے نوحوں پر مبنی بیاض

امام بارگاہ شہدائے کربلا بلاک ۲۰ سادات کالونی

کلام

میر انیسؔ اعلی اللہ مقامہ، مرزا دبیر اعلی اللہ مقامہ، میر نفیسؔ اعلی اللہ مقامہ

انیسؔ پہرسری مرحوم، محشرؔ لکھنوی، ڈاکٹر ہلال نقوی

احمد نویدؔ، ڈاکٹر ماجدؔ رضا عابدی، ڈاکٹر ریحانؔ اعظمی

محبؔ فاضلی، رضاؔ شاہ، نجیبؔ نقوی، سبینؔ زہرا

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2431577 - 2440803

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

منتخب

نایاب نوحوں کا مجموعہ

فاتحِ فرات

مرتبہ

سیّد مہدی حسینی

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2431577 - 2440803

Presented By: https://jafrilibrary.com

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2440803 - 2431577

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب .

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

یا عباس

۱۴۳۱ھ

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

Presented By: https://jafrilibrary.com